

خلفت لادب، ضاعت مصطفیٰ
پر ایک جامع اور مستند ستاویز

مشرفہ الرضائی مصطفیٰ میلادنی

مؤلف

ڈاکٹر رضا محمد شاہ ہاشمی

فائل درس نظامی و فاضل عربی

مولد الرسول

مکتبہ جمال کرم لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

تحفۃ الرضانی میلاد مصطفیٰ ﷺ

خلقت ☆ ولادت ☆ رضاعت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

پرایک جامع اور مستند دستاویز

حضور ﷺ کے مسائل و فضائل کے سلسلہ میں چہل احادیث
آخر میں نہایت ہی اہم فقہی مسائل

تالیف

ڈاکٹر رضا محمد شاہ ہاشمی (فاضل عربی - فاضل درس نظامی)

ناشر

مکتبہ جمال کرم



9. مرکز الاولیٰ (سستا بؤل) دربار مارکیٹ - لاہور فون: 7324948

ب

﴿جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں﴾

تختہ الرضانی میلادِ مصطفیٰ ﷺ	:	نام کتاب
رضا محمد شاہ ہاشمی	:	نام مؤلف
98148	:	پروف ریڈنگ
صالح محمد شاہ، محمد ہارون شاہ، محمد الیاس شاہ	:	خصوصی تعاون
جناب الحاج خان عبدالرؤف خان عیسیٰ خیلوی	:	حاجی اللہ رکھانا ناصر - ابو محمد رائیس - ایل - ایل - سی مطرح - مسقط
محمد ناصر اعوان انٹرسٹی کمپیوٹر میانوالی	:	کمپیوٹر گرافکس
گیارہ سو (1100)	:	تعداد بار اول
گیارہ سو (1100)	:	تعداد بار دوم
بار سوئم 1100	:	طابع
مکتبہ جمال کرم لاہور	:	ناشر
قاری محمد اسحاق شاہ وانڈھی آرائیانوالی میانوالی	:	ہدیہ
100 روپے	:	ملنے کے پتے
ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور/کراچی	(۱)	
شبیر برادرز اردو بازار لاہور	(۲)	
قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور	(۳)	
احمد بک کارپوریشن راولپنڈی	(۴)	
مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی	(۵)	
مکتبہ المدینہ چھوٹی گھٹی حیدرآباد	(۶)	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلى الك واصحابك يا حبيب الله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد
نور الانوار وسر الاسرار وسيد الابرار

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد
وعلى اله بقدر حسنه وجماله

ت

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
3	مقدمہ اول	1
8	مقدمہ دوم	2
11	حمد باری تعالیٰ	3
12	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	4
13	خطبہ (قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین)	5
14	جسم اطہر کا سایہ نہ تھا	6
16	نور محمدی کا خصوصی اعزاز	7
19	نورانیت و بشریت	8
22	ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ مجتہدین	9
23	صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں	10
26	اوصاف حمیدہ کی عظمت	11
35	وحی کا بیان، وحی اور اس کی عظمت	12
36	وحی کی سات اقسام	13
41	عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	14
44	صحابہ کرام کے دلوں میں وحی کی عظمت	15
48	فترت وحی سے حزن..... غار حرا میں مجاورت	16
49	حضرت جبرائیلؑ کا اشتیاق	17
50	پہلا باب، نور محمدی ﷺ کی خلقت کا بیان (حدیث جابرؓ)	18
54	صحابہ، رسول ﷺ کا انتخاب	19
56	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی خود حضرت جابرؓ کی زبانی	20

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
57	حقیقی اولیت	21
60	اہل معرفت کے نزدیک نور محمدی ﷺ حقیقت محمدیہ ہے	22
61	نور محمدی ﷺ کی خلقت کیلئے وقت کا تعین ممکن نہیں	23
63	خاقت کے بعد نور محمدی ﷺ کی تسبیح و تحمید	24
64	ارواح انبیاء علیہم السلام کی فیضیابی	25
65	فیض الہی کا واسطہ	26
66	خاقت آدم اور نور محمدی ﷺ	27
67	نور محمدی ﷺ کی حسین آدم علیہ السلام میں جلوہ فرمائی	28
69	جمال نور محمدی ﷺ کا اثر	29
71	کنیت آدم علیہ السلام	30
72	جو ملائکہ سے نور محمدی ﷺ کی تعظیم	31
77	اصل میں بندہ کس کو تھا	32
78	نکاح آدم اور حبیب خدا ﷺ کا ذکر جمیل	33
80	خطبہ، نکاح اور مقام محمدی ﷺ کا اظہار	34
81	حضرت حوا علیہا السلام کا حق مہر	35
82	وسیلہ، آدم علیہ السلام	36
90	انفرادیت مصطفیٰ ﷺ	37
93	حضرت آدم علیہ السلام کی نصیحت	38
94	نور محمدی ﷺ کیلئے پاکیزہ اصلاب و ارحام کا انتخاب	39
94	نور محمدی ﷺ کی برکات	40

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
96	روح محمدی ﷺ	41
97	نبوت ملنے میں اول	42
101	دوسرا باب۔ ولادت محمدی ﷺ	43
101	دعائے ابراہیم علیہ السلام	44
102	خاندان کا انتخاب	45
104	حضرت جبرائیل کی گواہی۔ حضرت عبدالمطلب	46
106	آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ۔ حضرت عبداللہ کی شادی	47
108	خوشحالی کا سال۔ سہل ترین حمل	48
110	محمد ﷺ نام رکھنے کا حکم	49
112	وقت ولادت (خارق عادت واقعات کا ظہور)	50
120	حضرت عبدالمطلب کو خوشخبری۔ حضرت عبدالمطلب نے عقیقہ کیا	51
123	حضرت آمنہ نے اپنے نور نظر کو دیکھا حضرت حلیمہ نے آپ کو دیکھا	52
125	حضرت حلیمہ کے خاوند نے آپ ﷺ کو دیکھا چودہویں کا چاند	53
126	آپ ﷺ سب سے حسین ہیں	54
127	آپ ﷺ کی خلقت بے مثل ہے	55
128	ابھی تو حسن ظاہر بھی نہ تھا۔ تاریخ ولادت	56
129	یوم ولادت	57
130	دل افروز ساعت	58
131	قبولیت کی گھڑی	59
132	ماہ ربیع الاول میں ولادت باسعادت کی حکمت	60

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
133	شب میاں ادشب قدر سے افضل ہے	61
135	شب ولادت جائے ولادت	62
137	تیسرا باب - رضاعت محمدی ﷺ	63
138	حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خواب	64
139	حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	65
140	حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تشریف آوری کا انتظار	66
144	عدل و انصاف مصطفیٰ ﷺ	67
145	حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی واپسی	68
147	حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گھر روشن ہو گیا	69
148	طہارت و پاکیزگی آپ ﷺ کی نشوونما آغاز گفتگو	70
149	بادلوں کا سایہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آرزو	71
150	شق صدر	72
152	حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضور ﷺ سے جدائی	73
153	حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دربار رسالت میں تشریف آوری	74
154	حضور ﷺ کی چادر مبارک کی شان	75
155	دولت ایمان کا شرف	76
155	آمد مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے	77
157	سرچشمہ رشد و ہدایت کی آمد سرانج منیر کی آمد	78
159	دعائے خلیل علیہ السلام میں آپ ﷺ کا تذکرہ	79
160	بشارت عیسیٰ علیہ السلام میں آپ ﷺ کا تذکرہ	80

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
161	ولادت باسعادت کا ذکر جمیل (خود آپ کی زبانی)	81
163	صحابہ کرامؓ اور ذکر انبیاء علیہم السلام	82
164	صاحب لولاک..... فضل عظیم	83
166	محفل میلاد اور اس کی شان و عظمت	84
167	صحابہ کرام اور محافل میلاد	85
168	حضرت ابن عباسؓ اور محفل میلاد	86
169	گھر میں محفل میلاد	87
169	حضرت عباسؓ اور محفل میلاد	88
171	مسجد میں محفل میلاد	89
171	حضرت حسانؓ اور ذکر ولادت	90
174	حضرت امام بوسیریؓ اور ذکر ولادت	91
175	میلاد النبی ﷺ	92
176	یوم ولادت کی عظمت	93
177	خوشی کا اظہار	94
180	اظہار خوشی پر ثواب جزیل	95
180	عید میلاد پر خوشی منانے کا فائدہ	96
182	محافل میلاد النبی ﷺ مفسرین و محدثین کی نظر میں	97
185	محافل میلاد النبی ﷺ کی ظاہری و باطنی برکات	98
186	محافل میلاد اور محبت رسول ﷺ	99
187	درد پاک پڑھنے کا حکم	100

فہرست مضامین		
صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
191	تحدیث نعمت (حضور اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں)	101
192	حضور ﷺ کی ثناء خوانی فرض ہے	102
194	نبی الرحمتہ کے وسیلے سے دعا	103
196	امت مسلمہ کا عمل	104
199	شمال و فضائل نبوی ﷺ پر مشتمل چہل احادیث	105
204	نہایت ہی قابل توجہ فقہی مسائل	106
208	نعت رسول مقبول ﷺ	107

مقدمہ اول

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من
الشیطن الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ورفعنالک ذکرک صدق
اللہ العظیم .

اللہ جل شانہ کا احسان عظیم ہے۔ اور بے پایاں لطف و کرم ہے جس نے اپنے
حبیب ﷺ کے ذکر جمیل کے سلسلے میں مجھ جیسے ناچیز کو چند حروف لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔
کافی عرصہ سے یہ ارادہ تھا کہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پیارے رسول جناب
محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ ﷺ کے دربار عالیہ میں اپنا نذرانہ عقیدت
بصورت تحریر پیش کروں لیکن دل میں یہ خیال آتا تھا کہ اللہ جل شانہ نے جن کی ذات
بابرکات کو صاحب لولاک قرار دیا ہو اور جس کے ذکر جمیل کی رفعت کیلئے ورفسنالک
ذکرک کا ارشاد ربانی ہو۔ بزرگان دین نے (جن کا میں خاک پا، بھی نہیں) آپ کی
ذات پاک کو لایمکن الثناء قرار دیا ہو اور آخر تعریف کا احاطہ ممکن نہ ہونے پر بعد
از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کا فیصلہ دیا ہو۔ مجھ جیسے ناچیز سے ان کی تعریف لکھنا کیا ممکن ہے۔
اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی
بالآخر شاعر دربار رسالت ﷺ حضرت حسان بن ثابت ؓ کے اس شعر نے
میری حوصلہ افزائی فرمائی

ما ان مدحت محمد ا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بحمد

ترجمہ: میں اپنی نعت گوئی سے محمد ﷺ کی تعریف نہیں کرتا بلکہ درحقیقت اپنی نعت کو آپ کی

تعریف سے متبرک بناتا ہوں۔ بقول شاعر

یہ تو سرکار کی رحمت ہے کرم ہے ان کا
کس کو تو صیف پیغمبر کی ادا آتی ہے

میں نے اس کتاب میں حضور ﷺ کی خلقت سے رضاعت تک کے کچھ حالات و واقعات اور اسی سے متعلقہ سیرت طیبہ کے دیگر کچھ پہلو تحریر کئے ہیں۔ اگرچہ اس موضوع پر علماء کرام نے (جن کا میں خاکپاء بھی نہیں) کافی کتابیں تحریر کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ سیرت طیبہ کے موضوع پر علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں قاضی عیاض نے الشفاء میں علامہ الخفاجی نے نسیم الریاض میں کیا ہی موتی بکھیر دیئے ہیں۔ میرا یہ مجموعہ بھی انہی کی محنتوں کا مرہون منت ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ میں نے اختصار کے ساتھ کام لیا ہے کیونکہ موجودہ دور میں جبکہ دین سے بے رغبتی عام ہے ہر ایک شخص کو اپنی بے پناہ دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے ضخیم کتابوں کا مطالعہ کرنے اور ان سے استفادہ کرنے کا وقت ہی نہیں۔

ایسے تمام اشخاص کیلئے میں نے یہ مختصر سا مجموعہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر مرتب کرنے کی سعی کی ہے۔ جس کو قلیل سے قلیل وقت میں پڑھا جاسکے گا اور ساتھ ہی ساتھ پڑھنے والوں کو انشاء اللہ تعالیٰ اس موضوع پر رہنمائی میسر ہو سکے گی۔ اس مجموعے کو میں نے خالص تبلیغی اور اصلاحی نقطہ نظر سے مرتب کیا ہے ”ان اريد الاصلاح ما استطعت“ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

سرکار دو جہاں کے دربار عالیہ میں بطور تہنہ یہ حقیر نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اسی نسبت سے میں نے اس کتاب کا نام ”تحفۃ الرضانی میلاد مصطفیٰ ﷺ“

رکھا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی حضور ﷺ کی خدمت میں تحائف پیش کرتے تھے۔ آپ ان کے تحائف کو شرف قبولیت سے نوازتے تھے انہی نفوس قدسیہ کی نسبت سے انہی کے طفیل اور وسیلہ سے مجھے بھی قبولیت کا شرف حاصل ہو جائے۔

اگر اپنوں کو ہی لیتے محمدؐ ظل رحمت میں
تو پھر مایوسیاں لے کر یہ دیوانے کہاں جاتے
اگر نہ رحمت عالم کے قدموں میں جگہ ملتی
تو پھر ہم اپنے دل کے داغ دکھلانے کہاں جاتے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں آٹھ سال کا تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر مدینہ منورہ کے لوگ آپ کی خدمت میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ہدایا و تحائف پیش فرما رہے تھے۔ ہمارے گھر میں (بوجہ افلاس) کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ میری والدہ ماجدہ بھی بطور ہدیہ پیش فرمائیں۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یوں عرض کیا۔

فقلت يا رسول الله ان رجال الانصار ونساءهم قد اتحفوك ولم احدما اتحفك الا ابني هذا فاقبله مني يخدمك ماشئت فخدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين. الخ
(فتح القدیر ج 1 ص 259)

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ انصار کے مردوں و عورتوں نے آپ کی خدمت میں تحائف پیش کئے میرے پاس کوئی ایسی شے نہیں جو میں آپ کو بطور تحفہ پیش کروں ہاں میں اپنا یہ بیٹا (انس) لائی ہوں۔ آپ میری طرف سے اسے قبول فرمائیں جب تک آپ چاہیں گے آپ کی خدمت کرے گا (حنمور ﷺ نے مجھے قبول فرمایا) میں نے دس سال حضور ﷺ کی خدمت کی۔

میں نے اس کتاب کو تین بابوں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب : خلقت محمدی ﷺ

دوسرا باب : ولادت محمدی ﷺ

تیسرا باب : رضاعت محمدی ﷺ

آخر میں میں اپنے ان احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جنہوں نے اس عظیم کام کی تکمیل میں میری اعانت فرمائی۔ خصوصاً دینی کتب مہیا کرنے کے سلسلے میں پیر طریقت رہبر شریعت جناب قبلہ سید محمد انور شاہ گیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدردہ شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پیر طریقت رہبر شریعت الحاج حافظ معین الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ طبعہ شریف ترگ ضلع میانوالی استاذ العلماء مولانا میاں محمد صاحب مہتمم جامعہ شمع صدیقیہ میانوالی۔

فاضل نوجوان جناب صاحبزادہ عبدالملک صاحب مہتمم جامعہ اکبریہ میانوالی
برادر عزیز جناب حافظ محمد ہاشم صاحب خطیب ترگ شریف میانوالی کے اسماء گرامی خاص
طور پر قابل ذکر ہیں۔

کتاب ہذا کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ پہلے ایڈیشن میں یہ کتاب گیارہ سو کی تعداد
میں چھپی تھی بندہ ناچیز کو یہ خیال تک نہیں آتا تھا کہ میری اس محنت کو اتنی قبولیت حاصل
ہوگی۔ اس ایڈیشن میں پہلے کی نسبت کافی اضافہ کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ
اپنے خصوصی فضل و کرم سے اپنے محبوب جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل پہلے کی طرح
اسے بھی شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ ربنا تقبل
منا انک انت السميع العليم وتب علینا انک انت التواب الرحيم صلی
اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ وسلم۔

✦.....طالب دعا.....✦

احقر العباد رضا محمد شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد سنٹرل جیل میانوالی
سکنہ ترگ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی حال وانڈھی آریاں والی میانوالی

مقدمہ ثانی

یہ بات سنت الہیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے انبیاء، محبوب اور مقرب بندوں اور ان کے احوال و مقامات کا ذکر فرماتا ہے۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا وعدہ ہے۔ ”فاذکرو انسی اذکرکم واشکرو لی ولاتکفرون“ (تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر بجالاؤ اور میری ناشکری نہ کرو۔)

ان کے ذکر کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ چاہتے ہیں کہ راہ حق کے طالبوں کیلئے میرے محبوب اور مقرب بندوں کا ذکر کرنا میری سنت بن جائے۔

یوں تو قرآن مجید نے انبیاء کرام اور ان کی امتوں کے حالات و واقعات کو بہت سی جگہوں پر تفصیل سے بیان کیا ہے مگر کئی مقامات ایسے بھی ہیں جہاں انبیاء و مقبولین کے ذکر کو ہی عنوان کلام بنایا گیا ہے۔

قرآن مجید میں سورہ مریم میں ارشاد فرمایا گیا۔

کھیعص ۵ ذکر رحمت ربک یہ ذکر ہے تیرے رب کی اس رحمت کا جو

عبدہ ذکر کیا ۵ (المریم 2) اس نے اپنے بندے ذکر کیا پر کی۔

سورہ مریم ہی میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ جل شانہ فرماتے ہیں۔

وسلم علیہ یوم ولد و یوم یموت اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور

و یوم یبعث حیاہ ۵ (المریم 15) جس دن مرے گا اور جس انہیں زندہ

سورہ ہود میں فرمایا۔ اٹھایا جائیگا۔

ان ابراہیم لعیم او اہ منیب۔ بیشک ابراہیم بڑے بردبار قیق القلب

اور ہر وقت رجوع الی اللہ رکھنے والے

تھے۔

پھر سورۃ انبیاء ساری محبوب تذکروں سے بھری پڑی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے مقرب و محبوب انبیاء کا تذکرہ کرنے سے پہلے فرماتے ہیں۔

وهذا ذکر مبارک انزلنا فانتم له
منکرون ۵ (الانبیاء 50) کیا ہے۔ کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟

”ذکر مبارک“ کا عنوان دے کر اگلی آیت 51 سے ذکر شروع کیا جا رہا ہے۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو جلال انبیاء ہیں۔ پھر ان کا تفصیلی تذکرہ کرنے کے بعد حضرت
لوط، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے۔

پھر اس سورت میں ذکر محبوبین کا سارا مبارک سلسلہ سر تاج محبوبان خدا جناب
محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر جا کر ختم کیا۔ ارشاد فرمایا:

وما ارسلناک الا رحمة
للعلمین ۵ (الانبیاء 107) اور اے حبیب ﷺ ہم نے آپ کو تمام
جہانوں کیلئے سراپا رحمت (سرچشمہ رحمت،

واسطہ رحمت) اور ہر لحاظ سے رحمت ہی
رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

میں نے بطور نمونہ قرآن مجید سے چند ایک مقامات کا ذکر کیا ہے۔ اہل فہم
و بصیرت کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔ ورنہ قرآن مجید میں اور بہت سے مقامات پر اللہ تعالیٰ نے
اپنے محبوب اور مقرب بندوں کے تذکرے فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک کے روحانی
احوال، قلبی کیفیات، نیک خصلتوں، مشاغل و معمولات اور ان کی دعاؤں اور مناجات کا بھی
من و عن ذکر فرمایا ہے۔ الغرض ان کے ذکر کا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ہر دور میں صحابہ کرام سے لیکر آج تک اللہ والوں کا
تذکرہ کرنا ہر صاحب ایمان کا محبوب عمل رہا ہے ائمہ و محدثین علماء کا ملین اور اولیاء و عارفین

سب اپنے اپنے ذوق کے مطابق ان تذکروں کو لکھتے پڑھتے اور سناتے رہے۔
 اسی سنت الہیہ، سنت انبیاء، سنت اولیاء و صالحین اور علمائے کالمین سے خوشہ چینی
 کرتے ہوئے قبلہ والد محترم نے بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پیارے محبوب جناب محمد مصطفیٰ
 احمد مجتبیٰ تاجدار کائنات فخر موجودات ﷺ کی خلقت مبارکہ، ولادت باسعادت اور رضاعت
 مبارکہ کا تذکرہ کیا ہے اور اسے بطور تحفہ و نذرانہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں پیش کیا
 ہے۔

کافی عرصے سے والد محترم اپنی خواہش کا میرے سامنے اظہار کرتے رہے اور
 تحریری و مطالعاتی کام کو جاری رکھتے ہوئے آخر ایک مسودے کی صورت میں ”تحفۃ
 الرضانی میداد مصطفیٰ ﷺ“ مجھے عنایت فرمائی کہ اس کی کمپوزنگ و طباعت کے تمام مراحل
 کو سرانجام دوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل و کرم اور آقائے کائنات کے تصدق
 سے مجھ جیسے ناچیز کو اس ”تحفہ“ کو آپ تک پہنچانے کا شرف حاصل ہوا۔

میں برادر محترم قاری محمد اسحاق شاہ اور اپنے ساتھی محترم محمد سجاد امین کا تہہ دل
 سے مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کی کمپوزنگ و پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں میرے
 ساتھ تعاون فرمایا:

والسلام

محمد الیاس شاہ ہاشمی (ایم اے اسلامیات)

ساکن وانڈھی آرائیاں والی میانوالی

حمد باری تعالیٰ جل شانہ

الہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکر و بیاں تیرا

زمین و آسمان کے ذرے ذرے میں تیرے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا

ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا

تیرا محبوب پیغمبر تیری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی اک رازداں تیرا

جہان رنگ و بو کی وسعتوں کا راز داں تو ہے
نہ کوئی ہم سفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا

تیری ذات معنیٰ آخری تعریف کے لائق
چمن کا پتہ پتہ روز و شب ہے نغمہ خواں تیرا

نعت رسول مقبول ﷺ

نکل آئے میرے آقا تیرے دیدار کی صورت
کہ پھر سے دشت دل میں ہو میرے گلزار کی صورت

تیری صورت میں بے صورت کی صورت جانی جاتی ہے
تیرے انوار ہیں اللہ کے انوار کی صورت

کھڑے ہیں حسن والے آپ کے دیدار کی خاطر
نہیں گلشن میں کوئی تیرے رخسار کی صورت

یہ بن دیکھے جو دنیا آپ کی زلفوں کی قیدی ہے
خدا جانے کیا ہوگی تیرے دیدار کی صورت

میرے آقا جس نے جو بھی مانگا بالیقین پایا
کسی کو پیش کب آئی کہیں انکار کی صورت

نہ خود تشریف لاتے ہیں نہ طیبہ میں بلاتے ہیں
یہیں سے چل نکلتی ہے میرے اصرار کی صورت

پریشاں نور ہے کس منہ سے تیرے روبرو آئے
دکھانے کی نہیں تیرے سگ بیکار کی صورت

الحمد لله الحنان المنان الذي ارسل رسوله بالحجج والبرهان وانزل
عليه آيات بينات هدى لاهل الايمان والايقان صلى الله عليه وعلى اله
واصحابه الذين اطاعوه في السر والاعلان.

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم.

بسم الله الرحمن الرحيم. قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين.

ترجمہ: تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب آئی۔ (پارہ

نمبر 6 ع 7)

علامہ حسین بن مسعود بغوی تحریر کرتے ہیں۔

قد جاءكم من الله نور يعني
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
محمداً صلى الله عليه وسلم (تفسیر معالم التنزيل ج 2 ص 23)
نور یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

حاشیہ خازن۔

علامہ شہاب الدین محمود آلوسی فرماتے ہیں۔

قد جاءكم من الله نور عظيم و
بے شک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
هو نور الانوار والنبي المختار صلى الله عليه وسلم
نور عظیم اور وہ نور الانوار نبی مختار حضور ﷺ
(روح المعانی ج 6 ص 87) ہیں۔

علامہ ابن جریر تحریر فرماتے ہیں۔

يعني بالنور محمد صلى الله عليه الذي انار الله
نور سے مراد ذات مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ جن کے
به الحق و اظهر به الاسلام و محق به
ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن کیا۔
الشرك فهو نور لمن استتار به .
اسلام کو ظاہر فرمایا۔ اور شرک کو مٹایا آپ ﷺ

(تفسیر ابن جریر ج 4 ص 92) ہر اس چیز کیلئے نور ہیں جو روشنی چاہے۔

علامہ محمد اسماعیل حقّی فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کا نام نور رکھا کیونکہ جس شے کو اللہ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول پیدا فرمایا وہ نور محمد ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا فرمایا۔

سمى الرسول نور الان اول شئى
اظهره الحق بنور قدرته من ظلمه
العدم كان نور محمد ﷺ كما
قال اول ما خلق الله نوري.

(روح البیان ج 1 ص 548)

علامہ قاضی عیاض فرماتے ہیں۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آپ کا نام نور اور سراج منیر رکھا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے بیشک آیات ہمارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب اور بیشک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا، ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بھیجا۔

وقد سماه الله تعالى في القرآن
نور وسراجا منيرا فقال تعالى قد
جاءكم من الله نور وكتب مبين
وقال تعالى انا ارسلناك شاهدا
ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله
بإذنه وسراجا منيرا. (شفاء شريف
جز اول ص 11)

جسم اطہر کا سایہ نہ تھا

حضور ﷺ نور مجسم کے جسم اطہر کا سایہ نہ ہونے کے بارے میں ائمہ کرام کے وہ ارشادات جن کا تعلق نور محمدی سے ہے۔

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

کیونکہ آپ ﷺ نور مجسم تھے۔ جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تھے تو آپ ﷺ کا سایہ نظر نہ آتا۔

وانه كان نور افكان اذا مضى في
الشمس والقمر لا ينظر له ظل.
(خصائص کبریٰ ص 68)

علامہ ابن حجر مکی فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جسمانی کثافتوں سے پاک کر کے خالص نور کر دیا تھا۔ اس لئے آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔

وهو صلى الله عليه وسلم قد خالصه الله من سائر الكثافات الجسمانية وصيره نوراً صرفاً لا يظهر له ظل اصلاً. (افضل القرى) علامہ زرقانی فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ کا سایہ دھوپ اور چاندنی میں نہیں تھا اس لئے کہ آپ ﷺ نور تھے۔

لم يكن له ظل في شمس ولا قمر لانه كان نوراً.

(زرقانی ج 4 ص 220)

قاضی عیاض فرماتے ہیں۔

آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ دھوپ اور چاندنی میں نہ ہوتا اس لئے آپ نور تھے اور مکھی آپ کے جسم اطہر اور آپ کے لباس پر نہیں بیٹھتی تھی۔

كان لا ظل لشخصه في شمس ولا قمر لانه كان نوراً وان الذباب كان لا يقع على جسده ولا ثيابه. (شفا شریف ج 1 ص 242)

علامہ شہاب الدین الخفاجی فرماتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس نور ہے۔ اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔

لان ذاته صلى الله عليه وسلم نور ولذا ورد انه لم يكن له ظل.

(نسیم الریاض ج 3 ص 481)

علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔
 انہ کان لا ظل لشخصه فی شمس
 ولا قمر لانه کان نوراً ای بنفسه
 والنور لا ظل له لعدم جرمه۔
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا سایہ
 دھوپ اور چاندنی میں نہ تھا۔ اس واسطے کہ
 آپ بنفسہ نور تھے اور نور کا سایہ بوجہ کثافت نہ
 ہونے کے نہیں ہوتا۔

(شرح شفاء ملا علی قاری)

علامہ ابن سبعین تحریر کرتے ہیں۔
 کان صلی اللہ علیہ وسلم نوراً۔ فکان
 اذامشی فی الشمس او القمر
 لا یظہر له ظل۔ (مواہب الانیہ)
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے۔ اس واسطے
 جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تھے
 تو آپ کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

گوارا تھا خدا کو کب کہ ثانی ہو محمد کا اسی باعث کیا پیدا نہ سایہ آپ کے قد کا

ایسا نہ کوئی ہے نہ کوئی ہونا ہوا ہو سایہ بھی تو اک مثل ہے پھر کیوں نہ جدا ہو

نور محمدی کا خصوصی اعزاز، بے مثال نورانیت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں۔

تمام انبیاء علیہم السلام حق تعالیٰ کے اسماء ذاتیہ کے فیض کا پرتو ہیں۔ اولیاء اسماء
 صفاتیہ کا اور تمام مخلوق صفات فعلیہ کا۔

لیکن سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ذات حق کے (پرتو) سے بلا واسطہ تخلیق ہوئے

ہیں۔ اور آپ ہی کی ذات میں حق تعالیٰ کی شان کا ظہور بالذات ہے۔ (مدارج النبوة)

☆ علامہ احمد بن محمد قسطلانی اس کی یوں وضاحت فرماتے ہیں۔

لماتعلقت اراده الحق تعالى
بایجاد خلقه وتقدير رزقه
ابرز الحقيقة المحمدية من
الانوار الصمدية في
الحضرة الاحدية ثم سلخ
منها العوالم كلها علوها وسفلها
على صورة حكمة.

(مواہب ج 1 ص 5)

علامہ قسطلانی آگے چل کر تحریر کرتے ہیں۔

ان الله تعالى لما خلق نور نبينا
محمد صلى الله عليه وسلم امره
ان ينظر الى انوار الانبياء عليهم
السلام فغشاهم من نور فانطقهم
الله به فقالوا يا ربنا من غشنا
نوره فقال الله تعالى هذا نور
محمد بن عبد الله.

(المواہب ج 1 ص 8)

جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کا نور پیدا فرمایا اس کو یہ امر فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے انوار کی طرف دیکھے آپ کے نور نے ان (انبیاء علیہم السلام) کے نور کو ڈھانپ لیا جن کے سبب اللہ تعالیٰ سے انہوں نے یوں عرض کیا اے ہمارے رب یہ کون ہے جس کے نور نے ہم سب کو ڈھانپ لیا۔ ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ یہ محمد بن عبد اللہ ﷺ کا نور ہے۔

☆ معراج شریف کے موقع پر حضرت جبرائیل علیہ السلام مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔ سدرۃ المنتہیٰ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام رک گئے۔ آپ نے فرمایا۔

فقلت یا جبریل فی هذا المقام
حضرت ﷺ فرماتے ہیں میں نے جبرائیل سے
یترک الخلیل خلیلہ۔
کہا کہ ایک خلیل اپنے خلیل کو ایسے مقام

(المواہب ج 2 ص 30) پر اکیلا چھوڑ دیتا ہے۔

تو نوری مخلوق جناب جبرائیل نے یوں عرض کیا۔

فقال ان تجاوزته احترقت
اگر میں اس مقام سے آگے بڑھتا ہوں تو نور
بالنور۔
(کی تجلیات) سے جل جاؤں۔

(المواہب الانیہ ج 2 ص 30)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اگر یک سرموئے برتر پر م

فروغ تجلی بسوزد پر م

ترجمہ: اگر اس مقام سے آگے ایک بال کے سر برابر بھی تجاوز کروں تو نورانی تجلیات کی
تاب نہ لا کر جل جاؤں۔

نور انیت و بشریت

قرآن پاک کی آیت کریمہ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین میں آپ ﷺ کی ذات اقدس کو نور اور دوسری آیت کریمہ انار اسلنک شاہد و مبشر او نذیر او داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔ میں آپ ﷺ کی ذات اقدس کو سراجا منیرا کہا گیا ہے۔ جبکہ قرآن پاک میں یوں ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی۔ اے حبیب ﷺ فرمادیتے کہ میں تم جیسا بشر

(الکھف آیت نمبر 110) ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

قل کہہ کر اپنی بات بھی لب سے تیرے سنی اللہ کو ہے اتنی تیری گفتگو پسند عصر حاضر کی مایہء ناز شخصیت مفسر قرآن پیر کرم شاہ الازہری اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں تحریر فرماتے ہیں۔

حضور نبی اکرم کی زبان سے یہ اعلان کرایا کہ میں بشر ہوں۔ خدا نہیں، خدا وہی ہے جو وحدہ لا شریک ہے۔ جس کا میں بھی بندہ ہوں اور ساری کائنات بھی اس کی مخلوق اور اس کے سامنے سرفگندہ ہے۔ آیت کریمہ سے اس صداقت کو ثابت کیا کہ جب یہ مرقع حسن و کمال بایں ہمہ زبانی و دلربائی خدا نہیں تو اور کون ہے جو خدائی کا دعویٰ کر سکے۔ جب زبان مصطفیٰ یہ اعلان کر رہی ہو لا الہ الا اللہ تو کائنات کی ہر چیز کو طوعاً و کرہاً کہنا پڑیگا اشہدان لا الہ الا اللہ بعض کم نظر لوگ اس آیت کریمہ سے شان حبیب کبریٰ کی تنقیص کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اور دل بینا کو وہ عظمتیں جو نام پاک محمد (تعریف کیا ہوا) ﷺ میں پنہاں ہیں پوری آب و تاب سے دکھائی دے رہی ہیں۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(تفسیر ضیاء القرآن ج 3، ص 7)

صاحب موصوف آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور صفت بشریت سے متصف ہیں اور حضور کی بشریت کا مطلقاً انکار غلط، سرتاپا غلط ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ حضور کو بشر کہنا درست ہے یا نہیں۔ جملہ اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور پر نور کی تعظیم و تکریم فرض عین ہے اور ادنیٰ سی بے ادبی سے ایمان سلب ہو جاتا ہے اور اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ ارشاد الہی ہے و تعزروہ، توقروہ، اب دیکھنا یہ ہے کہ بشر کہنے میں تعظیم ہے یا تنقیص، ادب و احترام ہے یا سوء ادبی۔

پہلی صورت میں بشر کہنا جائز ہوگا اور دوسری میں ناجائز۔ مہر سپر علم و عرفان حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس عقدہ کا جو حل پیش کیا ہے اس کے مطالعہ کے بعد کوئی اشتباہ نہیں رہتا۔ آپ کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ لفظ بشر مفہوماً اور مصداقاً متضمن کمال ہے کیونکہ آدم علیہ السلام کو بشر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتَ بِيَدِي. (اے ابلیس جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا) کیونکہ اس پیکر خانی کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ لگنے کی عزت نصیب ہوئی۔ اس لیے اسے بشر کہا گیا ہے۔ اس خاک کے پتلے کی اس سے بڑھ کر عزت افزائی کیا ہو سکتی ہے۔ نیز یہی بشر ہے جو آپ کے الفاظ میں کمال استجلاء کیلئے مظہر بنایا گیا اور ملائکہ بوجہ نقص مظہریت کمال سے محروم ٹھہرے۔ یہ دونوں چیزیں اگر ذہن نشین ہوں تو بشر کہنا عین تعظیم و تکریم ہے (مگر چونکہ اس کمال تک ہر کس و نا کس سوائے اہل تحقیق و اہل عرفان رسائی نہیں رکھتا۔ لہذا اطلاق لفظ بشر میں خواص بلکہ اخص الخواص کا حکم عوام سے علیحدہ ہے۔ خواص کیلئے جائز اور عوام کیلئے بغیر زیادت لفظ دال بر تعظیم ناجائز ہے۔“

(فتاویٰ مہر یہ ص 10 مطبوعہ 1962ء) (ضیاء القرآن جلد سوم، ص 60-59)

☆ حضرت پیر مہر علی شاہ فرماتے ہیں۔

”صرف بشر کا اطلاق بغیر انضمام کلمات تعظیم نہ چاہئے۔“

(سید البشر، خیر البشر، افضل البشر) (فتاویٰ مہر یہ ج 1 ص 12)

علامہ محمد اسماعیل حقی قرآن کریم کی آیت کریمہ: قل انما انابشر مثلکم کے تحت تحریر فرماتے ہیں کیا ہی موتی بکھیر دیئے ہیں۔ قل یا محمد ما انالا آدمی منلکم فی الصورة و مساویکم فی بعض الصفات البشریة. (روح البیان ص 309 پارہ 16) ترجمہ: اے محمد ﷺ فرمادیتے ہیں کہ میں صورت میں تمہاری طرح آدمی ہوں اور بعض صفات بشری میں تمہارے مساوی ہوں۔

پیر طریقت مفسر قرآن علامہ پیر کرم شاہ اس بارے میں کیا خوب تحریر فرماتے ہیں۔

1 غور طلب بات یہ ہے کہ یہ مماثلت کس چیز میں ہے۔ مراتب و درجات وہی ہوں یا کسی، کمالات علمی ہوں یا عملی، عادات و خصائص روح پر نور بلکہ جسم عنصری تک میں کسی کو مماثلت تو کجا ادنیٰ مناسبت بھی نہیں پھر یہ مماثلت جس کا ذکر آیت کریمہ میں ہے کونسی ہے۔ اور کہاں پائی جاتی ہے۔ یقیناً صرف ایک بات میں مماثلت ہے وہ یہ کہ انہ لاله الاہو وہ بھی ایک خدائے وحدہ لا شریک کا بندہ ہے۔ جس کے تم بندے ہو اس کا بھی وہ خالق و مالک ہے جو تمہارا خالق و مالک ہے۔

(تفسیر ضیاء القرآن ج 3 ص 60)

کون ان کے برابر ہو کون ان کے مماثل ہو

ایسی تو کوئی ہستی آئے گی نہ آئی ہے

ہر ایک فضیلت کے ہیں مظہر کامل وہ

کیا ذات شہ والا خالق نے بنائی ہے

ناموس رسالت ﷺ اور ائمہ مجتہدین

☆ حضرت قاضی ابو محمد بن منصور کے سامنے ایک مسئلہ پیش ہوا کہ ایک آدمی جو دوسرے آدمی کا نقص نکال رہا تھا دوسرے شخص نے جواب میں کہا میں بشر ہوں اور جمیع بشر کو نقص لاحق ہو سکتا ہے۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ کو بھی۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تو انہیں عمر قید کا فتویٰ دیا۔

افتاء باطالة سجنه. قاضی صاحب نے ایسے الفاظ کہنے والے

(نسیم الریاض ج 4 ص 218) کیلئے عمر بھر قید کرنے کا فتویٰ صادر فرمایا۔

☆ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک دفعہ کدو کا ذکر ہوا کہ حضور ﷺ کدو کھانا پسند فرماتے تھے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں تو کدو پسند نہیں کرتا۔ یہ سن کر امام صاحب غضبناک ہو گئے اور فرمایا۔

وقال جدد الاسلام والا (حضرت امام صاحب یہ سن کر فوراً اٹھے تلوار لاقتلک۔ نیام سے نکالی) اور فرمایا ایمان کی تجدید

(شرح شفا لملا علی قاری ص 366) کرو ورنہ میں ضرور تجھے قتل کروں گا۔

ثابت ہوا کہ ان حضرات کے نزدیک حضور ﷺ کی پسندیدہ غذا کیلئے ناپسندیدگی کا اظہار کرنا بھی کفر تھا۔

امام مالک کا فتویٰ

صاحب نسیم الریاض بیان کرتے ہیں۔

وقد افتی مالک فیمن قال ان تربة المدینہ ردية يضرب ثلاثين درة و امر بحبسہ. حضرت امام مالک نے ایسے شخص کے لئے جو مدینہ شریف کی زمین کو ردی (نراب) کہے فتویٰ دیا کہ اسے تیس درے مارے جائیں

(نسیم الریاض ج 3 ص 435) اور قید کیا جائے۔ 98148

صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں

صوم وصال: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو بالاتفاق تمام امت سے افضل ہیں۔ حتیٰ کہ اولیاء کرامؓ سے بھی کوئی ان کا ثانی و ہمسر نہیں۔ صحابہ کرامؓ آپ کی مثل نہیں۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ جیسی برگزیدہ ہستیوں کو صوم وصال یعنی بغیر افطار کئے روزے پر روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا: (ملاحظہ فرمائیں)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ نے صوم وصال رکھنے سے ممانعت فرمائی تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا حضورؐ آپ خود تو صوم وصال رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

انی لست کھیئتکم انی اطعم و اسقی۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے (اپنے رب کی طرف سے) کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے۔ (مسلم شریف)

☆ ملا علی قاریؒ حدیث پاک لست کھیئتکم کی تشریح بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

انی لست کھیئتکم ای علی صفتکم۔ میری اور آپ لوگوں کی صفت اور وماہیتکم (شرح شفا شریف)۔ ماہیت ایک جیسی نہیں ہے۔

یعنی میرا حال تمہارے حال جیسا نہیں۔ اس سے صفات میں امتیاز اور عدم شرکت ظاہر ہوتی ہے کہ میری صفات میں سے کسی صفت میں تم میرے شریک نہیں۔ اس لیے کہ نفی کا مقتضی استغراق ہے۔

اس ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ تم لوگ (صحابہ کرامؓ) میرے کسی وصف میں شریک نہیں۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے وصال سے منع فرمایا تب ایک شخص نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ آپ تو وصال کر لیتے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا:

ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی میرے برابر کون ہے۔

ربی. ویسقینی الی آخرہ. مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا بھی ہے۔

(مسلم شریف)

پھر لوگ باز نہ رہے (صحابہ کرامؓ نے اس نبی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو

آپ ﷺ نے ان کے ساتھ وصال کیا ایک روز پھر ایک روز (دوسرے روز) پھر ایک

روز (تیسرے روز) پھر چاند نظر آ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ

وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ ﷺ کا بطور زجر و توبیخ سے تھا۔ جب وصال سے باز نہ رہے۔

(مسلم شریف)

☆ حضرت انسؓ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضور ﷺ نے آخر رمضان میں

وصال فرمایا تو لوگ بھی وصال کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ

وصال کرتے ہیں۔ تم میری مثل نہیں ہو۔ اللہ کی قسم اگر مہینہ زیادہ ہوتا (چاند نظر نہ

آتا) تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنیوالے (وصال کرنیوالے) اپنی زیادتی

چھوڑ دیتے۔ (اپنے آپ ہار جاتے) (مسلم شریف)

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے۔

حضور ﷺ نے رحمت کی نظر سے لوگوں کو (صوم) وصال سے منع فرمایا۔ (مسلم

شریف)

ورنہ صحابہ کرامؓ نہی کے بعد کبھی صوم وصال رکھنے کے مرتکب نہ ہوتے۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا:

ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی. (مسلم شریف)
 تم میں سے میری مثل کون ہے۔ حضور ﷺ کا یہ ارشاد مماثلت ذات کی نفی کرتا ہے۔ یعنی میری ذات تمہاری ذات کے مثل نہیں۔ جس پر بعد کا ارشاد گرامی دلیل بھی ہے۔
 انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی. میں اپنے رب کے حضور رات گزارتا ہوں۔ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

یہ ارشاد گرامی اس پر نص ہے کہ حضور ﷺ صوم وصال کے اثنا میں دنیاوی غذا نوش جاں نہیں فرماتے تھے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ حضور ﷺ اپنی ذات اور صفات میں شریک سے منزہ ہیں۔ جب صحابہ کرامؓ آپؐ کی ذات اور آپؐ کی صفات میں شریک نہیں تو غیر صحابہ کی شرکت کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

☆ علامہ بوسیریؒ قصیدہ بردہ شریف میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

منزه عن شریک فی محاسنہ. فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم.
 آپ ﷺ اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں۔ حضور ﷺ کی ذات میں حسن کا جوہر غیر منقسم ہے۔

مفسر قرآن صاحب روح البیان علامہ اسماعیل حقیؒ کی تفسیر کا حوالہ تحریر کر چکا ہوں فرماتے ہیں۔

قل یامحلمانا الا آدمی مثلکم فی الصورة. (روح البیان پارہ

اے محمد ﷺ فرمادیجئے میں صورت میں تمہاری طرح آدمی ہوں۔

☆ ایک حدیث پاک میں ارشاد نبوی ہے۔

یا ابابکر و الذی بعثنی بالحق لم
 یعلمنی حقیقۃ غیر ربی۔
 اے ابو بکر قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے
 حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میری حقیقت کو
 (مطالع المسرات ص 129) میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اوصاف حمیدہ کی عظمت

آپ ﷺ کی حقیقت کی طرح آپ ﷺ کو عطا کردہ اوصاف حمیدہ کی حقیقت کو
 بھی خود اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی بہتر جانتے ہیں۔ مخلوق میں سے کوئی بھی آج تک آپ ﷺ
 کی اوصاف حمیدہ کی حقیقت کو نہیں پاسکا اور نہ پاسکے گا۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ ادبسی ربی ادبا حسناً۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب
 سکھایا اور اس کا ادب سکھانا بہت خوب تھا۔

قارئین کرام! جس ذات اقدس کا مربی خود رب العالمین ہو تو پھر آپ ﷺ کی ذات
 اقدس کی حسن تربیت اور اس کو عطا کردہ اوصاف حمیدہ کی عظمتوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔
 اسی حسین تربیت اور عطا کردہ اوصاف حمیدہ کے مجموعہ کا نام خلق عظیم
 ہے۔ قرآن کریم میں جس کا ذکر جمیل یوں کیا گیا ہے۔

وانک لعلیٰ خلق عظیم۔ اور بے شک آپ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں۔

اس آیت کریمہ کا ہر کلمہ اپنے اندر معارف کی ایک دنیا لئے ہوئے ہے۔

مقصد یہ ہے کہ اوصاف حمیدہ کے تمام ترکمالات کے آپ ﷺ جامع ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے آپ ﷺ کے خلق عظیم کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت عائشہ

نے جواب دیا۔

کان خلقه القرآن . حضور ﷺ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی جن اوصاف حمیدہ اور مکارم اخلاق کو اپنانے کا حکم قرآن پاک نے دیا وہ سارے کے سارے درجہ کمال تک آپ ﷺ میں موجود تھے۔ آیت کریمہ میں آپ ﷺ کی اوصاف حمیدہ اور مکارم اخلاق کو عظیم کہا۔

بزرگان دین نے لکھا ہے کہ وما یكون عند الله عظیما . فكيف یعلمه سواہ . بھلا ان اوصاف حمیدہ کی عظمت اور حقیقت کو کون پاسکتا ہے۔

جس کو خود اللہ تعالیٰ جل شانہ عظیم فرما رہے ہیں۔ اور خود اپنی تخلیق کے شاہکار کی توصیف فرما رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین نے آپ ﷺ کو عطا کردہ (حادث قدیم نہیں) اوصاف حمیدہ کی عظمتوں کو لامتناہی قرار دیا ہے۔ کان خلقه القرآن کی مزید وضاحت۔

☆ علامہ احمد بن محمد قسطلانی تحریر فرماتے ہیں۔

فكما ان معانی القرآن لاتناهی فكذلك اوصافه الجمیله الدالة علی خلقه العظیم لاتناهی اذ فی كل حالة من احواله یتجدد له مكارم الاخلاق . (المواہب ج 1 ص 288)

ترجمہ: جس طرح قرآن پاک کے معارف اور معانی غیر متناہی ہیں اسی طرح آپ ﷺ کے اوصاف جمیلہ جو آپ ﷺ کے خلق عظیم پر دل ہیں غیر متناہی ہیں۔ (آپ ﷺ کے احوال میں سے یہ بھی ہے) کہ ہر نئی حالت میں مکارم اخلاق کا تجدد ہوتا تھا۔ (سبحان اللہ)

☆ حضرت خالد بن ولیدؓ ایک مرتبہ کسی جنگی مہم پر نکلے راستے میں کسی دیہات میں

قیام کیا دیہات کا سردار حاضر خدمت ہو اور عرض کیا۔

کہ ہمیں حضور ﷺ کی صفات عالیہ سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت خالدؓ نے فرمایا: میری کیا مجال کہ میں آپ ﷺ کی صفات عالیہ کا کما حقہ تذکرہ کر سکوں۔ سردار نے عرض کیا، کچھ اجمالی طور پر تذکرہ کر دیں۔

☆ حضرت خالدؓ نے فرمایا:

الرسول علی قدر المرسل . رسول ﷺ اپنے بھیجنے والے یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شان کے مظہر ہیں۔

☆ امام ابراہیم بیجوریؒ فرماتے ہیں۔

ومن وصفه ﷺ فانما وصفه علی سبیل التمثیل والافلا یعلم احد حقیقة وصفه الاخالقه . جس نے آپ ﷺ کے اوصاف بیان کئے ہیں بطور تمثیل ہی کئے ہیں ورنہ ان کی حقیقت سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

☆ امام علی برہان الدین الحلیؒ لکھتے ہیں۔

کانت صفاته ﷺ الظاهرة لاتدرک حقائقها . آپ ﷺ کی صفات ظاہرہ کے حقائق کا بھی ادراک نہیں کیا جاسکتا۔

☆ علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں۔

هذه التشبهات الواردة فی حقه علیہ الصلوٰۃ والسلام انما هی علی سبیل التقرب ولتمثیل والا فذاته اعلیٰ . (المواہب) اسلاف نے نبی اکرم ﷺ کے اوصاف کا جو تذکرہ کیا ہے وہ بطور تمثیل ہے۔ ورنہ آپ ﷺ کی ذات اقدس کا مقام ان سے کہیں بالاتر ہے۔

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ کی صفات کو از قبیل تشابہات قرار دیتے ہوئے

لکھتے ہیں۔

”مراد در تکلم در احوال و صفات ذات شریف وے و تحقیق آن ہر جے تمام است کہ آن متشابہ ترین متشابہات است نزد من کہ تاویل آن ہیچ کس جز خدا ندانند و ہر کسے ہر چہ گوید بر قدر و اندازہ فہم و دانش گوید و او صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم از فہم و دانش تمام عالم برتر است۔“

مجھے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے اوصاف و محاسن پر گفتگو کرتے وقت ہمیشہ ہچکچاہٹ محسوس ہوتی ہے کیونکہ میرے نزدیک وہ ایسے اہم ترین متشابہات میں سے ہے کہ ان کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا جس نے بھی آپ کی تعریف کی ہے اس نے اپنے فہم کے مطابق کی اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ذات اقدس ہر صاحب فہم کے فہم سے بالاتر ہے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ہر ایک صفت مخلوق کی صفات سے جداگانہ تھی۔ جسم اطہر کے اعضاء میں کسی کو برابری اور مماثلت تو کیا ادنیٰ سے ادنیٰ مناسبت بھی نہیں۔

(ملاحظہ فرمائیں)

☆ عقل حضرت وہب فرماتے ہیں میں نے اکتمر (۷۱) کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سارے لوگوں میں دنیا کی ابتداء سے لیکر آخر تک عقل کو تقسیم فرمایا۔ ساری انسانیت کا عقل حضور کو عطا کردہ عقل کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے ریت کا ایک ذرہ روئے زمین کے ریت کے ٹیلوں کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عقل کے لحاظ سے بھی تمام لوگوں سے زیادہ عقلمند تھے۔ (المواہب، شفاء شریف)

مطلب یہ ہے کہ اگر ساری روئے زمین کے ریت کے ٹیلوں کو عقل سمجھ لیا جائے۔

اس میں سے ایک ذرہ عقل تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ساری انسانیت میں تقسیم فرمایا باقی سارا عقل اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو عطا فرما دیا۔ سبحان اللہ ما اکرمک۔

☆ دل حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

تنام عینای و لاینام قلبی۔
میری آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں
(بخاری شریف، نسیم الریاض) سوتا۔

☆ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے۔ حضرت بلالؓ
نے حاضر ہو کر نماز کے بارے میں عرض کیا۔ آپ اٹھے نماز ادا فرمائی اور وضو نہ کیا۔

(صلی ولم یتوصفا)

☆ علامہ شہاب الدین الخفاجیؒ اس بارے میں یوں فرماتے ہیں۔

هذا دلیل علی ان ظاهره ﷺ
بشری و باطنه ملکی و لذا قالوا ان
نومه علیہ السلام لا ینقض
وضوئه. (نسیم الریاض)

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ کا ظاہر
بشری تھا اور باطن ملکوتی اس لئے آپ کی نیند
سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔

☆ علامہ شرف الدین بوسیریؒ فرماتے ہیں۔

لا تنکر الوحی من رؤیاہ ان له قلبا اذانت العینان لم ینم. (قصیدہ بردہ)
ترجمہ: حضور ﷺ کی اس وحی کا انکار نہ کر جو خواب میں آپ ﷺ پر آئی ہو اس لئے کہ
ان کا دل مبارک ایسا ہے کہ آنکھیں سو بھی جائیں تو وہ (دل) نہیں سوتا۔

☆ قوت باصرہ حضور ﷺ نے اپنی امتیازی شان بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم
جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تحقیق میں اپنے اس مقام سے حوض کوثر کو دیکھ

رہا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھا کرتے تھے۔ جیسے دن کی روشنی میں دیکھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا بیشک میں اپنے پیچھے سے بھی ایسا دیکھتا ہوں جیسے اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔ نگاہ رسولؐ کی سب سے بڑی عظمت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے سر مبارک کی آنکھوں سے رب کریم کو دیکھا۔

☆ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دوبار دیکھا ایک بار سر کی آنکھ اور دوسری بار دل کی آنکھ سے۔

☆ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جب موسیٰ علیہ السلام کیلئے (کوہ طور پر) تجلی فرمائی (تو تجلی ربی کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کی یہ کیفیت اور حالت ہو گئی تھی) کہ موسیٰ علیہ السلام تیس میل کے فاصلے سے رات کی تاریکی میں چلتی ہوئی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔ (شرح شفا ملا علی قاری)

کوئی طور پہ جلوہ دیکھا یا کوئی چوتھے سمتک جا پہنچا پر مثل تیرے صل علی کوئی عرش پہ جانا کیا جانے موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی تجلی کو دیکھا قوت باصرہ اتنی تیز ہو گئی کہ تیس میل فاصلے سے چلتی ہوئی چیونٹی کو دیکھ لیتے تھے۔ بھلا اس ہستی (حضور ﷺ) کی بصارت کا عالم کیا ہوگا جس نے رب تعالیٰ کی ذات پاک کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام وہی لامکان کے میس ہوئے سر عرش تخت نشین ہوئے وہ نبی ہوئے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکان نہیں

قوت سامعہ ☆ حضور ﷺ نے اپنی امتیازی شان کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

حضرت ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ بے شک میں دیکھتا ہوں جو تم

نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضور ﷺ نے (ایک مرتبہ) حضرت بلالؓ سے فرمایا اے بلال کیا تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں۔ حضرت بلالؓ نے (قسم کھا کر) عرض کیا اللہ کی قسم یا رسول ﷺ میں نہیں سنتا۔ حضور نے فرمایا۔

کیا تو نہیں سنتا ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔

☆ پسینہ مبارک ☆ حضور ﷺ کا جسم اطہر پاکیزہ اور خوشبودار تھا۔ گلی سے گذرتے تو پوری گلی خوشبو سے مہک جاتی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب مدینہ شریف کی کسی گلی سے گذرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی سے حضور ﷺ کا گزر ہوا ہے۔

سانس لیتا ہوں تو آتی ہے مہک طیبہ کی

یہ ہوا کو چہ سرکار سے آئی ہوگی

جسم اطہر کا پسینہ مبارک بھی خوشبودار تھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے کبھی کوئی کستوری اور کوئی عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی کریم ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار ہو۔

(شامل ترمذی)

☆ فضلات شریفہ ☆ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں۔ بے شک آپ ﷺ کے فضلات شریفہ کے طاہر اور پاکیزہ ہونے پر کثرت سے دلائل ہیں اور آئمہ کرام نے اس کو آپ ﷺ کے خصائص سے شمار فرمایا ہے۔ (فتح الباری)

☆ علامہ بدرالدین عینیؒ نے اس پر تفصیل سے بات کی ہے۔ حضور ﷺ کا خون مبارک اور پیشاب پینے والے صحابہ کرام کے اسماء گرامی تحریر کئے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ

ہے۔

صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت نے حضور ﷺ کا خون مبارک پیا، ان میں حضرت ابو طیبہؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، حضرت علیؓ اور ایک قریشی لڑکا بھی ہیں۔

حضرت ام ایمنؓ اور برکت نامی کنیز نے حضور ﷺ کا بول مبارک پیا۔ ان میں سے ہر ایک کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا:

تم نے اپنے نفس کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔ (کذافی عمدۃ القاری)

جنگ احد کے موقع پر حضور ﷺ کا ہونٹ مبارک زخمی ہو گیا۔ حضرت مالک بن سنانؓ نے ہونٹ مبارک سے خون چوسا اور پی گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جو کسی بہشتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص (مالک بن سنانؓ) کو دیکھ لے۔ (زرقانی)

ان واقعات اور حقائق کا مزید تفصیل سے بیان کرنے کا یہاں موقع نہیں یہ چند الفاظ اہل علم کی تنبیہ کیلئے کافی ہیں۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ایسا بشر ہے جس کے اعضاء بدن مثلاً عقل، دل، کان، آنکھ وغیرہ حضور ﷺ جیسے ہوں۔ جس کے بدن کے فضلات طاہر اور پاکیزہ ہوں۔ جس کی نیند سے وضو نہ ٹوٹتا ہو۔ نیند کی حالت میں جس کا دل نہ سوتا ہو۔ یقیناً یقیناً اور یقیناً کوئی بھی ایسا بشر نہیں۔

نورانیت اور بشریت میں کوئی تضاد نہیں

قرآن پاک نے آپ ﷺ کی ان دونوں عظمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ احادیث پاک میں بھی ان دونوں کا ذکر جمیل ہے۔ بزرگان دین کے اقوال بھی آپ کے سامنے ہیں۔ ان دلائل کی روشنی میں اس بات کی اچھی طرح سے وضاحت ہو گئی کہ آپ ﷺ نور بھی ہیں، بشر بھی ہیں۔ نور اور بشر میں کوئی تضاد نہیں۔ جس سے اجتماع ضدین لازم

آئے۔ جیسا کہ آج سمجھا جاتا ہے۔ (مزید وضاحت کیلئے)

☆ حضرت علامہ شہاب الدین الخفائی نے اس سلسلے میں کیا خوب فرمایا ہے۔

وقد نطق القرآن بانه النور المبین
وكونه بشر الاينافيه كما توهم فان
فهمت فهو نور على نور فان النور هو
بنفسه المظهر لغيره تفصيله في
مشكاة الانوار للغزالي.

تحقیق قرآن پاک نے آپ کو نور فرمایا اور
آپ کا بشر ہونا نور کے منافی نہیں جس طرح
وہم کیا جاتا ہے۔ اگر تو نے اس بات کو سمجھ
لیا تو یہ نور علی نور ہے کیونکہ نور کہتے ہی اسے
ہیں جو خود ظاہر ہو اور غیر کو ظاہر کرنے والا ہو۔

(نسیم الریاض ج 3 ص 282)

☆ قاضی عیاض اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فجعلوا من جهة الاجسام
والظواهر مع البشر ومن جهة
الارواح والبواطن مع
الملائكة. (الشفاء)

پس انبیاء علیہم السلام اجسام اور ظاہر کے لحاظ سے
بشری صفات سے متصف کئے گئے اور روح
وباطن کے لحاظ سے فرشتوں کے ساتھ۔

☆ علامہ شہاب الدین الخفاجی اسی ملکوتی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

والحاصل ان بواطنهم وقواہم
ملکیة ولذا تری مشارق الارض
و مغاربها وتسمع اطیط. السماء
وتشم رائحة جبرئیل علیہ الصلوٰة
والسلام اذا اراد نزول الیہم
کماشم یعقوب علیہ الصلوٰة
والسلام رائحة یوسف.

حاصل کلام یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰة والسلام کے
بواطن اور روحانی طاقتیں ملکوتی ہوتی ہیں اس لئے وہ
زمین کے مشارق و مغارب کو دیکھتے ہیں اور آسمان
کے (فرشتوں کے کثرت سے چلنے و عبادت
کرنے کی وجہ سے) چرچراہٹ کی آوازیں سنتے
ہیں اور جبریل علیہ السلام کے ارادہ نزول کے وقت
(ان کی آمد پر) ان کی خوشبو سونگھ لیتے ہیں۔ جس
طرح کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے (انسی
لاجلریح یوسف فرما کر) یوسف علیہ السلام کی
خوشبو کو سونگھ لیا تھا۔

(نسیم الریاض ج 3 ص 545)

وحی کا بیان

قل انما انابشر مثلکم یوحی الی.

قرآن پاک میں جہاں بشر مثلکم آیا ہے وہیں اس کے ساتھ آپ کا امتیازی
وصف یوحی الی کا ذکر بھی ہے۔ اس امتیازی وصف (وحی) نے ہماری اور آپ ﷺ کی
بشریت میں نمایاں فرق قائم کر دیا ہے۔ اور ایک خط امتیاز کھینچ دیا ہے۔ وحی کا یہ امتیازی
وصف کوئی معمولی وصف نہیں جسے نظر انداز کر دیا جائے۔ وحی کی عظمت اور اس کی رفعت
کا بیان ضروری ہے۔

وحی اور اس کی عظمت

وحی کا مقام دوسرے مقامات کی طرح کسی نہیں بلکہ وہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں۔

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ. (سورۃ الانعام آیت نمبر 125)

اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں جہاں وہ رکھتے ہیں اپنی رسالت کو۔

☆ علامہ شرف الدین بوسیری کیا خوب فرماتے ہیں۔

تبارک اللہ ما وحی بمکتسب ولا نبی علی غیب بمتہم.

اللہ تعالیٰ برکت والا ہے۔ وحی اپنی کوشش سے حاصل ہونیوالی شئی نہیں اور نہ نبی پر غیب کی خبروں میں کوئی اتہام لگایا جاسکتا ہے۔

وحی کا معنی ﴿﴾ وحی کا معنی پوشیدگی سے آگاہ کرنے کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی اس کلام کو کہتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی ہو۔ انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی اور کی طرف وحی کا معنی صرف الہام ہوتا ہے۔

جیسے واوحی ربک الی النحل. اور وحی کی تیرے رب نے شہد کی مکھی کو یعنی الہام کیا۔ علماء کرام نے وحی کی متعدد مراتب اور اس کے اقسام تحریر کئے ہیں۔ امام حلیمیؒ نے وحی کی چھیالیس قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ علامہ سہیلی نے وحی کی سات قسمیں بیان کی ہیں۔ عام شارحین کی رائے بھی یہی ہے۔

☆ پہلی قسم وحی کی پہلی قسم روایئے صادقہ یا روایئے صالحہ

سچے خواب یا اچھے خواب ہیں۔ امام بخاریؒ اپنے اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء اچھے خوابوں سے ہوئی۔

آپ ﷺ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر وہ صبح کی روشنی کی طرح واضح ہو جاتا۔ الیٰ آخرہ۔ حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں۔ رؤیا الانبیاء علیہم السلام وحی۔ انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ کیلئے رؤیائے صالحہ کا سلسلہ چھ ماہ تک جاری رہا۔ وحی آنے کی ساری مدت 23 سال ہے۔ جس کی چھیالیس ششماہیاں ہوتی ہیں۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ رؤیائے صالحہ نبوت کے چھیالیسویں اجزاء سے ہے۔

رؤیائے صادقہ کی ابتداء

یہ بات مسلمہ ہے کہ قرآن پاک کے نزول کی ابتداء وحی کی ابتداء رمضان شریف میں ہوئی۔ (شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن)

رؤیائے صادقہ کا ابتدائی مہینہ معلوم کرنے کیلئے رمضان شریف سے پہلے چھ ماہ کی گنتی کی جائے تو یوں ہوگی۔

ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان معلوم ہوا کہ رؤیائے صادقہ کی ابتداء ماہ ربیع الاول سے ہوئی تھی۔ اس طرح ربیع الاول شریف کو حضور ﷺ کی ذات سے چار خصوصیات وابستہ ہیں۔

(۱) ولادت باسعادت (۲) وصال (۳) ظہور نبوت (۴) تکمیل ہجرت۔ سبحان اللہ

وحی کی دوسری قسم ☆ القاء فی القلب۔ قلب شریف میں القاء کر دیا جانا۔

جیسا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ ان روح القدس نفث فی روعی لن تموت نفس حتی تستکمل رزقها۔ الیٰ آخرہ۔

روح القدس (جبرائیلؑ) نے میرے قلب میں القاء کیا کہ ہرگز کوئی نفس نہیں مرے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا رزق پورا کر لے گا۔ (الحدیث)

وحی کی تیسری قسم ☆ فرشتہ انسانی (مرد کی) صورت میں کلام ربانی پیش کرتا۔ جیسا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت وحیہ کلبیٰ (صحابی رسول) کی صورت میں حاضر ہوتے تھے۔ اور کبھی غیر معروف آدمی کی شکل میں بھی تشریف لائے۔

☆ جیسا کہ حدیث جبرئیل سے واضح ہے۔

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اچانک ایک شخص ہمارے سامنے نمودار ہوئے جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت زیادہ کالے تھے۔ ان پر سفر کے کوئی آثار ظاہر نہ تھے اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس (اس طرح) بیٹھ گئے کہ اپنے دونوں گھٹنے حضور ﷺ کے دونوں گھٹنوں سے لگائے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں زانوؤں پر رکھ لئے اور عرض کیا اے محمد ﷺ مجھے بتائیں اسلام کیا ہے

حضور ﷺ نے فرمایا، اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ بیت اللہ شریف کاج کرے جبکہ تو اس کی طرف راہ کی طاقت رکھے اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہم نے تعجب کیا کہ آپ ﷺ سے پوچھتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ الیٰ آخرہ (اسی طرح سے ایمان، احسان اور قیامت کے بارے میں سوال کئے اور چلے گئے)

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول ﷺ ذات یوم اذ طلع علينا رجل شدید بياض الثياب شدید سواد الشعر لا یرى علیه اثر السفر ولا یرفہ منا احد حتی جلس الی النبی ﷺ و اسندر کتبه الی رکتیه و وضع کفیه علی فخذیه و قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله و تقیم الصلوٰۃ و توتی الزکوٰۃ و تصوم رمضان و تحج البيت ان استطعت الیه سبیلاً قال صدقت فعجبنا له یسئالہ ویصدقہ۔

صحابہ کرامؓ حیران ہو گئے

حضرت جبرائیلؑ کی انسانی شکل میں تشریف آوری نے صحابہ کرامؓ کو حیرانگی میں

ڈال دیا۔

حیرانگی کی چند وجوہات

پہلی وجہ ☆ شدید بیاض الثیاب و شدید سواد الشعر. (الحدیث)

کپڑے بہت زیادہ سفید اور بال زیادہ سیاہ تھے۔

دوسری وجہ ☆ لایریٰ علیہ اثر السفر. (الحدیث)

اس پر سفر کے کوئی آثار نہیں تھے۔

مسافر ہوتے تو کپڑوں پر میل ہوتی، بالوں پر گرد و غبار ہوتی۔ ناواقف معلوم

ہوتے۔

تیسری وجہ ☆ ولا یعرفہ منا احد. (الحدیث)

ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔

مدینہ شریف یا قرب جوار کے سکوتی ہوتے اس سے پہلے آنا جانا ہوتا تو کم از کم

ہم میں سے کوئی تو ان کو پہچانتا۔

چوتھی وجہ ☆ حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم. (الحدیث)

یہاں تک کہ وہ سیدھے نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔ حضور ﷺ صحابہ کرامؓ میں

رہل کر رہتے تھے۔ باہر سے آنیوالا آدمی عموماً پوچھتا تھا۔ ایکم محمد ﷺ تم میں

سے محمد ﷺ کون ہیں۔ لیکن اس شخص کے واقف ہونے کا یہ عالم تھا کہ حضور ﷺ کے بارے

میں کسی سے پوچھے بغیر سیدھے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔

پانچویں وجہ ☆ وقال يا محمد ﷺ اخبرني عن الاسلام. (الحدیث)

سائل نے عرض کیا اے محمد مجھے اسلام کی خبر دیجئے۔

حضور کا نام نامی اسم گرامی لیکر اس شخص نے اپنے سوالات پوچھنے کا آغاز کیا۔ تعجب ہوا کہ یہ شخص تو آپ ﷺ کی ذات اقدس سے اتنا واقف ہے کہ آپ ﷺ کے اسم گرامی کو بھی جانتا ہے۔

چھٹی وجہ ☆ قال صدقت فعجناله يسئله ويصدقه. (الحدیث)

سائل نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہم نے تعجب کیا کہ آپ سے پوچھتا بھی ہے۔ اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ (کیونکہ تصدیق کرنا جاننے کی علامت ہے)۔

یہ بات اتنی تعجب خیز تھی کہ صرف روای حدیث کو ہی اس پر تعجب نہیں ہوا۔ بلکہ تمام صحابہ کرام اس پر متعجب ہو گئے۔ جیسا کہ فعجناله (پس ہم کو ان پر تعجب ہوا) کا صیغہ اس پر دال ہے۔ حدیث پاک کے آخر میں ہے۔

ثم انطلق فلبث مليا ثم قال لي يا عمر اتدري من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبرئيل اتاكم يعلمكم دينكم. (مسلم شریف)

راوی فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں دیر تک ٹھہرا پھر آپ نے مجھے فرمایا اے عمر جانتے ہو وہ سوالات پوچھنے والا کون تھا؟

میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا پس تحقیق وہ جبرائیل تھے۔ تمہارے پاس تمہارا دین سکھلانے کیلئے آئے تھے۔

(مسلم شریف)

عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

دربار رسالت میں حاضری ☆ دربار رسالت میں حضرت جبرائیل کی انسانی شکل میں حاضری اور تشریف آوری عام طور پر حضرت وحیہ کلبی کی شکل میں ہوا کرتی تھی۔ اس موقع پر غیر معروف آدمی کی شکل میں حاضر ہوئے۔ دیگر عظمتوں کی طرح یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شرافت ہے کہ آپ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پہچان لیا۔

قرآن پاک میں تین مختلف مقامات پر حضرت جبرائیل اور دیگر ملائکہ کی انسانی شکل میں تشریف آوری کا ذکر آیا ہے لیکن کسی مقام پر کوئی بھی ملائکہ کی پہچان نہ کر سکا۔

حضرت ابراہیم ☆ حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے انسانی شکل میں آئے فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ نے جواب دیا ابراہیم علیہ السلام ملائکہ کونہ پہچان سکے انہیں آدمی سمجھ کر مہمان نوازی کیلئے اٹھے۔ نہایت فرہہ بچھڑا بھون کر سامنے رکھا دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں آتے گھبرا گئے۔ قرآن پاک میں ہے۔

واوجس منهم خيفة. (سورہ ہود آیت نمبر 70) اور دل میں ان سے ڈرے۔

الحاصل ☆ حضرت ابراہیم ملائکہ کو انسانی شکل میں نہ پہچان سکے۔

حضرت لوط ☆ کے پاس بھی ملائکہ انسانی شکل میں آئے۔ آپ بھی ملائکہ کونہ پہچان سکے۔ قوم کی خوئے بد معلوم تھی سخت فکر مند اور تنگ دل ہوئے۔ آخر فرشتوں نے کہا یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک. (سورہ ہود) اے لوط ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے (فرشتے) ہیں (یہ لوگ ہمارا تو کیا باگاڑ سکتے ہیں) آپ تک بھی ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے۔

الحاصل ☆ حضرت لوط علیہ السلام بھی ملائکہ کو انسانی شکلوں میں نہ پہچان سکے۔

حضرت مریم ☆ ایک روز گوشہء تنہائی میں مصروف عبادت تھیں اچانک کیا دیکھتی ہیں کہ خوبرونو جوان ان کے بالکل قریب کھڑا ہے۔ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو انسانی شکل میں ان کے پاس آئے تھے۔ قرآن کریم میں ہے:

فارسلنا الیہا روحنا فتمثل لہا بشرًا سویا۔ (سورۃ مریم آیت نمبر 17)

حضرت مریم یہ خیال کر کے گھبرا گئیں کہ اس کی نیت اچھی نہیں فوراً پکاراٹھیں۔

قالت انی اعود بالرحمن منک ان کنت تقیا۔ قال انما انارسل ربک۔ (مریم آیت نمبر 18-19)

بولیں میں پناہ مانگتی ہوں رحمان کی اگر تو ڈر رکھنے والا ہے۔ (حضرت جبرائیل نے کہا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔)

الحاصل ☆ حضرت مریم علیہ السلام بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو انسانی شکل میں نہ پہچان سکیں۔

عظمت مصطفیٰ ☆ حضور کی شان اور عظمت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو انسانی شکل میں پہچان لیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہذا جبرائیل آتا کم یعلمکم دینکم۔ (مسلم شریف)

یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے کیلئے آئے تھے۔ سبحان اللہ ما اکر مک۔

وحی کی چوتھی قسم ☆ فرشتہ آپ ﷺ کے پاس اپنی اصلی صورت میں آتا۔ جس صورت

میں وہ پیدا کیا گیا تھا۔ (اس کے چھ سو بازو تھے)

آپ ﷺ اس کو اصلی صورت میں دیکھتے تھے۔

یہ صورت دو دفعہ واقع ہوئی۔

پہلی صورت ☆ حضور ﷺ کو ابتداء بعثت میں حضرت جبرائیل اپنی اصلی صورت میں ایک

کرسی پر بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ آسمان ایک کنارہ دوسرے کنارے تک ان کے وجود سے بھرا ہوا تھا۔ پورے افق کو گھیرے ہوئے تھے۔

دوسری صورت ☆ معراج شریف کی رات جب آپ ﷺ ساتویں آسمان کے اوپر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام کو اپنی اصلی صورت میں دوسری بار دیکھا۔

حضرت حمزہ کی طلب ☆ حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں۔

حضرت حمزہؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔ مجھے جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں دکھلائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تیری طاقت نہیں کہ تم جبرائیل علیہ السلام کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھ سکو۔ حضرت حمزہؓ نے عرض کیا مجھے ضرور دکھلائیں حضور ﷺ نے حضرت حمزہؓ سے فرمایا اچھا بیٹھیں (حرم شریف میں تھے) حضرت حمزہؓ (کعبہ شریف کے پاس) بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیلؑ نے کعبہ شریف میں ایک لکڑی تھی اس پر نزول فرمایا۔ حضور ﷺ نے حضرت حمزہؓ سے فرمایا سر اٹھاؤ اور دیکھو۔ حضرت حمزہؓ نے سر اٹھایا حضرت جبرائیلؑ کے پاؤں کو جو مثل سبز زبرجد تھے دیکھا اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ (نسیم الریاض ج 3 ص 250)

وحی کی پانچویں قسم ☆ وحی آپ ﷺ کے پاس گھنٹی کی آواز کی مثل آتی تھی۔ اس قسم کی وحی آپ ﷺ پر زیادہ سخت ہوتی تھی۔ سخت سردی کے دنوں میں پیشانی مبارک پر پسینہ مبارک بہنے لگتا تھا۔ اگر آپ اونٹنی پر سوار ہوتے تو اونٹنی بیٹھ جاتی تھی۔ (بوجہ ثقل)

ایک مرتبہ ایسی وحی ایسے حال میں آئی کہ آپ ﷺ کی ران مبارک حضرت زید بن ثابتؓ کی ران پر تھی۔ آپ ﷺ کی ران مبارک اتنی ثقیل ہو گئی کہ قریب تھا کہ آپ ﷺ کی ران مبارک حضرت زیدؓ کی ران کو توڑ ڈالے۔ خود حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے فرماتے

ہیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میری ران ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگی۔

وحی کی چھٹی قسم ☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ بلا واسطہ فرشتہ کلام فرمائے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر اور آپ ﷺ کو شب معراج میں پیش آیا۔

تفسیر مواہب الرحمن میں ہے۔ آنحضرت ﷺ کہ آپ سے شب معراج میں کلام فرمایا اور نہایت تقرب کے ساتھ کہ قاب قوسین اور ادنیٰ کا وقت تھا اور معراج شریف میں جبرائیل کا واسطہ نہ تھا۔ حتیٰ کہ جبرائیل وہاں تک جانے سے باز رہے تھے۔ اور یہاں سے ظاہر ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے میں اور محمد ﷺ سے کلام کرنے میں فرق عظیم ہے۔ (مواہب الرحمن پارہ 3 ص 3)

وحی کی ساتویں قسم ☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ ﷺ کی طرف ایسے حال میں وحی کی تھی کہ آپ ﷺ آسمانوں پر تھے وہ وحی فرض نماز وغیرہ کیلئے کی گئی تھی۔

صحابہ کرام کے دلوں میں وحی کی عظمت

حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ میں داخل ہونے کا سماں عجیب تھا۔ اہل مدینہ کیلئے یہ دن عید اور خوشی کا دن تھا بچے اور غلام گلیوں میں آوازیں لگا کر آپ کی آمد کا اعلان کر رہے تھے بچیاں چھتوں پر چڑھ کر آپ کی زیارت کا شرف حاصل کر کے اس طرح اپنی عقیدت کا اظہار کر رہی تھیں۔

طلع البدر علينا من ثيابة الوداع

وجب الشكر علينا مادعى لله داع

مرد گلیوں اور راستوں میں کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کر رہے تھے اور اس

انتظار میں تھے کہ شاید حضور ﷺ ہمارے گھر تشریف لائیں اور ہمیں مہمان نوازی کا شرف

بخشیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز حضرت ابوایوب انصاریؓ کی قسمت میں لکھ رکھا تھا آپؓ اونٹنی پر سوار تھے اور یہ فرما رہے تھے۔

خلو اسبیلھا فانھا مامورۃ
میری سواری کا راستہ چھوڑ دو یہ اللہ کی طرف سے حکم
وقدارحی زما مھا۔
یافتہ ہے۔ آپؓ نے اونٹنی کی مہارڈھیلی چھوڑ رکھی
(مواہب ج 1 ص 68) تھی۔

حتیٰ برکت علیٰ باب ابی ایوب
یہاں تک کہ اونٹنی ابوایوب انصاری کے دروازے
انصاری۔ (مواہب ج 1 ص 68) پر بیٹھ گئی۔

یوں مہمان نوازی کا اعزاز حضرت ابوایوب انصاری کو نصیب ہوا۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مکان دو منزلہ تھا۔ اپنا قیام اوپر والی منزل میں رکھا تھا (آنے جانے والوں کی سہولت کیلئے) نچلی منزل حضور ﷺ کے حوالے کی۔ رات کے وقت جب دونوں میاں بیوی اوپر کی منزل میں آرام کیلئے تشریف لے گئے بالا خانے میں داخل ہوتے ہی ام ایوبؓ (زوجہ محترمہ) سے کہا ہم نے کیا کیا؟ ہم ایسی چھت پر ہیں جس کے نیچے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ آرام فرما ہیں۔ ہمارا حق تو نیچے کی منزل میں تھا اوپر کی منزل میں تو رسول ﷺ آرام فرما ہوتے۔ ساری رات اسی خیال میں دونوں نے جاگ کر گزار دی۔ صبح ہوئی تو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم دونوں نے ساری رات جاگ کر گزار دی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

حضور ﷺ نے فرمایا اے ابویوب آپ نے رات کیوں جاگ کر گزاردی؟ میں نے عرض کیا اوپر کی منزل میں آپ رہنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ کے پاس ملائکہ تشریف لاتے ہیں۔ آپ پر وحی کا نزول ہوتا ہے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ میں اس بالا خانے میں کبھی نہیں رہوں گا۔ جس کی نچلی منزل میں آپ

ہوں۔

حضور ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں حضرت اسامہؓ کی والدہ حضرت ام ایمنؓ کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ آؤ حضرت ام ایمنؓ کی زیارت کیلئے جائیں کیونکہ حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے چنانچہ ہم دونوں ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگ گئیں۔ ہم نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ اللہ جل شانہ کے ہاں جو کچھ اپنے رسول ﷺ کیلئے ہے وہ (بہتر سے) بہتر ہے۔ فرمانے لگیں میں اس بات پر نہیں روتی مجھے اس بات کا علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو کچھ اپنے رسول ﷺ کیلئے ہے وہ بہتر ہے فرمایا۔

میں اس بات پر روتی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا ہے پس ام ایمن نے ان دونوں کو بھی رلا دیا۔ دونوں ام ایمن کے ساتھ رونے لگ گئے۔

ولكن ابكى ان الوحي قد انقطع
من السماء فهيجتهما على البكاء
فجعلايهيكيان معهارواه مسلم.
(مشکوٰۃ ص 548)

حضور ﷺ کا جب عالم دنیا سے پردہ فرمانے کا وقت آیا اور حضرت جبرائیل حاضر ہوئے۔ عرض کیا کہ ملک الموت دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ حالانکہ آپ سے پہلے انہوں نے کسی سے اجازت طلب نہیں کی اور نہ آئندہ آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب کریں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جبرائیل اسے کہو اندر آنے کی اجازت ہے ملک الموت حاضر خدمت ہوئے اور آپ سے یوں عرض کیا۔

فقال السلام عليك يا محمد ان ربى امرنى ان اطيعك فيما امرتنى به ان اقبض نفسك قبضتها وان اتركها تتركها فقال اقبض يا ملك الموت كما امرت.

ملک الموت نے یوں سلام عرض کیا السلام عليك يا محمد میرے رب نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ روح قبض کرنے کے سلسلے میں آپ کی اطاعت کروں اگر آپ چاہیں تو روح قبض کروں آپ نہ چاہیں تو نہ کروں۔ آپ نے فرمایا روح قبض کر جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے۔

حضور ﷺ نے جب ملک الموت کو روح قبض کرنے کی اجازت فرمائی۔ تو وحی لانے والے فرشتے حضرت جبرائیل نے حضور ﷺ سے یوں عرض کیا۔

فقال جبرائيل ان سلام عليك يا رسول الله هذا آخر موطنى من الارض.

پس جبرائیل علیہ السلام نے السلام عليك يا رسول الله کہہ کر عرض کیا۔ روئے زمین پر (وحی کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کے پاس (نسیم الریاض ص 284، ج 3) آئے گا) یہ میرا آخری پھیرا ہے۔

قارئین کرام! وحی کا سلسلہ بند ہونے پر یہ حالت تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تھی۔ یہ حالت صحابہ کرام کی تھی۔ جن کے سامنے وحی کا نزول ہوتا تھا۔ ذرا اس ہستی کا حال بھی پڑھیں جس پر وحی کا نزول ہوتا تھا۔

فطرت وحی سے حزن

سورۃ اقرء کے نزول کے بعد کچھ عرصہ تک قرآن پاک کا نزول نہیں ہوا۔ یعنی وحی کی آمد کا سلسلہ بند رہا۔ اس مدت کو فترۃ الوحی کا زمانہ کہتے ہیں۔ فترۃ الوحی کے ایام میں آپ ﷺ کو بڑا قلق و اضطراب رہتا۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔

وفتر الوحی فترۃ حتی حزن النبی وحی رک گئی ایک عرصہ تک سلسلہ وحی منقطع رہا صلی اللہ علیہ وسلم۔ جس سے نبی کریم ﷺ کو (بڑا) غم لاحق ہوا۔ آپ ﷺ شدت سے اس انتظار میں رہتے کہ وحی آنے کا سلسلہ پھر سے شروع ہو جائے۔ غار حراء میں پھر سے مجاورت فرمائی۔

غار حراء میں مجاورت

☆ حضرت جابر فرماتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک مہینہ حرا میں مجاورت کی جب میں اپنی مجاورت پوری کر کے نیچے اتر اچھے آواز دی گئی میں نے اپنی دائیں طرف دیکھا مجھے کچھ نظر نہ آیا اپنی بائیں جانب دیکھا کچھ نظر نہ آیا۔ پیچھے دیکھا کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا میں نے ایک شے دیکھی الی آخرہ (متفق علیہ)

بخاری شریف میں ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ تھا جو میرے پاس حراء میں آیا تھا۔ آسمان وزمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے..... (وحی کا سلسلہ پھر دوبارہ شروع ہو گیا) اس کے بعد وحی میں گرمی اور تسلسل

پیدا ہو گیا۔ (بخاری)

حضرت جبرائیلؑ کا اشتیاق

حضور ﷺ نے حضرت جبرائیلؑ سے فرمایا۔ اس مرتبہ (وحی لانے میں) بہت دیر

کر دی ہمیں تمہارا بہت اشتیاق رہا۔ حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا۔

كنت اليك اشد شوقا ولكني حضور مجھے بھی آپ کی بارگاہ اقدس میں (وحی

عبد مامور مانتنزل الابرار ربك. لیکر) حاضر ہونے کا بڑا اشتیاق تھا۔ مگر حکم کا

بندہ ہوں آپ کے رب کا حکم ہوتا ہے تو حاضر

ہوتا ہوں اپنے آپ حاضر نہیں ہو سکتا۔

حاضری کی تعداد ☆ حضرت جبرائیل علیہ السلام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لاتے

رہے۔ علامہ زرقانی نے انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی کے سلسلے میں ان کی حاضری کو اس

تعداد میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت

میں بارہ مرتبہ، حضرت ادریسؑ کی خدمت میں چار مرتبہ، حضرت نوحؑ کی خدمت میں

پچاس مرتبہ، حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں بیالیس مرتبہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

خدمت میں دس مرتبہ تین بار بچپن میں سات بار بڑے ہونے کے بعد، حضرت یعقوبؑ کی

خدمت میں چار بار، حضرت ایوبؑ کی خدمت میں تین بار۔ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ

ﷺ کی خدمت میں چوبیس ہزار مرتبہ باریابی سے مشرف ہوئے۔

(زرقانی ص 234، ج 1)

پہلا باب: نور محمدی ﷺ کی خلقت کا بیان

اس باب کا آغاز آپ کے اول الخلق ہونے سے کیا جاتا ہے۔ حضرت جابرؓ کی

حدیث پاک اس باب کی روح رواں ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ فرماتے ہیں۔

کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے
ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھ کو خبر دیجئے
کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے کس چیز
کو پیدا فرمایا؟ حضور ﷺ نے فرمایا اے جابر
! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے
تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا پھر وہ
نور قدرت الہیہ سے جہاں اللہ نے چاہا سیر
کرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح، نہ قلم، نہ جنت،
نہ دوزخ، نہ فرشتہ، نہ آسمان، نہ زمین، نہ
سورج، نہ چاند، نہ جن، نہ انس (کچھ بھی) نہ
تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا
چاہا تو اس نے نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ
سے قلم، دوسرے سے لوح محفوظ، تیسرے
سے عرش پیدا کیا اور چوتھے حصے کے پھر
چار حصے کر دیئے، پہلے حصہ سے حاملین عرش،
دوسرے سے کرسی، تیسرے سے باقی سب
فرشتے پیدا کئے اور چوتھے حصہ کے پھر چار
حصے کر دیئے پہلے حصہ سے (ساتوں) آسمان،

قلت يا رسول الله بابي انت وامى
اخبرني عن اول شئ خلق الله
تعالى قبل الاشياء قال يا جابر ان
الله تعالى قد خلق قبل الاشياء نور
نيك من نوره فجعل ذلك
النور يدور بالقدرة حيث شاء الله
ولم يكن في ذلك الوقت لوح
ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملك
ولا سماء ولا ارض ولا شمس
ولا قمر ولا جنى ولا انسى
فلما اراد الله ان يخلق الخلق قسم
ذالك النور اربعة اجزاء فخلق
من الجزء الاول القلم ومن الثاني
اللوح ومن الثالث العرش ثم
قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء
فخلق من الاول حملة العرش
ومن الثاني الكرسي ومن الثالث
باقي الملكة ثم قسم

دوسرے سے (ساتوں) زمینیں، تیسرے سے جنت دوزخ پیدا کئے اور چوتھے حصے کے پھر چار حصے کر دیئے، پہلے حصے سے (مومنوں کی) آنکھوں کا نور، دوسرے سے ان کے دل کا نور جس سے اللہ کی معرفت حاصل کرتے ہیں، تیسرے سے ان کے انس و محبت کا نور، اور وہ توحید ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر چوتھے حصے کے چار حصے کر دیئے پہلے حصے سے سورج، دوسرے سے چاند اور تیسرے سے ستارے پیدا کئے۔ چوتھے حصے کے مقام رجاء میں بارہ ہزار سال تک مقیم رکھا۔ پھر اس کے چار حصے کر دیئے۔ پہلے حصے سے عقل، دوسرے سے علم و حلم اور تیسرے سے عصمت و توفیق پیدا فرمائی اور چوتھے حصے کو مقام حیا میں بارہ ہزار سال تک مقیم رکھا پھر اس کی طرف ایک ایسی نظر فرمائی کہ اس نور سے ایک لاکھ چوبیس ہزار (124000)۔

الرابع اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثاني الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصارهم ومن الثاني نور قلوبهم وهي المعرفة بالله ومن الثالث نور انسهم وهو التوحيد لا اله الا الله محمد رسول الله.

ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق الشمس من جزء وخلق القمر من جزء والكواكب من جزء واقام الجزء الرابع في مقام الرجاء اثني عشر الف سنة ثم جعله اربعة اجزاء فخلق العقل من جزء العلم والحلم من جزء والعصمة والتوفيق من جزء واقام الرابع في مقام الحياء اثني عشر الف سنة ثم نظر اليه فترشح النور عرقا فقطر منه مائة الف وعشرون الف

قطرے جھڑے اللہ تعالیٰ نے ہر قطرے سے
 نبی اور رسول پیدا فرمائے۔ پھر انبیاء کرام کی
 ارواح نے سانس لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی
 سانس سے قیامت تک ہونیوالے سعداء
 شہداء اور اطاعت کرنیوالے مومنوں کی
 ارواح کے نور کو پیدا فرمایا تو حضور ﷺ نے
 فرمایا عرش و کرسی میرے نور سے ہیں اور
 ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے
 جنت اور اس کی ساری نعمتیں میرے نور سے
 ہیں سورج چاند اور ستارے میرے نور سے
 ہیں عقل، علم اور توفیق میرے نور سے ہیں۔
 ارواح انبیاء و رسل میرے نور سے
 ہیں۔ شہداء سعداء اور صالحین میرے نور
 بچوں سے ہیں۔ پھر اللہ نے بارہ حجاب پیدا
 فرمائے اور نور کے چوتھے حصے کو ہر حجاب میں
 ایک ایک ہزار سال تک مقیم رکھا اور وہ
 مقامات عبودیت ہیں اور وہ کرامت،
 سعادت، زینت، رحمت، رافت، علم، حلم،
 وقار، سکون، صبر، صدق اور یقین کے حجابات
 ہیں۔

اربعة الاف قطرة فخلق الله من
 كل قطرة نبيا ورسوله ثم تنفست
 ارواح الانبياء فخلق الله من
 انفسهم نور ارواح الاولياء
 والسعداء والشهداء والمطيعين
 من المومنين الى يوم القيامة
 فالعرش والكرسي من نوري
 والكروبيون والروحانيون من
 الملائكة من نوري والجنة و
 ما فيها من النعيم من نوري
 والشمس والقمر والكواكب من
 نوري العقل والعلم والتوافق من
 نوري وارواح الانبياء والرسل
 من نوري والرسل من نوري
 والشهداء والسعداء والصالحين
 من نتائج نوري ثم خلق الله اثني
 عشر حجابا فاقام النور وهو الجزء
 الرابع في كل حجاب الف سنة و
 هي مقامات العبودية وهي
 حجاب الكرامة والحلم والعلم
 والوقار والسكينة والصبر.

پھر اس نور نے ہر حجاب میں ایک ہزار سال عبادت کی پھر جب وہ نور حجابات میں سے نکلا تو اللہ نے اس کو زمین پر رکھا۔ تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان اس طرح چمکتا تھا جس طرح اندھیری رات میں روشن چراغ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور اس نور کو ان کی پیشانی میں رکھا۔ پھر وہ نور ان سے منتقل ہو کر ان کے بیٹے شیث (علیہ السلام) میں آیا۔ اسی طرح وہ نور طاہر سے طاہر کی طرف اور طیب سے طیب کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کے صلب میں آیا (فرمایا) پھر اللہ نے مجھے دنیا کی طرف نکالا اور مجھے سید المرسلین، خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین اور قائد الغر المحجلین بنایا یہ ہے تیرے نبی کے نور کی ابتداء اے جابر۔

والصدق والیقین فعبد اللہ ذالک النور فی کل حجاب الف سنة فلما خرج ذالک النور من الحجب ركبہ اللہ فی الارض فکان یضیئ منہ بین المشرق و المغرب کالسراج فی اللیل المظلم ثم خلق اللہ آدم من الارض و رکب فیہ النور فی جہتہ ثم انتقل منہ الی شیث ولده و کان ینتقل من طاہر الی طاہر و من طیب الی طیب الی ان وصل الی صلب عبد اللہ بن عبد المطلب ثم اخرجنی الی الدنیاف جعلنی سید المرسلین و خاتم النبیین و رحمۃ اللعالمین و قائد الغر المحجلین هذا کان بدء نور نیک یا جابر. (الدر البھیة ص 4)

☆ علامہ احمد بن محمد القسطلانی نے اور علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی نے اس حدیث پاک کو اختصار کیساتھ ذکر فرمایا ہے۔

حدیث پاک کی روشنی میں معلوم ہوا کہ کائنات کی ہر شئی اپنی خلقت میں نور محمدیٰ کی مرہون منت ہے۔ (سبحان اللہ)

کچھ بھی نہیں تھا ہرگز خیر الوریٰ سے پہلے
حق بھی نہیں تھا طاہر شمس الضحیٰ سے پہلے
کون و مکان سے پہلے حق نے انہیں بنایا
اس نے خدا کو مانا قالوا بلیٰ سے پہلے

صحابہ رسول ﷺ کا انتخاب

اس حدیث پاک کے راوی حضرت جابرؓ حضور ﷺ کے مشہور صحابہ سے ہیں۔ حضور ﷺ کی صحابیت کا حصول یہ کوئی اتفاقی امر نہیں صحابی رسول ﷺ ہوندا بہت ہی بڑا اعزاز ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کی رفاقت اور صحابیت کیلئے خود ہی ان نفوس قدسیہ کا انتخاب فرمایا۔

حدیث پاک ☆ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ اختار اصحابی علی جمیع العالمین سوی الانبیاء والمرسلین واختار لی منهم ابوبکر عمر عثمان وعلیا۔ (نسیم الریاض ص 426 ج 3)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے صحابہ کرامؓ کا چناؤ فرمایا۔ اور ان کو انبیاء و رسل علیہم السلام کے سوا باقی تمام عالمین پر برگزیدہ فرمایا پھر صحابہ کرامؓ سے میرے لیے حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو منتخب فرمایا۔ (سبحان اللہ ما کر مک)

☆ حضور ﷺ کے جانثار صحابہ کرامؓ میں سے کسی صحابی کا نام نامی اسم گرامی سننے پڑھنے یا لکھنے کے موقع پر ہر مسلمان کا حق ہے کہ وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کو خراج تحسین پیش کر کے اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کرے۔

☆ علامہ شہاب الدین الخفاجیؒ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

فاذا ذکر النبی ﷺ لا یقال رحمہ اللہ بل صلی اللہ علیہ وسلم بل لا یقال للصحابة رحمہ اللہ بل رضی اللہ عنہم۔ (نسیم الریاض ص 444 ج 3)

پس جب نبی کریم ﷺ کا ذکر جمیل ہو تو رحمہ اللہ نہ کہا جائے بلکہ ﷺ کہا جائے اسی طرح صحابہ کرامؓ کے ذکر جمیل کے وقت بھی رحمہ اللہ نہ کہا جائے بلکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہا جائے۔

یہ کلمات دعائیہ نہیں

علامہ خفاجی آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں۔

لیس دعاء لهم بل اخبار بان الله
رضی عنہم واعدلہم جنت
النعیم
رضی اللہ عنہم کے کلمات صحابہ کرامؓ کیلئے
دعائیہ نہیں بلکہ اس بات کی خبر ہے کہ اللہ
تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے اور ان کے
(نسیم الریاض ج 3 ص 509) لئے جنت کو تیار فرمایا۔

روای حدیث ☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ حدیث پاک کے روای ہیں سلسلہ
تحریر کو مزید جاری رکھنے سے پہلے حضرت جابرؓ کا مختصر سا تعارف تحریر کر کے صحابی رسول
کو خراج تحسین پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضرت جابرؓ مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ مدینہ
شریف کے رہنے والے اور قبیلہ بنو سلمہ سے تعلق رکھتے ہیں کثیر تعداد میں احادیث مبارکہ کی
روایت کرنے والے صحابہؓ سے ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام
غزوات میں شریک ہوئے ہیں ایسے تمام غزوات کی تعداد اٹھارہ ہے۔ 74ھ میں مدینہ
شریف میں وفات پائی۔ ان کی عمر 94 سال بتلائی جاتی ہے ایک قول کے مطابق صحابہ کرامؓ
سے مدینہ منورہ میں وفات پانچواں سب سے آخری صحابی ہیں۔ یہ وہ نیک بخت صحابی
رسول ہیں جنہیں غزوہ خندق کے موقع پر حضور ﷺ کی مہمانی کا خصوصی شرف حاصل
ہوا تھا۔ پھر ان کی دولت کدہ پر حضور ﷺ کی تشریف آوری پھر وہاں پر معجزہ رسول ﷺ
کا ظہور بھی ان کیلئے بہت بڑا شرف اور اعزاز تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی مہمانی خود حضرت جابرؓ کی زبانی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ خندق کے دن ہم خندق کھودتے تھے اس میں ایک سخت پتھر آیا صحابہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ یہ پتھر بہت سخت ہے خندق میں جو ٹوٹتا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں اتروں گا اور آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا اور ہم نے تین روز تک کوئی چیز نہیں کھائی۔ آپؐ نے کدال لیا اس پتھر پر مارا تو وہ پھسلنے والی ریت کی طرح ہو گیا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ پر سخت بھوک کا نشان ہے۔ اس عورت نے ایک تھیلی نکالی کہ اس میں ایک صاع جو تھے اور ایک بکری کا بچہ ہمارے پاس تھا۔ میں نے اس کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے اور ہم نے اس گوشت کو ہانڈی میں ڈالا اور میں نے چپکے سے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپؐ تشریف لائیں اور کچھ لوگ سات لائیں۔ آپؐ نے آواز دی اے اہل خندق جابرؓ نے تمہاری مہمانی تیار کی ہے تم جلدی چلو اور آپؐ نے فرمایا۔ اے جابرؓ میرے آنے تک اپنی ہانڈی نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا آپؐ تشریف لائے اور میں آپؐ کے سامنے آٹالے آیا جو گندھا ہوا تھا۔ آپؐ نے اس میں لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر آپؐ نے فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو تیرے ساتھ روٹیاں پکائے اور چمچے کے ساتھ گوشت نکال اور ہانڈی کو چولہے سے مت اتارنا خندق والے ہزار آدمی تھے۔ اللہ کی قسم سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور پھر بھی باقی چھوڑ دیا اور وہ سب کھا کر چلے گئے اور ہماری ہانڈی ابھی جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا۔ (متفق علیہ)

حقیقی اولیت

حضرت جابرؓ کی روایت کردہ حدیث پاک کے مطابق خلقت میں اولیت

نور محمدی ﷺ کو حاصل ہے۔ حالانکہ ایک جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

اول ما خلق الله القلم۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا۔

اول ما خلق الله العقل۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا فرمایا۔

اول ما خلق الله تعالى الروح۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے روح کو پیدا

فرمایا۔

ان روایات کی روشنی میں نوری محمدی ﷺ کے ساتھ قلم، عقل اور روح کو بھی

شرف اولیت حاصل ہے۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ حضرت جابرؓ کی روایت کردہ حدیث پاک میں قلم، عقل، روح اور

دیگر اشیاء کا نور محمدی ﷺ سے خلقت میں متاخر ہونا منصوص ہے۔

نوری محمدی ﷺ کا خلقت میں اول ہونا حقیقی ہے اور باقی اشیاء مثلاً قلم، عقل اور روح وغیرہ جن

کی اولیت کا ذکر احادیث میں آیا ہے وہ اضافی ہے۔

اکثر حضرات یہ فرماتے ہیں خلقت میں

اولیت حقیقی ہمارے پیغمبر ﷺ کے نور

مبارک کو ہے۔ روح قلم اور عقل کی

اولیت اضافی ہے۔ یعنی مخلوقات از ارواح

میں اولیت روح محمدی ﷺ کو مجردات

میں عقل کو اور اجسام میں قلم کو اولیت

حاصل ہے۔

اکثر برآں رفتہ اند کہ اول حقیقی

نور پیغمبر ما است ﷺ و اولیت

روح و عقل و قلم اضافیست یعنی

اول از مخلوقات از ارواح روح

محمد ﷺ اول از مجردات عقل

بود و از اجسام قلم۔ (معارج النبوة

ص 196 رکن اول)

خلقت میں اول ہونے کی نوعیت

حدیث جابر کے الفاظ ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا۔

قال يا جابر ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره.

جمال پاکش از نور جلال است و جو د نور را سا یہ محال است



عالم ناسوت میں عالم لاہوت میں کوندتی ہے ہر طرف برق جمال مصطفیٰ

طوالت سے دامن بچاتے ہوئے صرف دوہم معنی روایات پیش خدمت ہیں۔

☆ علامہ جلال الدین المعروف ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں۔

اول ما خلق الله نوری ومن نوری سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو

خلق جميع الكائنات. پیدا فرمایا اور میرے نور سے ساری

(المیلاد النبوی صفحہ 22) کائنات کو پیدا فرمایا۔

☆ علامہ امام المہدی الفاسی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ

تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور

میرے نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

قال صلى الله عليه وسلم اول

ما خلق الله نوری ومن نوری خلق

کل شئی.

(مطالع المسرات)

☆ حضرت علامہ محمود آلوسی فرماتے ہیں۔

اس لئے حضور ﷺ کا نور اول المخلوقات ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی وہ تیرے نبی کا نور ہے اے جابر۔

ولذا كان نوره صلى الله عليه وسلم اول المخلوقات فمعنى الخبر اول ما خلق الله تعالى نور نبيك يا جابر.

(روح المعاني پ 20 ص 96)

حضرت جابرؓ کی روایت کردہ اس حدیث پاک میں نورہ کی ضمیر کا مرجع اللہ ہے۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کا نور اللہ جل شانہ کے ذاتی نور کا حصہ ہے کیونکہ مضاف اور مضاف الیہ میں مغایرت شرط ہے اور یہ اضافت تشریفی ہے۔ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔

فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقوالہ سجدین
پس جب میں (آدم کے جسم کو) ٹھیک کر لوں
اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کو
بجہ کرنا۔

(پارہ 14 ع 3)

☆ حضرت علامہ معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

جب مشیت ایزدی اس بات پر آمادہ ہوئی کہ کائنات کو کتم عدم سے عالم وجود میں لائے تو اس نے اپنے نور کے پرتو سے نور محمدی ﷺ کو ظاہر فرمایا۔

پس حق سبحانہ و تعالیٰ خواست تمام وجودات را از کتم عدم بقاضائے عالم شہود وجود آرد نور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم از پرتو نور احدیت خود بیرون آورد.

(معارض النبوت ج 1 ص 188)

پر تو اسم ذات احد پر درود

نسخہ جامعیت پہ لاکھوں سلام

☆ حضرت علامہ فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وقد قال الاشعري انه تعالى نور
ليس ك الانوار وروح النبوة القدسية
لمعة من نوره.
امام اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ
تعالیٰ نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں
اور حضور ﷺ کی روح مقدسہ اسی نور کی
(نسیم الریاض ج 2 ص 396) چمک ہے۔

☆ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لماتعلقت ارادة الحق تعالى
بایجاد خلقه وتقدير رزقه
ابرز الحقيقة المحمدية من الانوار
الصمدية في حضرة الاحدية.
جب اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو پیدا
کرنے اور ان کے رزق کو مقدر کرنے کا
ارادہ فرمایا تو انوار صمدیت سے حضرت
احدیت میں حقیقت محمدیہ کو ظاہر فرمایا۔
(مواہب اللدنیہ ج 1 ص 5)

اہل معرفت کے نزدیک نور محمدی ﷺ حقیقت محمدیہ ہے

پیر کرم شاہ صاحب الازہری ضیاء القرآن میں رقمطراز ہیں۔

اہل معرفت کی اصطلاح میں اسی نور کو حقیقت محمدیہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ حقیقت محمدیہ حقیقت
الحقائق ہے۔ وبهذا الاعتبار سمي المصطفى بنور الانوار وباب الارواح
(زرقانی) یعنی اسی وجہ سے حضور ﷺ کو نور الانوار اور تمام ارواح کا باپ کہا جاتا ہے۔

یہ مسئلہ بڑا نازک ہے مجھ جیسے کم علم کو یہ زیبا نہیں کہ میں اس میں اپنی خیال آرائی کو دخل دوں

بہتر یہی ہے کہ ان نفوس قدسیہ کی تحقیقات ہدیہ قارئین کرنے پر اکتفا کروں جن کا علم و تقویٰ اہل شریعت و اہل طریقت دونوں کے نزدیک مسلم ہے اور جن کا قول ساری امت کے نزدیک حجت ہے۔ اس لیے میں حضرت امام مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا ایک اقتباس نقل کر رہا ہوں شاید جلوہ حسن محمدی کی جھلک دیکھ کر چشم اشکبار مسکرا دے۔ کسی کے دل بیقرار کو قرار آ جائے۔ آپ لکھتے ہیں۔

”جاننا چاہئے کہ پیدائش محمدی تمام افراد انسان کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ افراد عالم میں سے کسی فرد کی پیدائش کے ساتھ نسبت نہیں رکھتی۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے ”خلقت من نور اللہ“ کشف صریح سے معلوم ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیدائش اس امکان سے پیدا ہوئی ہے جو صفات اضافیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور نہ کہ اس امکان سے جو تمام ممکنات عالم میں ثابت ہے۔ ممکنات عالم کے صحیفہ کا خواہ کتنا ہی باریک نظر سے مطالعہ کیا جائے لیکن آنحضرت ﷺ کا وجود مشہود نہیں ہوتا بلکہ ان کی خلقت و امکان کا منشاء عالم ممکنات میں ہے ہی نہیں کیونکہ اس عالم سے برتر ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا سایہ نہ تھا۔ نیز عالم شہادت میں ہر ایک شخص کا سایہ اس کے وجود کی نسبت زیادہ لطیف ہوتا ہے اور جب جہاں میں ان سے لطیف کوئی نہیں تو پھر ان کا سایہ کیسے متصور ہو سکتا ہے۔“

(دفتر سوم ترجمہ مکتوب نمبر 100 ص 666، ضیاء القرآن ج 3 ص 59)

”نور محمدی ﷺ کی خلقت کیلئے وقت کا تعین ممکن نہیں“

نور محمدی ﷺ کی خلقت کیلئے وقت کا تعین ممکن نہیں۔

حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں حضرت آدم علیہ السلام

کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کے حضور ایک نور تھا۔ (زرقانی، مواہب، سیرۃ الحلبیہ)

ضروری وضاحت

حضرت علیؑ کی روایت کردہ مندرجہ بالا حدیث میں چودہ ہزار سالوں کا ذکر آیا ہے اب اگر کسی روایت میں اس سے زیادہ سالوں کا ذکر ہو (جیسا کہ اگلی روایتوں میں آ رہا ہے) تو ان میں تعارض نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا۔

☆ علامہ شہاب الدین الحفاجی رحمۃ اللہ علیہ ایک اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

والاقل لا یفی الا اکثر۔ اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا۔

(نسیم الریاض ج 3 ص 489)

لہذا چودہ ہزار سالوں سے زیادہ مدت ہو سکتی ہے اور اس قسم کی روایتوں میں تعارض نہیں سمجھا جائیگا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں و زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیریں لکھ دیں اور اس کا عرش پانی پر تھا اور جو کچھ اس نے ام الکتاب میں تحریر فرمایا من جملہ اس کے یہ لکھا کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (مواہب ص 6 بحوالہ مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا جبرائیلؑ ذرا یہ تو بتاؤ تمہاری عمر کتنی ہے۔ حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ عمر کا تو مجھے صحیح علم نہیں لیکن ہاں اتنا یاد ہے کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ چمکتا تھا میں نے اپنی زندگی میں اس کو بہتر ہزار مرتبہ دیکھا حضور ﷺ نے فرمایا۔

وعزّة ربی اناذالک الکوکب . میرے رب کی عزت کی قسم ۱۰ ستارہ میں
(سیرة حلیہ ج 1 ص 34 جواہر البحار ص ہی تھا۔

(776) روح البیان ج 3 ص 543

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کیلئے دن، وقت، تاریخ اور سال کا تعین تو ہے (جیسا کہ تفصیلاً آئندہ صفحات پر اس کا بیان ہے) مشہور اور مختار قول کے مطابق آپ کی ولادت باسعادت بوقت صبح صادق بروز پیر بتاریخ 12 ربیع الاول عام الفیل مطابق 22 اپریل 571ء کو ہوئی۔ لیکن حضور ﷺ کی خلقت کیلئے وقت دن تاریخ اور سال کا تعین کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ کوئی بھی اس وقت کا تعین نہیں کر سکتا کہ نور محمدی ﷺ کو عالم وجود میں کب سے منتقل فرمایا گیا۔

خلقت کے بعد نور محمدی ﷺ کی تسبیح و تحمید

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا عمر تم

جانتے ہو میں کون ہوں پھر خود فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

پس اس (نور محمدی ﷺ) نے اللہ تعالیٰ

فسجد لله فبقی فی سجودہ سع

جل شانہ کے حضور سجدہ کیا وہ سجدہ سات

مائة عام فاؤل کل شی سجده لله

سو سال تک جاری رہا اور اللہ کی بارگاہ میں

نوری۔

سب سے پہلے میرے نور نے سجدہ کیا۔

(جواہر البحار ج 2 ص 345)

☆ حدیث جابر کے الفاظ ہیں۔

پھر اس نور نے ہر حجاب میں ایک ایک

فعلی اللہ ذالک النور فی کل

ہزار سال عبادت فرمائی۔

حجاب الف سنة

جواہر البحار کی روایت میں سات سو سال اور حضرت جابرؓ کی روایت میں بارہ
حجبات کا ذکر ہے۔ ان میں سے ہر حجاب میں ایک ایک ہزار سال عبادت کرنے کا ذکر آیا
ہے۔ ان میں کوئی تعارض نہیں جیسا کہ پہلے تحریر کیا جا چکا ہے کہ ”والاقل لا ینفسی
الا کثر“ اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا۔

☆ حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وہذا یویدانہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ (ملائکہ کی آپ کیساتھ تسبیح) اس بات کی
مرسل للملائکة کغیرہم۔ تائید ہے کہ آپ دوسری مخلوقات کی طرح
(نسیم الریاض ج 2 ص 201) ملائکہ کے بھی رسول ہیں۔

ارواح انبیاء کی فیض یابی

حضرت میسرہ الضحیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔

متی کنت نبیا قال وادم بین الروح آپ گب سے نبی تھے تو آپ نے فرمایا آدم
والجسد۔ روح اور جسد کے درمیان تھے (یعنی ابھی ان
(مواہب ج 1 ص 6) کے جسم مبارک میں روح بھی نہیں پھونکی گئی
تھی)

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد پڑھا کہ

میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے تو خیال آیا کہ
اس وقت نور نبوی ﷺ کس حال میں تھا۔ میں نے اپنے آقا ﷺ کے حضور عرض کیا۔

”یا رسول اللہ ﷺ مجھ پر اپنے اس فرمان کا معنی واضح فرمادیتے۔“ میرا التجا کرنا

تھا کہ اچانک حضور ﷺ کی روح طیبہ مجھ پر اس حال میں منکشف ہوئی جس حال میں وہ

تخلیق آدم علیہ السلام سے پہلے تھی اور تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کی روحیں اس سے فیضاب ہو رہی تھیں۔ (تفہیمات الہیہ)

فیض الہی کا واسطہ

سید محمود آلوسی آیت کریمہ و ماہر سنیک الارحمة للعلمین کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

وكونه صلى الله عليه وسلم رحمة للجميع باعتبار انه عليه الصلوة والسلام واسطة الفيض الالهي على الممكنات على حسب القوابل ولذا كان نوره صلى الله تعالى عليه وآله وسلم اول المخلوقات و في الخبر "اول ما خلق الله تعالى نور نبيك يا جابر وجاء" الله تعالى المعطى وانا القاسم وللصوفية قدست اسرارهم في هذا الفصل كلام فوق ذلك. (روح المعاني)

یعنی حضور نبی کریم ﷺ کا تمام کائنات کیلئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ عالم امکان کی ہر چیز کو حسب استعداد جو فیض الہی ملتا ہے وہ حضور کے واسطے ہی ملتا ہے اسی لیے حضور کا نور تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا گیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا اور دوسری حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور میں (اس کی رحمت کے خزانوں کو) بانٹنے والا ہوں اور صوفیائے

کرام قدست اسرارہم نے اس ضمن میں اسرار و معارف بیان کیے ہیں

وہ داناے رسل ختم الرسل مولائے کل جس نے

غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سیناء

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی فرقاں وہی یسین وہی طہ

خلقت آدم علیہ السلام اور نور محمدی ﷺ

الابابی من کان ملکا وسیدا. و آدم بین الماء والطين واقف. (ابن عربی)

میرے ماں باپ اس سردار اور فرمانروا پر قربان جو اس وقت تھا جب آدم کا

خمیر پانی اور مٹی سے تیار ہو رہا تھا

دل مخلوق میں یوں راہ اندیشے نے جب پائی

تسلی کے لئے فوراً نداء جبرائیل کی آئی

کہ اے طاعت گزار و امر ربی کے پرستارو

بنام حضرت حق امن و راحت کے طلبگارو

نگاہ غور سے دیکھو ذرا آدم کی پیشانی

نظر آتی نہیں کیا ایک خاص الخاص تابانی

یہی جلوہ ہے تخلیق جہاں کی علت غائی

اسی کی روشنی ہے دیدہ ہستی کی بینائی

یہی جلوہ ہے پہلے جس کو سجدہ کر چکے ہو تم

اسی جلوے سے دامان بصیرت بھر چکے ہو تم

خلقت آدم علیہ السلام

☆ حدیث جابر کے الفاظ ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا اور اس نور کو ان کی پیشانی میں رکھا۔

ثم خلق الله آدم من الارض
وركب فيه النور في جبهته.

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کا ارادہ فرمایا تو ملائکہ کو زمین سے مٹی لانے کا حکم فرمایا۔ آخر میں حضرت عزرائیل علیہ السلام زمین پر تشریف لائے۔

☆ تفسیر قرطبی میں ہے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کل روئے زمین سے مختلف رنگ کی سرخ سفید اور سیاہ خاک لی اور سب ملا کر حاضر کر دی۔

فاخذ من وجه الارض و خلط لم
ياخذ من مكان واحد و اخذ من
تربة حمراء و بيضاء و سوداء.
(تفسیر قرطبی ج 1 ص 280)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے حضرت آدم علیہ السلام کا قالب بنایا اور ان کی جبیں میں ایک گڑھا سا رکھ دیا۔

فخلقه الله بیده.

نور محمدی ﷺ کی جبین آدم علیہ السلام میں جلوہ فرمائی

☆ حدیث جابر کے الفاظ ہیں۔

اور اس نور کو (اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی) پیشانی میں رکھا۔

وركب فيه النور في جبهته.

☆ علامہ معین واعظ کاشفی فرماتے ہیں۔

جب قالب آدم تکمیل کے مرحلے سے گزر گیا اور اس میں روح پھونکنے کا وقت آیا۔ اس وقت سب سے پہلے حضرت جبرائیل کو خطاب ہوا کہ اس عالی مرتبت ذی عزت و ذی وقار جوہر کو (جو باعث تخلیق کائنات خواجہ لولاک جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پاک کی خاک اقدس سے بنایا اور اسکو آب تسنیم اور نہر سلسبیل میں دھویا گیا تھا) جو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے گوہر کا صدف ہے جس کو عرش کے پائے میں لٹکایا گیا تھا لے کر آئیں اور جبین آدم میں جو گزہا میں نے رکھا ہے اس سے اس گڑھے کو پر کریں اور یہ امانت جناب آدم علیہ السلام کی پیشانی کی تابندگی کا سبب ہوگی۔ حضرت جبرائیل نے حکم کی تعمیل کی۔

چوں تسویہ قالب ادم باتمام رسید و وقت دمیدن روح آمد اول خطاب بجبرائیل علیہ السلام رسید کہ امے جبرائیل آن درج گرانمایہ عالی مقدار کہ از خاک پاک کافور ناک روضہ مقدسہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کہ ترتیب نمودہ بودمے، و باب تسنیم و سلسبیل غوطہ دادہ و جائی صدف گوہر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم است و باساق عرش آویختہ است بیار و در میان دو ابروی آدم مفاکی گذاشتہ ایم در آنجا و دیعت نہ کہ صفائے نور و مے ادم علیہ السلام ازاں نور خواہد بود جبرائیل فرمان بجا آورد.

(معارج النبۃ ہرکن اول صفحہ نمبر 218)

نگاہ غور سے دیکھو ذرا آدم کی پیشانی

نظر آتی نہیں کیا ایک خاص الخاص تابانی

جمال نور محمدی ﷺ کا اثر

علامہ معین واعظ کاشفی فرماتے ہیں کہ جب قالب آدم تیار ہو گیا تو اللہ جل شانہ نے

روح سے فرمایا۔

اس جسم میں داخل ہو جس کو میں نے پیدا کیا

ادخل فی هذا الجسد الذی خلقته.

(معارض النبوة رکن اول ج 1 ص 219)

ہے۔

اس پر روح نے معذرت کی۔

☆ علامہ معین کاشفی نے اس کا پس منظر یوں بیان کیا ہے۔

روح کی معذرت کرنے کا بظاہر سبب یہ تھا کہ

گویند سب کراہت روح بجہت

روح لطیف اور نورانی ہے جبکہ جسم آدم

آن بود کہ وہ لطیف بود و نورانی

(ظاہراً) کثیف اور ظلماتی۔ اس لئے روح

و بدن آدم کثیف و ظلماتی از

اختلاط وہم نشینی سے انکار اور معذرت کر رہی

در آمدن دران و اختلاط و ہم نشینی

تھی۔ لیکن جب شمع جمال مصطفائی ﷺ کو

با و ابا میگرد و اما چون شمع جمال

حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں منور کیا

محمد ﷺ را در لگن پیشانی آدم

گیا اور اس کی نورانی شعاعوں سے جسم آدم

علیہ السلام برافروختند شعاعی از

منور ہوا فوراً عشق و محبت کی آگ اس روح

نور قدس در آن حرم سرائے انس

کے اندر روشن ہو گئی اور بلا ترو و حضرت آدم

تابان شد در زمان روح را عشق

علیہ السلام کے سر مبارک کی جانب سے داخل

جمال محمد ﷺ گریبان گرفت

ہو گئی۔

بسرو راز طرف فوق بذوق و شوق

تمام بفرق آدم علیہ السلام نزول

فرمود۔ (معارض النبوة رکن اول ص 219)

اظہار مقام محمدی ﷺ

صاحب نسیم الریاض، مواہب اللدینہ اور البدایہ والنہایہ حضرت عمرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب آدم علیہ السلام نے خطا کی تو کہا اے رب محمدؐ کے طفیل تو میری مغفرت کر دے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے پوچھا اے آدم تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا حالانکہ میں نے ان کو ابھی پیدا نہیں کیا۔ انہوں نے عرض کیا اے رب میں نے محمد ﷺ کو یوں پہچانا کہ جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح مجھ میں پھونکی میں نے اپنا سراپا اٹھایا تو ائم عرش پر میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کی طرف اضافت نہیں کی ہے مگر اس ہستی کی جو تیرے نزدیک احب الخلق (سب مخلوق سے زیادہ محبوب) ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا محمد میرے نزدیک البتہ احب الخلق ہیں جس وقت تم نے حق محمدؐ مجھ سے سوال کیا ہے تحقیق میں نے تمہاری مغفرت کر دی محمدؐ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اقترف الخطیة قال یارب اسئلک بحق محمد لما غفرت لی فقال اللہ یا آدم و کیف عرفت محمد اولم اخلقه قال لانک یارب خلقتنی بیدک و نفضت فی من روحک رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوب بالالہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انک لم تضيف الی اسمک الا احب الخلق الیک فقال اللہ تعالیٰ صدقت یا آدم انه لا احب الخلق الی و اذا سالتنی بحقه قد غفرت لک و لولا محمد ما خلقتک۔

(البدایہ والنہایہ ج 1 ص 75)

(نسیم الریاض ج 2 ص 224)

(مواہب ج 1 ص 12)

وہ نور لم یزل جو باعث تخلیق آدم ہے
خدا کے بعد جن کا اسم اعظم اسم اعظم ہے

☆ ثنا خواں جس کا قرآن ہے ثناء ہے جس کی قرآن میں
اسی پر میرا ایمان ہے وہی ہے میرے ایمان میں
حضرت علامہ معین واعظ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

چوں دیدہ پسندیہ اش بلوامع نور
روح روشن گشت نخست
نظرش بر لوح محفوظ و عرش
افتاد بر ساق عرش مکتوب دید
کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ.
(معارج النبوة رکن اول ج 1 ص 219)
دیکھا۔

جب قالب آدم علیہ السلام میں روح
پھونک دی گئی اور ان کی آنکھیں روشن
ہو گئیں تو ان کی سب سے پہلی نظر جو اٹھی تو
لوح محفوظ اور عرش پر پڑی تو انہوں نے
عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا

سبحان اللہ جسم مبارک کو لٹائے جانے کا انداز ہی کیا تھا کہ پہلی نظر عرش الہی پر
پڑی اور نگاہ اولین میں عرش الہی پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔

کنیت آدم علیہ السلام اور مقام محمدی ﷺ

اللہ جل شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت خود ہی ابو محمد فرمائی اور پھر اپنے
حبیب ﷺ کی شان و عظمت کو ظاہر کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خود ہی
الہام فرمایا کہ وہ اس بارے میں سوال کریں۔ سبحان اللہ ما کر مک۔

☆ صاحب مواہب اللدینہ لکھتے ہیں۔

وفی مولد الشریف طفر بیک
 یروی انه لما خلق الله تعالى ادم
 الهمه ان قال یارب لم کنیتی
 ابامحمد قال الله تعالى یا ادم ارفع
 راسک فرفع راسه فرای
 نور محمد صلی الله علیه وسلم فی
 سرادق العرش یارب ما
 هذا النور قال هذا نور نبی من
 ذریتك اسمہ فی السماء
 احمد و فی الارض محمد لولاه
 ما خلقتک ولا خلقت سماء
 ولا ارضا۔

ابن ظفر بیک کے مولد شریف میں ہے کہ
 جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا
 فرمایا تو ان کو الہام کیا انہوں نے
 پوچھا اے میرے رب تو نے میری کنیت
 ابو محمد کس لئے رکھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا اے آدم اپنا سر اوپر اٹھاؤ۔ انہوں
 نے سر اٹھایا تو محمد کا نور سرادق عرش میں
 دیکھا۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا اے
 رب یہ کیا نور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ
 اس نبی کا نور ہے جو تیری اولاد سے ہے
 اس کا نام آسمان پر احمد اور زمین پر محمد ہے
 اگر محمد نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا نہ

(مواہب اللدینہ ج 1 ص 9) آسمان کو پیدا کرتا نہ زمین کو۔

سجود ملائکہ نور محمدی ﷺ کی تعظیم

ملائکہ کا سجدہ تعظیم اصل میں نور محمدی ﷺ کو سجدہ تعظیم تھا۔ بطور تمہید یہاں تحریر کرنا

مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ سجدہ کتنے ملائکہ نے کیا، کس دن کیا، اور کتنا طویل کیا۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذ قلنا للملائکہ اسجدوا لادم۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ

کرو۔ (پارہ 1 ع 4)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا جاننا چاہئے کہ یہ سجدہ تعظیم کا تھا۔ عبادت کا نہیں تھا کیونکہ سجدہ عبادت کسی بھی شریعت میں غیر اللہ کو جائز نہیں تھا۔ ہاں البتہ تعظیم کا یہ سجدہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں میں جائز تھا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی تعظیم کیلئے آپ کے بھائیوں نے آپ کو سجدہ 1 کیا لیکن شریعت محمدی ﷺ میں تعظیم کا سجدہ بھی حرام قرار دیا گیا۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شام آیا تو دیکھا کہ نصرانی پنے بادشاہوں کو سجدہ کرتے ہیں تو میں نے (واپسی پر) آپ سے عرض کیا کہ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا نہیں! اگر میں کسی شخص کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کے واسطے دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو (عظمت کی وجہ سے) سجدہ کرے۔

ملائکہ کی تعداد

☆ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وما یعلم جنود ربک الا هو۔ اور کوئی نہیں جانتا تیرے رب کے لشکروں

(پارہ 29 ع 15) کو مگر وہ خود۔

حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے آپ نے پوچھا جو کچھ میں سن رہا ہوں تم بھی سن رہے ہو صحابہ نے عرض کیا ہم کچھ نہیں سن رہے فرمایا میں آسمان کی چرچراہٹ کی آواز سن رہا ہوں اور تم اسے اس پر ملامت نہیں کر سکتے کیونکہ آسمان پر ایک بالشت بھی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدہ نہ کر رہا ہو یا قیام میں نہ ہو۔

1 وخروالہ سجدا (یوسف) اور سب آپ کیلئے سجدہ میں گر پڑے۔

اسی طرح زمین کے بارے میں روایت ہے کہ حضرت کعبؓ روایت فرماتے ہیں۔

عن كعب رضى الله عنه ما من
موضع جرم ابرة في الارض
الا وملك موكل به ايرفع علم
ذالك الى الله تعالى. (مرقاہ
ج 1 ص 310)

زمین پر سوئی رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں
ہے جہاں فرشتہ مقرر نہ ہو اور وہ فرشتہ اس
مقام کا علم (باوجود جاننے کے) اللہ جل
شانہ کو نہ پہنچاتا ہو۔

☆ علامہ شہاب الدین الخفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لا يعلم عدتهم الا الله.
ان (فرشتوں) کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
(نسیم الریاض ج 3 ص 305) نہیں جانتا۔

اس سے ثابت ہوا کہ ملائکہ کی تعداد کا صحیح علم اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے کہ ان کی تعداد کتنی
ہے۔

طویل ترین سجدہ

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔

عن ابن عباس رضى الله قال كان
السجود يوم الجمعة من وقت
الزوال الى العصر.
حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ سجدہ
جمعۃ المبارک کے دن زوال کے وقت سے
لیکر عصر تک تھا۔

(مواہب اللدنیہ ج 1 ص 10)

یہ اصول ذہن میں رہے کہ ”والاقل لا ینفی الاکثر“ اقل اکثر کی نفی نہیں کرتا۔

☆ علامہ معین واعظ کاشفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چوں ملائکہ بسجدہ آدم علیہ السلام اقدام نمودند در آن سجدہ مدت صد سال بماندند و بروایتی پنج صد سال. (معارج النبوة سوسال۔)

جب ملائکہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ تعظیم بجلائے تو سوسال سجدے میں رہے اور ایک روایت کے مطابق پانچ سوسال۔

(ج 1 ص 232)

یہ سجدہ کتنے ملائکہ نے کیا

☆ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فسجد الملائكة كلهم اجمعون
الا ابليس ابى ان يكون مع
السجدین. (پارہ 14 ع 3)

پس سارے کے سارے فرشتے سر بسجود ہو گئے سوائے ابلیس کے اس نے انکار کر دیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہو۔

یہ سجدہ کسی فرشتے کا انفرادی سجدہ نہیں تھا کسی خاص آسمان والے فرشتوں کا سجدہ نہیں تھا بلکہ یہ سب کے سب ملائکہ کا سجدہ تھا صرف ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قال يا ابليس مالك الاتكون مع
السجدین. قال لم اكن
لا سجد بشرا خلقته من صلصال
من حماء مسنون. (پارہ 14 ع 3)

ابلیس کیا وجہ ہے کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہیں دیا؟ کہنے لگا میں گوارا نہیں کرتا کہ سجدہ کروں اس بشر کو جسے تو نے پیدا کیا بجنے والی مٹی سے جو پہلے سیاہ بدبودار تھی۔

☆ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا نکل جا یہاں سے تو
مردود ہے اور بلاشبہ تجھ پر لعنت ہے
روز جزاء تک۔

فاخرج منها فانك رجيم وان
عليك اللعنة الى يوم الدين. (پارہ
14 ع 3)

سجدہ کرنے میں شان اولیت

☆ امام جعفر صادق رحمۃ علیہ سے روایت ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ روایت کرتے
ہیں (کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو
آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کرنے
کا حکم فرمایا تو) سب سے پہلے جبرئیل علیہ
السلام نے سجدہ فرمایا پھر حضرت
میکائیل، پھر حضرت اسرافیل، پھر حضرت
عزرائیل اور مقربین ملائکہ نے سجدہ کیا۔

عن جعفر صادق رحمه الله تعالى
انه قال اول من سجد لادم جبرئيل
ثم ميكائيل ثم اسرافيل ثم
عزرائيل ثم الملائكة
المقربون. (المواہب ج 1 ص 10)

فائدہ:

اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر تمام ملائکہ نے یہ سجدہ بیک وقت بلا تاخیر فرمایا تاہم قدرے
تقدم سے یہ سجدہ کرنے کا اعزاز ان ملائکہ نے حاصل کیا۔

تمنا مختصر سی تھی مگر تمہید طولانی

اصل میں سجدہ کس کو تھا

☆ حضرت امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔

ان الملائكة امروا بالسجود لادم
ان نور محمد ﷺ كان في
جبهته. (تفسیر کبیر ج 2 ص 318)

تحقیق ملائکہ جنہیں آدم علیہ السلام کو سجدہ
کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ اس وجہ سے تھا
کہ آدم علیہ السلام کی پیشانی میں محمد کا
نور تھا۔

☆ علامہ احمد بن محمد بن ابی بکر القسطلانی اسی تفسیر کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے
ہیں۔

واما السجود للملائكة لادم فقال
الفخر الرازي في تفسيره ان
الملائكة امروا بالسجود لادم
لاجل ان نور محمد ﷺ كان في
جبهته. (مواہب ج 1 ص 380)

امام فخر الدین رازی آدم علیہ السلام کیلئے
ملائکہ کے سجدہ تعظیم کے سلسلے میں اپنی تفسیر
میں فرماتے ہیں تحقیق ملائکہ جنہیں آدم علیہ
السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ اس
وجہ سے تھا کہ آدم علیہ السلام کی پیشانی میں
محمد کا نور تھا۔

ملائکہ نے کیا تھا اس سبب سے سجدہ آدم کو
کہ پیشانی سے ان کی نور تھا پیدا محمد کا



محمد مصطفیٰ محبوب داور سرور عالم
وہ جس کے دم سے مسجود ملائکہ بن گیا آدم

نکاح آدم اور حبیب خدا ﷺ کا ذکر جمیل

حضرت آدم علیہ السلام خلقت کے بعد نوع انسان میں فرد واحد تھے عالم تنہائی میں تھے۔ اپنی جنس میں کوئی آپ کا ساتھی نہ تھا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت آدم کے انس کیلئے حضرت حواء کو پیدا فرمایا۔

☆ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ثم خلق الله تعالى حوا زوجته من
ضلع من اضلاعه اليسرى
وهو نائم.

پھر اللہ تعالیٰ نے ان (حضرت آدم) کی
زوجہ کو ان کی بائیں پہلو کی پسلیوں میں
سے ایک پسلی سے اس وقت پیدا فرمایا
جس وقت وہ سو رہے تھے۔

(مواہب ج 1 ص 10)

☆ علامہ معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں تحریر کیا ہے۔

روز نخست آدم را نیسی مے
یابست کہ باوانس گیرد و ایفے
کہ خاطر باو الفت پذیرد دریں فکر
بود کہ خواب بروم غلبه
کرد برسم قیلوله بخواب رفت
واقعه آفرینش حواء روی نمود و از
استخوان بالائی پهلوی چپ آدم
علیه السلام حواء را خلق کرد
چنانچه آدم را خبر نه شد. (معارج
النبوۃ رکن اول ج 2 ص 238)

حضرت آدم علیہ السلام کو ایک مونس اور غمخوار
کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ اس کی رفاقت
میں الفت پائیں آپ اسی فکر میں تھے کہ
آپ پر نیند کا غلبہ ہو اور سم قیلولہ کے طور پر آپ
نے آرام فرمایا اور حضرت حواء کی خلقت
کا واقعہ اس طرح رونما ہوا کہ آدم علیہ السلام کی
بائیں پسلی کی اوپر والی ہڈی سے حضرت حواء
علیہا السلام کی خلقت کی گئی۔ حضرت آدم
علیہ السلام کو اس کی خبر تک نہ ہوئی۔

چنانچہ آدم علیہ السلام بیدار ہوئے تو اپنی جنس سے ایک پاکیزہ حسین و جمیل عورت کو دیکھا آپ نے اس سے سوال فرمایا تم کون ہو؟ حضرت حوا نے جواب دیا میں تمہارے ہی بدن کا ایک جزو ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے تیرے انس کیلئے پیدا فرمایا ہے۔

بے مثال تقریب نکاح

حضرت حوا کی خلقت کے بعد نکاح کی تقریب سعید کا انعقاد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کیلئے ایک خصوصی مسند لانے کا حکم دیا۔ حضرت حوا کو بھی خصوصی مسند (کرسی) پر بٹھایا گیا۔ تمام ملائکہ نے حکم الہی سے حاضری کا شرف حاصل کیا اور آدم علیہ السلام کو گھیرے میں لے لیا۔

☆ علامہ معین کاشفی علیہ الرحمہ نے اس تقریب کا یوں ذکر فرمایا ہے۔

آدم علیہ السلام را بالائے کرسی
بنشانند و ملائکہ جمع آمدند حق
تعالیٰ فرمود اے آدم حوا را خطبه
کن یعنی خواستگاری نما آدم
خطبه کرد حق تعالیٰ اور ابا آدم
داد۔

تمام ملائکہ اکٹھے ہوئے اور آدم علیہ السلام
کو کرسی پر بٹھایا گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اے آدم! حوا کو نکاح کیلئے طلب کرو۔
آدم علیہ السلام نے طلب کیا اللہ تعالیٰ نے
حضرت حوا علیہا السلام کو آدم علیہ السلام کی
زوجیت میں دے دیا۔

(معارض النبوة رکن اول ص 240)

نکاح کی اس سب سے بڑی اور پہلی تقریب سعید کا خطبہ نکاح خود اللہ رب
العزت نے ارشاد فرمایا۔

خطبہ نکاح اور مقام محمدی ﷺ کا اظہار

عالم انسانیت میں ازدواجی سلسلے میں منسلک ہونے کا یہ پہلا نکاح تھا اور اس لحاظ سے بھی انفرادی حیثیت کا حامل تھا کہ اس میں نکاح کا خطبہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے خود ارشاد فرمایا خطبہ نکاح میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد و ثناء کے بعد اپنے محبوب جناب نبی کریم ﷺ کیلئے بہت انوکھے نرالے اور بہت ہی بڑے اعزاز کا ذکر جمیل فرمایا اور وہ اعزاز آپ کیلئے ”حبیب اللہ“ ہونے کا ہے۔

☆ خطبہ نکاح نقل کرتے ہوئے علامہ معین کاشفی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

حق تعالیٰ خطبہ بخودی خود	باری تعالیٰ نے نکاح کا خطبہ خود ارشاد
برخواند و خطبہ بقول اصح این بود	فرمایا صحیح روایتوں کے مطابق آدم علیہ
خطبہ آدم علیہ السلام این است.	السلام کے نکاح کے موقع پر پڑھا جانے
(معارض النبوة رکن اول ص 240)	والا خطبہ یہ ہے۔

خطبہ نکاح

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد ثنائی و الکبریاء ردائی و العظمة ازاری و الخلق کلهم
عبیدی و امائی و محمد حبیبی و رسولی انی قد زوجت الاشياء لیستدلوا به
علی و حدائیتی اشهد و املائکتی و ساکن سموتی و حملة عرشی انی
قد زوجت امتی حواء ببذیع فطرتی و ضیع قدرتی آدم علیہ السلام بصداق
تسیحی تهللیلی و تنزیهی و تقدیسی و هی شهادہ ان لا اله الا الله و حده
لا شریک له یا ادم و یا حواء اسکنا جنتی و کلامن ثمرتی و لاتقربا شجرتی
و السلام علیکما ورحمتی. (معارض النبوة ص 240 رکن اول باب دوم)

خطبہ نکاح کی عبارت میں ”محمد حبیبی ورسولی“ کی عبارت اللہ کے ہاں آپ کے مرتبہ و مقام کی نشاندہی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حمد و ثناء کے بعد اور ایجاب و قبول سے پہلے تمام ملائکہ حاملین عرش حضرت آدم و حضرت حواء علیہما السلام کی موجودگی میں اس بات کا اعلان (کما یلیق بشانہ) فرمایا محمد میرے حبیب اور میرے رسول ہیں۔

اس وقت سے لیکر آج تک خطبہ نکاح پڑھا جاتا ہے۔ خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ خطبہ نکاح ایجاب و قبول کرانے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھا جائے۔

حضرت حواء علیہا السلام کا حق مہر

حضرت آدم و حواء علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں حضور ﷺ پر درود پاک

پڑھنا اس عقد کا حق مہر قرار دیا گیا۔

ملاحظہ فرمائیں۔

☆ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

و ذکر ابن الجوزی فی کتابہ صلوٰۃ الاحزان
 طلبت منه المہر فقال یارب، وماذا
 اعطیہا فقال یا ادم صل علی حبیبی
 محمد بن عبد اللہ عشرين مره
 ففعل. (نشر الطیب ص 14 مواہب
 ج 1 ص 10)

علامہ ابن جوزی نے اپنی کتاب صلوٰۃ الاحزان
 میں نقل فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام نے
 جب حضرت حواء علیہا السلام سے قربت
 کرنا چاہی تو انہوں نے مہر طلب
 فرمایا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے
 رب میں ان کو مہر میں کیا چیز دوں۔ ارشاد
 ہوا اے آدم! میرے حبیب محمد بن عبد اللہ
 ﷺ پر بیس مرتبہ درود بھیجو چنانچہ انہوں
 نے ایسا ہی کیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نکاح کی اس تقریب میں بھی اپنے حبیب کا ذکر خطبے میں فرمایا اور اس تقریب سعید کے بعد پھر مزید اپنے حبیب کی شان و عظمت کو یوں ظاہر فرمایا کہ حضرت حواء نے جناب آدم سے مہر طلب فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مہر کی ادائیگی کیلئے ایسا نوکھا اور نرالہ حکم فرمایا جو اپنی مثل آپ ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے حبیب کی ذات گرامی پر بیس مرتبہ درود پاک پڑھنے کا حکم فرمایا اور اپنے حبیب کا مزید تعارف محمد بن عبد اللہ سے فرما کر اس بات کو یقینی طور پر واضح فرمایا کہ میرے حبیب محمد بن عبد اللہ ہیں۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے بیس مرتبہ درود پاک پڑھایوں حضرت حواء علیہا السلام کا مہر ادا ہوا۔

وسیلہ آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام کی شجر ممنوعہ سے پھل کھانے کی خطا حضور ﷺ کے وسیلے سے معاف ہوئی۔

یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة
و کلامنہار غدا حیث شئتما
ولا تقربا هذه الشجرة فتکونان
الظلمین۔

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی اس جنت
میں رہاؤ اور تم دونوں اس میں سے
جو چاہو جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اس
درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے

بڑھنے والوں میں (شامل) ہو جاؤ گے۔ (پارہ 1 رکوع 4)

حضرت آدم اور حضرت حواء علیہما السلام کو جنت سے تمام فواکھات (پھل) کھانے کی کھلی اجازت تھی ہاں البتہ شجرہ ممنوعہ (گندم) سے کھانا روک دیا گیا تھا۔ ان کے مقابلے میں شیطان سجدہ تعظیم نہ کرنے کی وجہ سے راندہ درگاہ ہو چکا تھا اور اسے عزت کے مقام سے ہٹا دیا گیا تھا۔ اس لئے شیطان کے دل میں حضرت آدم کی دشمنی جاگزیں ہو گئی اس نے سوچا اسی شجرہ ممنوعہ کے ذریعے اپنی آتش انتقام کو بجھایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ شیطان

ملعون نے اسی شجرہ ممنوعہ کو موضوع کلام بنایا اور فرش زمین سے عالم بالا کی طرف روانہ ہوا اور مختلف حیلوں سے آدم علیہ السلام کے پاس پہنچا اور اس طرح نوحہ کیا کہ اس کے نوحہ اور گریہ نے ان دونوں کو غمگین کر دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا کہ کیوں روتا ہے شیطان نے کہا کہ میں تم دونوں پر روتا ہوں کہ تم دونوں مر جاؤ گے اور جنت کی نعمتوں سے محروم ہو جاؤ گے۔ میں تمہیں ایک ایسا پھل کھانے کیلئے کہتا ہوں جس سے تمہیں ابدیت نصیب ہوگی۔ اور تمہیں اس درخت کا پھل کھانے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ تمہیں ابدیت نصیب نہ ہو اور اپنی اس بات کو پکا اور سچا کرنے کیلئے ایک بار نہیں ستر بار قسمیں کھائیں۔

☆ تفسیر قرطبی میں حضرت قتادہ سے روایت ہے۔

قال قتادة حلف بالله حتى
خدعهما.
حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ شیطان نے اللہ
تعالیٰ کے نام کی قسمیں کھا کر آخر کار ان
دونوں کو دھوکہ میں ڈال دیا۔
(تفسیر قرطبی ج 7 ص 180)

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے خیال فرمایا کہ شیطان لاکھ نافرمان اور میرا
دشمن سہی لیکن اللہ تعالیٰ کا نام لے کے جھوٹی قسمیں نہیں کھا سکتا۔

☆ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے۔

فلما ذاق الشجرة بدت
لهما سواتهما وطفقا يخرصان
عليهما من ورق
الجنة ونادا همار بهما لم انهكما
عن تلكما الشجرة و اقل لكما ان
الشیطان لكما عدو مبين.

پھر جب دونوں نے درخت (کا پھل)
چکھ لیا تو ان پر ان کی شرمگاہیں ظاہر
ہو گئیں اور اپنے بدن پر جنت کے پتے
چھپانے لگ گئے انہیں ان کے رب نے
ندادی کیا میں نے تمہیں اس درخت سے
منع نہیں کیا تھا۔ اور کیا میں نے نہ

کہا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔
(پارہ 8 ع 9)

حضرت آدم علیہ السلام نے عاجزی اور لا چاری کے عالم میں اپنی خطا پر نادم ہوتے ہوئے عرض کیا۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا
وترحمنا لنكونن من الخسرین۔
اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر
زیادتی کی اگر تو نے ہمیں معاف نہ
فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم نقصان
(پارہ 8 ع 9)

اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

☆ اللہ جل شانہ نے فرمایا۔

قال اهبطوا بعضکم لبعض عدو
ولکم فی الارض مستقر ومتاع
الی حین۔
فرمایا نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے
دشمن ہو گے اور تمہارے لئے زمین میں
ٹھکانہ ہے اور نفع اٹھانا ہے ایک وقت
(پارہ 8 ع 9) تک۔

چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا حکم پا کر دونوں کو زمین پر اتار

دیا۔

الطاف الہیہ سے یکبارگی محرومی اور اس کے ساتھ جنت سے نکلنے کا غم بھی کوئی
معمولی غم نہ تھا۔ یہ غم اس درجہ غالب رہتا کہ زار و قطار روتے ہی رہتے۔ تین سو سال تک
روتے رہے۔

مجاہد فرماتے ہیں کہ سو سال تک اس طرح روتے رہے کہ شرم کے مارے آسمان کی طرف سر
نہیں اٹھاتے تھے آخر سا لہا سال روتے گزر گئے دن رات کے آہ و فغاں سے صدیاں گزر
گئیں لیکن مغفرت کی خوشخبری نہ ملی آخر ایک دن ایسے کلمات زبان سے نکلے کہ رب
العالمین کو ترس آ گیا چشم عنایت مائل بہ کرم ہو گئی۔

فتلقى ادم من ربه كلمت فتاب
عليه.

پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمات
سیکھ لئے پس اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ

(پارہ 1 ع 4) قبول فرمائی۔

اکثر مفسرین کی رائے کے مطابق یہ کلمات ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا
وترحمنا لنكونن من الخسرين ہیں۔ اور یہ کلمات آپ کو جنت سے نکلنے سے پہلے ہی
القاء کر دیئے گئے تھے ان کلمات کو بھی ورد زبان رکھا۔ ہر وقت بارگاہ الہی میں حصول مغفرت
کیلئے التجاء فرماتے رہے اور ایک دن یوں عرض گزار ہوئے۔

اگر نام محمدؐ رانیا وردے شفیع آدمؑ

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمؑ نے خطیہ (خطا) کی کہا اے رب محمدؑ کے طفیل تو میری مغفرت کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدمؑ تم نے محمدؑ کو کیونکر پہچانا حالانکہ میں نے ابھی انہیں پیدا ہی نہیں کیا۔ آدمؑ علیہ السلام نے کہا اے رب میں نے محمدؑ کو یوں پہچانا جبکہ تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور تو نے اپنی روح مجھ میں پھونکی میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو تو ائم عرش پر میں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کی طرف اضافت نہیں کی مگر اس ذات کی جو تیرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدمؑ تم نے سچ کہا محمدؑ میرے نزدیک البتہ احب الخلق ہیں۔ جس وقت تو نے محمدؑ کے وسیلے سے مجھ سے سوال کیا تحقیق میں نے تمہاری مغفرت کر دی اگر محمدؑ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما اقترف آدم خطية قال يا رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لي فقال الله تعالى يا دم وكيف عرفت محمدا ولم اخلقه قال لانك يا رب لما خلقتني بيدك ونفخت في من روحي رفعت راسي فرايت علي قوائم العرش مكتوب بالاله الا الله محمدا رسول الله فعلمت انك لم تضيف الي اسمك الا احب الخلق اليك فقال الله تعالى صدق يا ادم انه لاحب الخلق الي واذا سالتني بحقه قد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك.

(رواه البيهقي، مواهب اللدنيہ)

(ج 1 ص 12)

رب کریم کو رحم آ گیا

حضرت جبرائیل علیہ السلام امر ربی پا کر نازل ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حضور کے وسیلہ سے معافی مانگنے کا طریقہ سکھلایا۔ رب العزت نے معافی فرمائی۔ ان دعائیہ کلمات کو علامہ سید مہر علی شاہ نور اللہ مرقدہ نے اپنی کتاب تحقیق الحق فی کلمۃ الحق میں فتوحات جلد رابع کے حوالے سے یوں نقل کیا ہے۔

قال له جبریل علیہ السلام یا آدم
تکلم بهؤلاء الکلمات فان الله
تعالی غافر ذنبک وقابل توبتک
قال فما هر قال قل اللهم انی
اسألك بحق محمد وال
محمد سبحانک اللهم
وبحمدک عملت سوء
او ظلمت نفسی فاغفر لی فانه
لا یغفر الذنوب الا انت فارحمنی
وانت خیر الراحمین سبحانک
اللهم و بحمدک لا اله الا انت
عملت سوء او ظلمت نفسی
فتب علی انک انت التواب
الرحیم سبحانک اللهم
وبحمدک لا اله الا انت
عملت سوء او ظلمت نفسی
فاغفر لی وانت خیر الغافرین.

(تحقیق الحق فی کلمۃ الحق ص 99)

دعائیہ کلمات کی عربی عبارت خط کشیدہ
کر کے واضح کر دی گئی ہے۔

حضرت جبرائیل نے ارشاد فرمایا اے آدم
ان کلمات کو پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی
مانگو اللہ جل شانہ (ان کلمات کی برکت
سے) آپ کی غلطی معاف فرمائیں گے۔
حضرت آدم نے پوچھا وہ کلمات کون سے
ہیں۔ حضرت جبرائیل نے کہا اس طرح
کہو۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے محبوب
محمد اور اس کی آل کے صدقہ سے سوال کرتا
ہوں۔ اے اللہ تو اپنی تعریفوں کیساتھ
پاک ہے۔ میں نے زیادتی کی میں نے
نفس پر ظلم کیا ہے پس تو مجھے بخش دے۔
تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں
پس تو مجھ پر رحم فرما تو خیر الراحمین ہے اے
اللہ تو اپنی تعریفوں کیساتھ پاک ہے۔
تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے زیادتی
کی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میری
توبہ قبول فرما تحقیق تو ہی ہے توبہ قبول
کرنی والا اور رحم کرنی والا۔ اے اللہ تو اپنی
تعریفوں کیساتھ پاک ہے تیرے سوا کوئی
معبود نہیں میں نے زیادتی کی اور اپنے
نفس پر ظلم کیا میری توبہ قبول فرما تو میری
بخشش فرما تو بہتر بخشش کرنیوالوں میں
سے ہے۔

☆ منذر کی روایت میں یہ کلمات ہیں۔

اللهم انى اسئلك بجاه محمد
عبدك وكرامته عليك ان
يعفرو لى خطيئتى.
يا اللہ میں تجھ سے تیرے بندے محمد کی جاہ و
مرتبہ کے طفیل اور اس کی کرامت کے
صدقے میں جو ان کو تیرے دربار میں
حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔

☆ علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

يا ادم لو تشفعت الينا محمد في
اهل السموات والارض
لشفعناك.
(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے آدم اگر تم محمد کے
واسطے سے تمام آسمان والوں اور تمام زمین
والوں کیلئے شفاعت کرتے تو ہم تمہاری
شفاعت قبول کر لیتے۔ (مواہب اللدنیہ ج 1 ص 12)

خطا بخشى خدائے پاک نے آدم کی اک دم میں
دعا کی آپ نے جب واسطہ دیکر محمد کا

اگر نام محمد را نیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے تو بہ نہ نوح از غرق نجینا

حضرت شیت علیہ السلام کی انفرادی ولادت

حضرت حوا علیہا السلام کے بطن سے ہر حمل میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوتے
تھے لیکن حضرت شیت علیہ السلام نور محمدی ﷺ کے منتقل ہونے کی وجہ سے اکیلے
پیدا ہوئے۔

☆ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں۔

ولما خلق الله تعالى حواء لتسكن الى
ادم ويسكن اليها فحين صار لد
يها فاضت بر كاته عليها فولدت
تلك الاعوام الحسناء اربعين
ولدا في عشرين بظنا ووضع
شيئا وحده كرامه لمن اطلع الله
تعالى بالنبوه سعده.

(مواہب اللدنیہ ج 1 ص 12)

جبکہ اللہ نے حضرت حواء علیہا السلام کو اس
لئے پیدا کیا تھا کہ وہ حضرت آدم علیہ
السلام کے پاس قرار پکڑیں اور حضرت
آدم علیہ السلام حضرت حواء علیہا السلام
کے پاس آرام لیں۔ جس وقت حضرت
آدم علیہ السلام نے حضرت حواء سے
مقاربت کی حضرت آدم علیہ السلام کی
برکات حضرت حواء علیہا السلام پر فائز
ہوئیں۔ حضرت حواء نے ان نیک سالوں
میں بیس بطنوں میں (ہوٹن میں ایک بچہ
ایک بچی) چالیس بچے جنے اور حضرت
شیث علیہ السلام کو تنہا اس ذات کی بزرگی
کی وجہ سے جناب جس کے سعد کو اللہ تعالیٰ
نے نبوت کی اطلاع دی (وہ سعد
حضور ﷺ ہیں۔)

اسی مضمون کو معارج النبوة ص 255 رکن اول میں علامہ معین کاشفی نے بھی

ذکر فرمایا ہے۔

وہ نور احمدی جس سے شرف تھا روئے آدم کا
ہدایت کے لئے تاریکیوں میں پے پے چمکا
جناب شیث کا روئے مبارک اس سے روشن تھا
یہی ادریس کی لوح جبیں پر جلوہ افگن تھا

انفرادیت مصطفیٰ ﷺ

اللہ جل شانہ نے آپ کی عزت و کرامت کیلئے بطن آمنہ رضی اللہ عنہا کو بھی صرف اور صرف آپ کی ذات پاک کیلئے مخصوص فرمایا کہ آپ کا کوئی حقیقی بھائی نہیں تھا اور نہ ہی حقیقی بہن تھی۔

اس امر کو جان لو کہ نبی ﷺ اپنے ماں باپ سے جو پیدا ہوئے آپ کی اس ولادت میں کوئی بھائی اور بہن شریک نہیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ آپ کے ماں باپ کا خالص ہونا آپ تک ہی رہے اور آپ کے ماں باپ کا نسب آپ تک ہی مخصوص رہے تاکہ آپ اس نسب کے ساتھ مختص ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی نبوت کے واسطے غایت اور شرف پورا کرنے کیلئے نہایت ٹھہرایا ہے۔

ثم انه عليه السلام لم يشركه في ولادته من ابويه اخ ولا اخت لانتفاء صفوتهما اليه وقصور نسبها عليه ليكون مختصا بنسب جعله الله تعالى النبوه غايه ولتمام الشرف نهايه.

(مواہب اللدنیہ ج 1 ص 13)

اقول بالله التوفيق اے اہل ایمان ان روایات کی روشنی میں اس بات کی پوری طرح وضاحت ہوگئی کہ حضرت حواء علیہا السلام نے بیس بطنوں میں چالیس بچوں کو جنم دیا ہر بطن میں دو بچے یعنی ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے لیکن ان بیس بطنوں میں پیدا ہونے والے کسی بطن کے لڑکے کو نور محمدی ﷺ منتقل نہیں فرمایا گیا۔

جب نور محمدی ﷺ کو جبیں آدم علیہ السلام سے آگے منتقل کرنے کی باری آئی تو آخری حمل اور اکیسویں حمل میں تنہا پیدا ہونے والے فرزند ارجمند جناب شیث علیہ السلام

کو نور محمدی ﷺ تفویض کیا گیا۔ سابقہ ولادتوں کی طرح آپ کے ساتھ جڑواں بہن پیدا نہیں ہوئی یہ کوئی اتفاقی امر نہیں تھا بلکہ یہ صرف اور صرف نور محمدی ﷺ ان کو منتقل ہونے کی وجہ تھی جس کی وجہ سے اللہ رب العزت نے جناب شیت علیہ السلام کو اس اعزاز و اکرام سے سرفراز فرمایا کہ آپ اکیلے پیدا ہوئے آپ کے ساتھ جڑواں بہن نہیں تھی سبحان اللہ! اسی طرح حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے لطن مبارک سے ولادت باسعادت کے موقع پر بھی آپ کا ماں و باپ کی طرف سے کوئی بہن اور بھائی شریک نہیں تھا۔

ایک عہد جو لیا جاتا رہا

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے اور پھر ہر نبی نے اپنی قوم سے ایک عہد لیا تھا اور عہد کونسا

عہد تھا؟

☆ صاحب مواہب اللدنیہ فرماتے ہیں۔

حضرت علیؑ روایت کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نبی سے حضور ﷺ کے بارے میں عہد لیا کہ اگر محمد ﷺ مبعوث کئے جاویں اور وہ نبی زندہ ہو تو اس کو چاہئے کہ آپ پر ایمان لائے اور وہ نبی آپ کی نصرت و مدد کرے اور وہ نبی ان کل امور کے ساتھ اپنی قوم سے بھی عہد لے۔

وعن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ انه قال لم یبعث اللہ تعالیٰ نبیا من آدم فمن بعده الا اخذ علیہ العہد فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لئن بعث وھو حی لیؤمنن بہ ولینصرنہ ویاخذ العہد بذالک علی قومہ۔

(مواہب اللدنیہ ج 1 ص 8)

اقول باللہ التوفیق! اللہ جل شانہ نے اپنی مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ ہر نبی کو جب اس کی امت کی طرف مبعوث کرنے کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ حکم بھی فرمایا کہ وہ نبی اپنے عہد کی طرح اپنی امت سے بھی یہ عہد لے کہ جب محمد مبعوث ہوں اور تم لوگ اس وقت زندہ ہو تو ضرور ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا۔ حالانکہ ہر نبی کی امت اس حکم میں بطریق اولیٰ ان کی تابع تھی کیونکہ جس نبی کو یہ حکم ہو کہ وہ محمد پر ایمان لائے اس کی امت بطریق اولیٰ اس حکم کی مامور ہوگی۔

اللہ جل شانہ کے اس حکم کے مطابق ہمیشہ انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کو نبی اکرم ﷺ کا ذکر سناتے رہے اور یوں اپنی مجالس کو حضور ﷺ کے ذکر سے زینت دیتے رہے اور امتیوں سے ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا عہد بھی لیتے رہے۔ اس طرح حضور ﷺ کا تعارف صرف انبیاء علیہم السلام کی پاک اور برگزیدہ ہستیوں تک ہی محدود نہ رہا بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام نے حکم ربی سے اپنے امتیوں کو بھی آپ ﷺ کی ذات بابرکات سے متعارف کرایا۔ ان کے دل میں آپ ﷺ کی عظمت ایسے مرکوز ہوئی کہ وہ لوگ آپ کے ظہور سے پہلے کافروں پر آپ کے وسیلے سے فتح طلب کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وکانوا من قبل یستفتحون علی
الذین کفروا۔ (پارہ 1 رکوع 11)

یعنی پہلے ان کی کیفیت یہ تھی کہ کافروں پر حضور ﷺ کے طفیل فتح کی دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہودی حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے حضور ﷺ کے طفیل اوس اور خزرج (قبیلے) پر فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی نصیحت

حضرت آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے میرے بیٹے تم میرے بعد میرے خلیفہ ہو پس خلافت کو تقویٰ اور محکم یقین کے ساتھ پکڑے رہو اور جب تم اللہ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرو کیونکہ میں نے ان کا نام عرش کے ستونوں پر لکھا دیکھا ہے میں نے تمام آسمانوں پر نظر کی تو مجھے کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آئی جہاں میں نے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہو انہ دیکھا۔ میرے رب نے مجھ کو جنت میں ٹھہرایا۔

میں نے جنت میں کوئی محل ایر بالا خانہ (مکان) ایسا نہیں دیکھا جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہ لکھا ہو۔

فلم ارفی الجنة
قصر او لا غرفة الا اسم محمد صلی
الله علیہ وسلم مکتوباً علیہ.

(مواہب اللدنیہ ج 1 ص 186)

نور محمدی ﷺ کیلئے پاکیزہ اصلاب وارحام کا انتخاب

حدیث جابرؓ کے الفاظ ہیں۔

☆ علامہ احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

وكان ينتقل من طاهر الى طاهر ومن طيب الى طيب الى ان وصل الى صلب عبد الله بن عبد المطلب ثم اخرجني الى الدنيا فجعلني سيد المرسلين وخاتم النبيين ورحمة للعالمين وقائد الغر المحجلين هذا كان بدء نور نبيك يا جابر. (حدیث جابرؓ)

اسی طرح وہ نور طاہر سے طاہر کی طرف اور طیب سے طیب کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ وہ حضرت عبد اللہ کی صلب میں آیا۔ آپ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کی طرف نکالا اور مجھے انبیاء کا سردار، خاتم النبیین اور قائد الغر المحجلین بنایا ہے یہ تیرے نبی کے نور کی ابتداء ہے اے جابر۔

مسلسل منتقل ہوتا رہا نیک بندوں میں
خدا کے مرسلوں پیغمبروں میں حق پسندوں میں

نوری محمدی ﷺ کی برکات

حضرت ابراہیمؑ پر آگ کا گلزار ہونا اور نوحؑ کی کشتی کا کنارے لگنا نور محمدیؐ کی برکت سے تھا

☆ صاحب نسیم الریاض حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا فرمایا تو مجھے ان کی صلب میں رکھ کر زمین پر اتارا پھر مجھے نوحؑ کی صلب میں رکھا جب وہ سفینے پر سوار تھے پھر مجھے ابراہیمؑ کی پشت میں رکھا اس حال میں کہ وہ آگ میں ڈالے گئے پھر مجھے اصلاب کریمہ اور ارحام طاہرہ میں منتقل فرمایا حتیٰ کہ میرے والدین سے مجھے نکالا (پیدا فرمایا) اور میرے آباؤ اجداد میں کوئی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عنہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ
ادم اہبطنی فی صلبہ الی الارض
وجعلنی فی صلب نوح فی
السفینة وقذف بی فی النار یزل
ینقلنی فی الاصلاب الکریمۃ الی
الارحام الطاہرۃ حتی اخرجنی بین
ابوی لم یلتقیاعلی سفاح قط.
(نسیم الریاض ج 2 ص 202-203)

☆ اس سلسلے میں علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی تشریح بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

پھر مجھے نوح کی صلب میں رکھا حالانکہ وہ کشتی میں سوار تھے پھر وہ کشتی آپ کے نور کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کنارے لگی۔ پھر مجھے ابراہیم کی پشت میں رکھا حالانکہ وہ آگ میں ڈالے گئے تو وہ آگ آپ کے نور کی برکت سے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔

(وجعلنی فی صلب نوح فی
السفینة) فکان ذالک ببرکتہ صلی اللہ
علیہ وسلم وباسم اللہ مجرہا
ومرسہا (وقذف بی فی النار فی صلب
ابراہیم) فکانت بردا و سلما ببرکتہ
صلی اللہ علیہ وسلم.

(نسیم الریاض ج 2 ص 203)

روح محمدی ﷺ

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تمام اشیاء کی خلقت سے پہلے نور محمدی کی خلقت فرمائی نور محمدی ﷺ کو تمام اشیاء کی خلقت پر حقیقی اولیت حاصل ہے جس کا بیان گذشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

ارواح کی خلقت پر بھی روح محمدی ﷺ کو اولیت حاصل ہے۔ لیکن یہ اولیت اضافی ہے۔
☆ علامہ معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اول از مخلوقات از ارواح روح محمدی ﷺ کو اولیت حاصل ہے۔
☆ علامہ شہاب الدین الخاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

(معارض النبوه ص 194)

ان اللہ خلق روحہ قبل سائر الارواح و خلع علیہا خلعة التشریف بالنبوة۔
اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کی خلقت سے قبل روح محمدی ﷺ کی خلقت فرمائی اور اسے نبوت کے تاج سے سرفراز فرمایا۔

(نسیم الریاض ج 2 ص 200)

اسم مقام پر اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ بعض حضرات نے نور محمدی ﷺ سے مراد روح محمدی ﷺ کو لیا ہے لیکن یہ بات قرین قیاس نہیں اس لئے کہ نور محمدی ﷺ کی خلقت کے بعد اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ میں مسلسل منتقل ہونا بجا ہے۔ لیکن اگر نور محمدی ﷺ سے مراد روح محمدی ﷺ لیا جائے تو اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ میں منتقل ہونا قرین قیاس نہیں بلکہ بدایۃ محال ہے۔ کیونکہ اس طرح دو روحوں کا ایک جسم میں جمع

ہونا لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔

قانون قدرت کے مطابق شکم مادر میں ابتدائی طور پر ہر انسان کا مادہ تخلیق منتقل ہوتا ہے۔ روح منتقل نہیں ہوتی۔ آپ کا مادہ تخلیق جسم مبارک کا جوہر 1 جو نور تھا۔ ہزار ہا سال سے اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ میں منتقل ہوتا چلا آ رہا تھا وہی صدف رحم آمنہ میں منتقل ہوا۔

نبوت ملنے میں اول

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جس طرح آپ کو خلقت میں اول ہونے کا اعزاز عطا فرمایا اسی طرح نبوت ملنے میں بھی اول ہونے سے سرفراز فرمایا۔
☆ حضرت میسرہ الضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

حضرت میسرہ الضبی فرماتے ہیں میں نے	عن میسرہ الضبی رضی اللہ عنہ
حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ	قال قلت رسول اللہ صلی اللہ
آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا	علیہ وسلم متی کنت نبیا قال
میں اس وقت نبی تھا کہ آدم علیہ السلام	و آدم بین الروح والجسد.
ابھی اپنے خمیر میں تھے۔	(مواہب ج 1 ص 6)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے جبکہ اس کا عرش پانی پر تھا خلق کی تقادیر لوح محفوظ پر لکھیں۔ من جملہ اس کے یہ لکھا کہ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

ان احادیث پاک کی روشنی میں یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ آپ خلقت میں اول ہونے کی طرح نبوت ملنے میں بھی اول ہیں۔ بعض احباء نے ان احادیث سے آپ کا علم الہی میں نبی ہونا مراد لیا ہے کہ آپ کا نبی ہونا علم الہی میں تھا کہ آپ مستقبل میں نبی ہوں گے۔ اس معنی سے تو آپ کی کوئی خصوصیت نہیں ہوگی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا علم تو جمیع اشیاء کو محیط ہے کونسی شے تھی جو اس وقت علم الہی میں نہیں تھی۔ تمام انبیاء کی نبوتیں علم الہی میں تھیں آدم علیہ السلام کے روح و جسد کے درمیان ہونے کے وقت سے نہیں بلکہ اس سے پہلے سے تھیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی دیگر صفات کی طرح علم کی صفت بھی قدیم ہے۔ اس قدیم کا کسی وقت کے ساتھ معلق کرنا قدیم کو حادث بنانا ہے اور یہ محال ہے۔ ہاں آپ ﷺ کی صفت نبوت حادث ہے اور اس صفت سے موصوف ہونے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے پہلے کا وقت مقرر ہونا حادث کا حادث سے ربط ہے اور یہ جائز ہے۔

☆ علامہ احمد بن محمد بن ابی بکر القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کی کیا خوب وضاحت فرمائی ہے۔

کان نبیا و ادم بین الروح و الجسد
و غیرہ من الانبیاء لم یکن نبیا ال
احال نبوتہ و زمان رسالتہ۔
(مواہب ج 1 ص 379)

آپ اس وقت بھی نبی تھے جبکہ آدم ابھی
روح و جسد کے درمیان تھے بخلاف
دوسرے انبیاء کے کہ ان پر احکام نبوت کا
اجراء بعثت کے بعد ہوا۔

☆ اسی طرح حضرت علامہ شہاب الدین الخفاجی نے حدیث ابو ہریرہؓ پر بحث کرتے ہوئے کیا خوب نکات بیان فرمائے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک
النبوۃ قال ادم بین الروح
والجسد.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کیلئے نبوت کس وقت واجب ہوئی۔ آپ نے فرمایا اس وقت سے جب آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔

(مواہب ج 1 ص 6، نسیم الریاض

ج 2 ص 200، مشکوٰۃ شریف ص 513)

☆ علامہ شہاب الدین تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

متی وجبت لک النبوة ای فی ای
زمان ثبتت لک۔
کہ آپ کیلئے نبوت کس زمانے میں ثابت ہوئی۔

(نسیم الریاض ج 2 ص 200)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سوال یہ تھا کہ آپ کیلئے نبوت کس زمانے میں ثابت ہوئی اور کس وقت ثابت ہوئی اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں اس وقت بھی نبی تھا۔ جب آدم ابھی روح اور جسد کے درمیان تھے۔

اس سوال سے علم الہی میں نبی ہونا کیسے مراد لیا جاسکتا ہے۔ اس قسم کا سوال تو کسی بھی سائل کے ذہن میں نہیں آسکتا۔ آخر وہ کونسی شے تھی جو علم الہی میں نہیں تھی۔

☆ علامہ شہاب الدین آگے چل کر کیا خوب فرماتے ہیں۔

اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ صلم الہی میں زمانہ مستقبل میں ہونیوالے نبی تھے جیسا کہ کہا

گیا ہے (یہ بات آپ کے شایان شان نہیں) اس طرح سے تو آپ کی کوئی خصوصیت نہیں ہوگی بلکہ حقیقت حال یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک

کو سب ارواح سے پہلے پیدا فرما کر ملاء اعلیٰ

کو بتانے (دکھلانے) کیلئے نبوت کے تاج

سے سرفراز فرمایا اس طرح سے نبوت جب

روح محمدی کی صفت ہے یہ بات بھی جانی گئی

کہ آپ موت کے بعد بھی نبی و رسول ہیں

اور اس وقت وحی اور احکام کے انقطاع سے

کوئی فرق نہیں ہوگا کیونکہ آپ کا دین مکمل

ہو چکا ہے اس کا انکار کرنا جہالت ہے اور اس

کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے کیونکہ

یہ نہایت ہی نفیس ہے۔

☆ علامہ انور شاہ کشمیری حضرت عبدالرحمن جامی کا قول نقل کرتے ہوئے تحریر کرتے

ہیں۔

حضور ﷺ وجود عنصری پانے سے پہلے نبی

تھے۔

انہ علیہ السلام کان نبیاً قبل النشأة

العنصریة.

(العرف الشذی ج 2 ص 202)

☆ قاضی ثناء اللہ پانی پتی تحریر فرماتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کنت نبیاً و ادم بین الروح والجسد یعنی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ابن عباس سے اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور ابن سعد نے ابوالجعداء سے روایت کیا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کو جو علوم اور کمال نبوت حضور ﷺ کو عطا فرمانے تھے اور وہ تجلیات ذاتیہ جو انبیاء علیہم السلام سے مخصوص ہیں سب کی سب اسی وقت عطا فرمادی تھیں جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔ (تفسیر مظہری ج 1 ص 88)

دوسرا باب: ولادت محمد کی ﷺ

دعائے ابراہیم علیہ السلام (ابتدائی مراحل)

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام جب دونوں باپ بیٹے نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی تو اپنے لئے اور اپنی اولاد کیلئے دعاؤں کے ساتھ حضور ﷺ کی بعثت کیلئے بھی دعا فرمائی۔ قرآن پاک کے اندر ان کی دعا کا ذکر جمیل یوں آیا ہے۔

ربنا و ابعث فیہم رسولا منہم یتلوا
علیہم آیاتک و یعلمہم الکتب
والحکمۃ و ینزک فیہم انک انت
العزیز الحکیم۔

اے ہمارے رب بھیج ان میں سے ایک
برگزیدہ رسول انہیں میں سے تاکہ پڑھ کر
سنائے انہیں تیری آیتیں اور انہیں کتاب
و دانائی کی باتیں سکھائے اور پاک صاف
کردے بے شک تو ہی بہت زبردست
(پارہ 1 رکوع 15)

اور حکمت والا ہے۔

خلیل اللہ نے جس کے لئے حق سے دعائیں کیں

ذبح اللہ نے وقت ذبح جس کی التجائیں کیں

حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے جس رسول ﷺ کی بعثت کے لئے دعا فرمائی وہ بالاتفاق حضور ﷺ ہیں۔

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس وقت خاتم النبیین تھا جب آدم کا جسم خالی گوندھی ہوئی مٹی تھا اور میں تم کو ابتدائے حال سے آگاہ کروں کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور اپنے برادر عیسیٰ کی بشارت و مبشر ابر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (پارہ 28 ع 9) ”اور خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام احمد ہے۔“ اور اپنی والدہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اور پیغمبروں کی مائیں یوں ہی دیکھتی ہیں۔ (رواہ احمد)

حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے یہ دعا کی تو حکم ہوا کہ تیری دعا قبول کی گئی وہ آخری زمانے میں ہوگا۔ (تفسیر مواہب الرحمن پارہ 10 ص 402)

خاندان کا انتخاب

حضور ﷺ کا تعلق خاندان بنی ہاشم سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے خاندان کا انتخاب خود فرمایا۔

حضرت عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں۔ پس صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق (جن و انس) کو پیدا فرمایا تو مجھے اچھے گروہ (انسان) میں پیدا فرمایا پھر عرب و عجم پیدا کئے۔ مجھے اچھے فرقے

(عرب) میں پیدا فرمایا پھر عرب میں کئی قبائل بنے اور مجھے قبیلے (قریش) میں پیدا فرمایا۔
 پھر ان کو گھرانوں میں تقسیم فرمایا تو مجھے ان تمام گھرانوں میں سب سے بہتر گھرانے میں
 پیدا فرمایا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا میں تم سے قبیلے کے لحاظ سے بھی بہترین اور گھر کے لحاظ
 سے بھی بہترین ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف ص 513)

☆ حضرت واثلہ بن الاسقع جو اصحاب صفہ سے ہیں روایت فرماتے ہیں۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ان الله اصطفى من ولد
 ابراهيم اسمعيل واصطفى من ولد
 اسماعيل بنى كنانه واصطفى من
 بن كنانه قريشا واصطفى من قريش
 بنى هاشم. واصطفاني من بنى
 هاشم. (رواه مسلم)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ جل
 شانہ نے اولاد ابرہیم میں سے اسماعیل
 کو چنا اولاد اسماعیل میں بنی کنانہ، بنی
 کنانہ سے قریش، قریش سے بنی ہاشم
 کو اور بنی ہاشم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے
 چنا (میرا انتخاب فرمایا)

☆ حضرت انسؓ سے ایک طویل روایت نقل کی گئی ہے۔ جس میں آپ کا ارشاد
 گرامی ہے۔

انا اکرم ولد آدم على ربي
 ولا فخر.

میں اپنے رب کے ہاں تمام اولاد آدم
 سے زیادہ معزز ہوں مگر فخر نہیں۔

(شرح شفا للملا علی قاری حاشیہ نسیم الریاض)

(ج 3 ص 202)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت میں یوں آیا ہے کہ میں دنیا و آخرت میں
 تمام اولاد آدم کا سردار ہوں مگر فخر نہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی گواہی

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا۔

قلبت مشارق الارض ومغاربها
فلم ارجلا افضل من محمد ولم
اربنى اب افضل من بنى هاشم.
میں زمین کے مشارق و مغارب میں پھرا
ہوں پس میں نے محمد ﷺ سے افضل کوئی
مرد نہیں دیکھا اور خاندان بنی ہاشم سے کسی
خاندان کو افضل نہیں پایا۔
(البدایہ والنہایہ ج 2 ص 240)

آفا قہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

آپ کے جد امجد حضرت عبدالمطلبؓ

آپ خاندان بنی ہاشم کے چشم و چراغ تھے صرف قریش کے ہی نہیں بلکہ پورے
مکہ شریف کے سردار تھے۔ نہایت حسین و جمیل اور بڑے ہی بارعب انسان تھے۔ ابرہہ
جیسا ظالم اور سفاک آدمی جو خانہ کعبہ کو گرا۔ آیا تھا۔ اس کے لشکری آپ کے اونٹ ہانک
کر لے گئے تھے۔ ان کی واپسی کیلئے عبدالمطلب ابرہہ کے پاس گئے ابرہہ آپ کو دیکھ
کر مبہوت رہ گیا۔ آپ کی ہیبت سے فوراً تخت سے اتر اور آپ کے ساتھ بیٹھ گیا اور ادب
سے کہنے لگا فرمائیے کیسے تشریف لانا ہوا۔ آپ نے کہا کہ تیرے آدمی ناحق میرے اونٹ
ہانک کر لے آئے ہیں۔ اس نے فوراً حکم دیا کہ تمام اونٹ واپس کر دیئے جائیں۔ آپ
رخصت ہونے لگے تو اس نے کہا۔

یہ ظاہر ہے میں آیا ہوں یاں کعبہ گرانے کو
تمہارے جدا مجد کی عبادت گاہ ڈھانے کو
تعب ہے کہ اک نا چیز شے کا ذکر کرتے ہو
نہیں کعبے کی فکر اونٹوں کی اپنے فکر کرتے ہو
تمہیں لازم تھا عزت کے مطابق گفتگو کرتے
خدا کا گھر بچانے کے لئے کچھ آرزو کرتے

ابرہہ نے کہا مجھ کو آپ سے ایسی ہیبت معلوم ہوئی کہ اگر آپ فرماتے کہ میں
خانہ کعبہ نہ ڈھاؤں تو میں منظور کر لیتا۔ آپ نے نہایت استقلال سے فرمایا مجھے اس کی
فکر نہیں۔

کرے گا فکر اپنے گھر کی جو اس گھر کا مالک ہے
کہ جو اس گھر کا مالک ہے وہی بحر و بر کا مالک ہے

چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے ابا بیل پرندوں کو بھیجا۔ ہر پرندے کے پاس تین
کنکریاں تھیں۔ پرندوں نے لشکر پر کنکریوں کی بارش کر دی اور انہیں تباہ و برباد کر کے رکھ
دیا۔ اللہ جل شانہ نے حضرت عبدالمطلبؑ کو ایک بہت بڑے اعزاز سے نوازا تھا کہ آپ
نور محمدی ﷺ کے امین تھے۔ نور محمدی ﷺ آپ کی جبیں پہ چمکتا رہتا تھا قریش جب بھی قحط
میں مبتلا ہوتے تو عبدالمطلبؑ کا ہاتھ پکڑ کر شیر کے پہاڑ پر لے جاتے اور اللہ کی بارگاہ میں
آپ کا وسیلہ بنا کر دعا کرتے۔

☆ مواہب اللدنیہ کے مطابق۔

اللہ جل شانہ اپنے حبیب ﷺ کے نور کی
برکت سے موسلا دھار بارش سے سیراب
فرماتا۔

فکان یغیثہم ویسقیہم ببرکۃ نور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیثا
عظیما. (مواہب ص 15)

آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ

آپ حضرت عبدالمطلب کے فرزند ارجمند تھے نہایت ہی حسین و جمیل تھے۔ اللہ جل شانہ نے نور محمدی ﷺ کی امانت سے آپ کو نوازا تھا۔

☆ سیرت حلبیہ کے الفاظ ہیں۔

وکان نور النبی صلی الہ علیہ
وسلم یری فی وجہہ کالکوکب
الدری حتی شغفت بہ نساء قریش
ولقی منہن عناء۔
نور محمدی ﷺ ان کے چہرے میں روشن
ستارے کی طرح چمکتا تھا قریش کی عورتیں
ان کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش مند
تھیں اور حضرت عبداللہ کو ان کی وجہ سے

(سیرت حلبیہ ج 1 ص 38) کافی تکلیف کا سامنا تھا۔

حضرت عبداللہ کی شادی

حضرت عبدالمطلب کو بیٹے کے جوان ہونے پر بیٹے کی شان و عظمت کے مطابق
رشتہ تلاش کرنے کی فکر ہوئی اہل کتاب میں سے ایک شخص جو نہایت عقلمند تھا اور آسمانی
کتابوں کا عالم تھا۔ حضرت عبدالمطلب کو بیٹے کیلئے بنوز ہرہ کے خاندان سے رشتہ کرنے کی
نصیحت کی (گویا یہ ایک حکم ربی تھا) حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے کو ساتھ لیکر بنوز ہرہ کے
سردار وہب کے گھر ان کی لڑکی حضرت آمنہ کا رشتہ طلب کرنے گئے۔ حضرت آمنہ بحسب
ونسب میں قریش کی کل عورتوں سے افضل تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز (نور محمدی ﷺ کی
امانت) کیلئے انہیں مقرر فرما رکھا تھا۔ حضرت عبدالمطلب اپنے بیٹے کے ہمراہ ان کے گھر
پہنچ گئے۔ وہب سے حضرت آمنہ کا رشتہ حضرت عبداللہ کے لئے طلب فرمایا۔ وہب نے
بڑی خوشی کے ساتھ قبول فرمایا اس طرح نور محمدی ﷺ کے امین حضرت عبداللہ کی شادی
حضرت آمنہ کے ساتھ ہو گئی۔

بہم دولہا اور دلہن تھے سیرت میں لا ثانی
قسم کھاتی تھی ان کا نام لے کر پاک دامانی
وہ نورلم یزل جس کی ضیاء تھی روئے انور میں
نظر آنے لگی اس کی جھلک تقدیر مادر میں

یہ شادی ماہ رجب میں پیر کے دن ہوئی۔ شادی کے بعد پہلے ہی ہفتے میں حضرت
آمنہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت دار بن گئیں۔ وہ نور مکنون جو ہزار ہا سال سے امانت ہی امانت
بن کر آ رہا تھا اس نعمت عظمیٰ سے اللہ جل شانہ نے حضرت آمنہ گو مال مال فرمایا۔ کہ ان کے
بطن مبارک میں اس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثل و بے مثال حسن و جمال سے آراستہ کر کے روح
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے ارتباط فرمایا گیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم والدہ ماجدہ کے لطن میں جلوہ افروز ہوئے

خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کو حضرت آمنہ کے لطن مبارک میں پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا جمعہ کی رات تھی۔

☆ اللہ جل شانہ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے خازن جنت کو (اس رات)
حکم فرمایا کہ جنت کے دروازے کھول
دے منادی کرنے والا زمین و آسمان میں
یوں پکار دے (اے آسمان اور زمین کے
رہنے والو! تم سن لو) کہ وہ نور مخزون و
مستور جس سے نبی ہادی پیدا ہونگے آج
رات اپنی والدہ کے لطن میں قرار پکڑے گا
جس میں آپ کی خلقت ہوگی وہ نبی (اپنی
ماں کے پیٹ سے) آدمیوں کی طرف
(ایسے حال میں) ظہور کرے گا کہ وہ بشیر
اور نذیر ہوگا۔

امر اللہ تعالیٰ فی تلک اللیلة
رضوان خازن الجنان ان یفتح
الفر دوس وینادی منادی
السموات والارض الا ان النور
المخزون المکنون الذی فی هذه
الیلة یستقر فی بطن امہ الذی فیہ
یتم خلقہ ویخرج الی الناس
بشیرا و نذیرا۔

(مواہب ج 1 ص 19)

☆ علامہ عبدالرؤف المناوی الشافعی روایت فرماتے ہیں۔

ان امی رأت فی المنام ان الذی فی
 حضور ﷺ فرماتے ہیں میری والدہ نے
 خواب میں دیکھا جو اس کے پیٹ میں
 (کنوز الحقائق) ہے وہ نور ہے۔

خوشحالی کا سال

واصاحت یومئذ اصنام الدنیا
 منکوسه و کانت قریش فی جذب
 شدید و ضیق عظیم فاخضرت
 الارض و حملت اشجار و اتاهم
 الرفع من کل مکان فسمیت
 تلک السنة التی حمل فیها
 برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سنة الفتح والابتهاج (مواہب
 ص 19)

اس دن دنیا کی تمام بتوں کو اوندھا پایا
 گیا۔ اس وقت قریش سخت تنگی اور قحط میں
 مبتلا تھے حضور ﷺ کے نور کی برکت سے
 زمین سرسبز ہو گئی درختوں کو پھل لگ گئے
 اور قریش کے پاس ہر جانب سے خیر کثیر
 آئی جس سال میں حضور ﷺ کا حمل
 ٹھہرا۔ اس سال کو فتح و تروتازگی (الفتح
 والا بہتہاج) کا نام دیا گیا۔

سہل ترین حمل

حمل کے ایام میں اکثر خواتین پریشان اور مشقت کا شکار ہوتی ہیں۔ متلی، قے،
 بھوک کی کمی، بعض چیزیں کھانے کی خواہش، حمل کا بوجھ اور وضع حمل کے موقع پر درد زہ
 ہونا یہ فطرتی امور ہیں۔ لیکن حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ نور محمدی ﷺ کے امین ہونے کے
 بعد مجھے احساس تک نہ ہوا کہ میں حاملہ ہوں خواتین جن حالات سے گزرتی ہیں میں ان
 سے محفوظ رہی۔

☆ حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں۔

لقد علقت به فما وجدت له مشقة حتى وضعته.
میں حاملہ ہو گئی تھی لیکن میں نے اول سے آخر تک یعنی وضع حمل تک کوئی مشقت محسوس نہ کی۔

(البدایت والنہایہ ج 2 ص 24)

حضرت یحییٰ بن عائد سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نو ماہ اپنی والدہ ماجدہ کے لطن مبارک میں رہے اس مدت میں کسی درد (سر، ہاتھ، پاؤں، مفاصل پیٹ) کی شکایت نہیں کرتی تھیں نہ کسی قسم کی ریح کی شکایت اور نہ وہ شے تھی جو حاملہ عورتوں کو عارض ہوتی ہے۔

☆ حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں۔

والله ما راثيت من حمل هو اخف منه ولا اعظم بركة منه.
مجھے اللہ کی قسم میں نے کسی عورت کے حمل کو نہیں دیکھا کہ اس حمل سے زیادہ خفیف ہو اور نہ کسی کا حمل دیکھا کہ برکت میں اس سے زیادہ عظیم ہو۔

(مواہب ج 1 ص 20)

سے زیادہ عظیم ہو۔

هَذَا وَقَدْ حَمَلت ام الحبيب به

وليس في حملها كرب ولا ضرر

بے شک حبیب ﷺ کی والدہ ان کے ساتھ حاملہ ہو گئی اور اس حمل میں کچھ کرب

تھانہ تکلیف۔

حضور ﷺ کو شکم مادر میں دو ماہ ہی گزرے تھے کہ والد ماجد نے وفات

پائی۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبداللہ کا انتقال ہوا تو ملائکہ نے

اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے ہمارے رب تیرا نبی یتیم ہو گیا ہے۔

☆ اللہ جل شانہ نے فرمایا۔

انا له حافظ ونصير. (مواہب ج 1 ص 21) میں اس کا حافظ و مددگار ہوں۔

محمد ﷺ نام رکھنے کا حکم

☆ ابن عباسؓ سے ہی روایت ہے۔

حضرت آمنہؓ بیان کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ جس وقت میرے حمل کو چھ مہینے گزر گئے کوئی آنے والا میرے پاس خواب میں آیا اور مجھ سے کہا اے آمنہؓ تم خیر العالمین کے ساتھ حاملہ ہو، جس وقت اسے جنم تو اس کا نام محمد ﷺ رکھو اور اپنے اس امر کو چھپائے رکھو۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانت آمنہ تحدث وتقول اتانی آت حین مربی من حملی ستۃ اشھر فی المنام وقال لی یا امنۃ انک حملت بخیر العالمین فاذا ولدتیہ فسمیہ محمد واکتمی شانک. (نسیم الریاض ج 3 ص 274، مواہب ج 1 ص 21)

☆ علامہ معین کاشفی فرماتے ہیں۔

جب تیرا فرزند متولد ہو تو اس کا نام محمد ﷺ رکھنا۔

چوں فرزندت متولد شود او را محمد نام کن۔

(معارج النبوه رکن اول ص 408)

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال قبل آپؐ کا نام محمد (ﷺ) رکھا۔

وقد سماہ اللہ تعالیٰ بهذا الاسم قبل الخلق بالفی الف عام.

(مواہب ج 1 ص 185)

برکت نام محمد ﷺ

علامہ معین کاشفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے مگر بچپن ہی میں فوت ہو جاتا ہے مجھے اس سلسلے میں کچھ ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اس دفعہ جب تجھے حمل ہو جائے تو ارادہ کر لینا کہ بچے کا نام محمد رکھے گی۔ مجھے امید ہے کہ وہ بچہ لمبی عمر پائے گا اور اس کی نسل میں برکت ہوگی۔ وہ کہتی ہے میں نے ایسا ہی کیا میرا وہ بچہ زندہ رہا اور کثیر تعداد میں صاحب اولاد ہوا۔

آپ ﷺ کا ذاتی نام

حضور ﷺ کے صفاتی نام بے شمار ہیں مگر آپ کے ذاتی نام صرف دو ہیں۔ آپ

فرماتے ہیں میرا نام زمین پر محمد ہے اور آسمانوں پر میرا نام احمد ہے۔

محمد ﷺ: فالمحمد فی اللغة هو الذی یحمد حمداً بعد حمد۔ پس محمد وہ ہے کہ بار بار حمد کیا جائے (اسم مفعول کا صیغہ ہے) یعنی مخلوق میں سب سے زیادہ تعریف کیے جانے والے۔

احمد ﷺ: احمد الحامدین لربہ۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والوں میں سب سے زیادہ تعریف کرنے والے (اسم تفضیل کا صیغہ ہے) (وہ آپ ہیں)۔

محمد ﷺ ہی ورد زباں ہو دلوں میں نہ کچھ فکر سود و زیاں ہو
اسی نام نامی کی برکت سے اپنا ذرا تم مقدر بنا کر تو دیکھو
وہ دیکھو دو عالم جہاں جھک رہے ہیں وہ جن و بشر قدسیاں جھک رہے ہیں
جو تم کو بھی ہے فیض پانے کی خواہش جبین عقیدت جھکا کر تو دیکھو

وقت ولادت

حضرت عمر بن قتیبہ سے ابو نعیم کی روایت کے مطابق آپ کی ولادت باسعادت کا وقت آیا تو اللہ جل شانہ نے ملائکہ سے فرمایا۔

افتحو ابواب السماء کلها
وابواب الجنان والبست الشمس
یومئذ نوراً عظیماً وکان قد اذن الله
تعالیٰ تلک السنه نساء الدنیا ان
یحملن ذکورا کرامة
لمحمد صلی الله علیه وسلم.
(الخصائص الکبریٰ ج 1 ص 47، مواہب
ج 1 ص 21)

فرشتوں آسمانوں کے تمام دروازے کھول دو
اور جنت کے دروازے کھول دو۔ اس دن
سورج کو عظیم نور کا لباس پہنایا گیا اور اللہ
تعالیٰ نے حضور ﷺ کی کرامت کی وجہ
سے اس سال دنیا کی کل عورتوں کو اذن دیا
کہ وہ اولاد (زینہ) کے ساتھ حاملہ
ہوں۔

ندا آئی درتچے کھول دو ایوان قدرت کے
نظارے خود کرے گی آج قدرت شان قدرت کے
یکا یک ہو گئی ساری فضا مثال آئینہ
نظر آ یا معلق عرش تک اک نور کا زینہ
خدا کی شان رحمت کے فرشتے صف بہ صف اترے
پرے باندھے ہوئے سب دین و دنیا کے شرف اترے

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

☆ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

جب آپ کی ولادت کا وقت قریب آیا
میرے پاس آنے والا آیا اور اس نے مجھ
سے کہا (جب ولادت ہو جائے تو) یوں
کہنا میں ہر حاسد کے شر سے اسے اللہ
تعالیٰ وحدہ لا شریک کی پناہ و حفاظت میں
دیتی ہوں۔

حتى اذا دننت ولادتي اتاني فقال
لي قولي اعينه بالواحد من شر كل
حاسد.

(مواہب ج 1 ص 20)

فرماتی ہیں جب آپ ﷺ کی ولادت کا وقت آیا تو

میں گھر میں اکیلی تھی اور حضرت
عبدالمطلب طواف کے لئے تشریف لے
گئے تھے۔

اني لوحيدة في المنزل و
عبدالمطلب في طوافه.

(مواہب ج 1 ص 21)

فرماتی ہیں کہ مجھے دردزہ ہو رہا تھا اتنے میں ایک سفید پرندہ ظاہر ہوا اس نے
اپنا بازو (پر) میرے دل پر پھیرا جس کے پھرتے ہی سب درد اور خوف جاتا رہا۔ پھر میں
نے اپنے پاس چند عورتوں کو پایا جو قد و قامت اور حسن و جمال میں عبدمناف کی بیٹیوں کی
مثل تھیں۔ انہوں نے مجھے چاروں طرف سے گھیر لیا میں حیران تھی کہ یہ کون ہیں انہوں نے
اپنا تعارف یوں کرایا۔

ہم آسیہ فرعون کی بیوی اور مریم بنت
عمران (عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ) ہیں
اور یہ ہمارے ساتھ جنت کی حوریں ہیں۔

فقلن لي نحن آسية امرأة فرعون
ومريم بنت عمران و هو لاء من
حور العين. (مواہب ج 1 ص 21،

نسیم الریاض ج 3 ص 274)

پرچم لہرائے گئے

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر اللہ جل شانہ نے میری نگاہ سے حجاب اٹھادیے
میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا فرماتی ہیں۔

رایت ثلاثہ اعلام مضر و یات علما
بالمشرق و علما بالمغرب و علما
علیٰ ظهر الکعبہ. (مواہب
ج 1 ص 21، خصائص کبریٰ ج 1 ص 47)

میں نے تین جھنڈوں کو دیکھا جو نصب
کئے گئے تھے ایک جھنڈا مشرق ایک مغرب
میں اور ایک کعبہ کی چھت پر لہرا رہا تھا۔

مخلات جگمگاٹھے

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔
لقد رایت لیلة وضعہ نوراً اضائت
قصور الشام حتی رایتہا.
(مواہب ج 1 ص 22)

آپ کی ولادت کی رات میں نے ایسے
نور کو دیکھا جس سے شام کے مخلات روشن
ہو گئے میں نے ان کو دیکھا۔

ستارے سلامی کو جھکے

☆ حضرت عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ فاطمہ بنت عبد اللہ سے روایت فرماتے
ہیں کہ
ورایت النجوم تدنوا حتی ظننت
انہا ستقع علی. (مواہب
ج 1 ص 22، البدایہ ج 2 ص 246)

میں نے ستاروں کو دیکھا وہ اتنے قریب
ہو گئے تھے کہ مجھ کو گمان ہوا مجھ پر گر پڑیں
گے۔

حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ کی ولادت مبارکہ کے وقت میں نے ابر عظیم
دیکھا جس میں نور تھا اس میں گھوڑوں کے ہنہانے کی آوازیں پرندوں کے بازوں
(پروں) کی حرکت تھی اور (ان فرشتوں کا کلام میں سنتی تھی) وہ مردوں کی شکل میں تھے
یہاں تک کہ اس ابر عظیم نے آپؐ کو مجھ سے ڈھانپ لیا۔ آپؐ مجھ سے غائب ہو گئے میں نے
سنا ایک ندا کرنے والا ندا کر رہا تھا۔

طوفوا بجمع الارض و عرضوا
ذی روح جو جن، انس، ملائکہ، طیور اور
و حوش سے ہے ان کو آپؐ کا تعارف کراؤ۔

طوفوا بجمع الارض و عرضوا
على كل روحانى من الجن والانس
و الملائكة و الطيور و الوحوش.

(مواہب ج 1 ص 22)

☆ حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنی والدہ حضرت شفاء سے روایت کرتے ہیں۔

جب حضرت آمنہؓ نے حضور ﷺ کو جنا آپ میرے ہاتھوں پر تشریف لائے آپ نے آواز دی۔ میں نے سنا کوئی کہنے والا کہتا تھا رحمک اللہ (البدایہ والنہایہ کی روایت میں یرحمک اللہ ہے) پھر میرے سامنے مشرق و مغرب میں جو کچھ تھا سب روشن ہو گیا یہاں تک کہ میں نے شام کے محلات کو دیکھا پھر میں نے آپ کو (والدہ ماجدہ کا) دودھ پلایا اور لٹا دیا۔ اسی دوران مجھ پر رعب سا چھا گیا پھر آپ مجھ سے غائب کر دیئے گئے پھر میں نے سنا کوئی کہنے والا (فرشتہ) کہہ رہا تھا تو ان کو کہاں لے گیا تھا مخاطب نے جواب دیا میں آپ کو مشرق کی طرف لے گیا تھا شفاء نے فرمایا کہ یہ بات میرے دل پر تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسالت کیساتھ مبعوث فرمایا اسلام لانے میں لوگوں سے میں اول ہوں۔

لما ولدت آمنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقع علی یدی فاستهل فسمعت قائلاً یقول رحمک اللہ قالت الشفاء واضاء لی ما بین المشرق والمغرب حتی نظرت الی بعض قصور الشام قالت ثم البنثہ واضجعتہ فلم انشب ان غشینی ظلمة ورعب وقشعریرہ ثم غیب عنی قسمت قائلاً یقول این ذہبت بہ قال الی المشرق قالت فلم یزل الحدیث منی علی بال حتی ابعثہ فکنت فی اول الناس اسلاما۔

(نسیم الریاض ج 3 ص 276، البدایہ والنہایہ

ج 2 ص 246 مواہب ج 1 ص 23)

☆ علامہ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ کو پیدا ہونے کے بعد چھینک
آئی آپ نے الحمد للہ کہا اس کی دلیل یہ
ہے سمعت قائل (ای ما کا) یقول تو فرشتے
نے جواب دیا رحمک اللہ۔

واستهل بتشديد الام اى رفع
صوته بان عطس وقال الحمد لله
بدليل قولها سمعت قائل يقول
رحمك الله. (شرح شفا للملا علی قاری

ج 3 ص 276، حاشیہ نسیم الریاض)

کیونکہ رحمک اللہ یرحمک اللہ چھینک آنیوالے کو الحمد للہ کہنے کے جواب میں کہا جاتا
ہے۔ یہ حضور ﷺ کی علوشان ہے کہ پیدا ہوتے ہی اللہ جل شانہ کے ذکر سے اپنے کلام کی
ابتداء فرمائی۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں کلمہ شریف پڑھنے کا ذکر بھی آیا ہے۔
اس مقام اس بات کا جاننا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب
حضرت آدم علیہ السلام کے جسد مبارک کو پیدا فرمایا اور اس میں روح پھونکنے کا وقت آیا تو
اللہ جل شانہ نے فرشتوں سے فرمایا کہ جب میں اس میں روح پھونکوں تو آدم علیہ السلام
کیلئے (تعظیم کا) سجدہ کرنا جب اللہ تعالیٰ نے ان کے جسد مبارک میں روح پھونکی اور روح
ان کے سر میں پہنچی تو آدم علیہ السلام کو چھینک آئی۔

فقلت الملائكة قل الحمد لله
فقال الحمد لله.
تو فرشتوں نے آدم علیہ السلام سے کہا الحمد
للہ کہیں پس انہوں نے الحمد للہ کہا۔

(البدایہ والنہایہ ج 1 ص 80)

حضرت آدم کو چھینک آئی تو ملائکہ کے بتانے اور کہنے پر الحمد للہ کہا لیکن جب
حبیب خدا ﷺ پیدا ہوئے اور چھینک آئی تو از خود فرمایا الحمد للہ۔

پاکیزہ ولادت

فولد تہ نظیفا مابہ قدر .

(نسیم الریاض ج 3 ص 275،

مدارج النبوة ص 144)

میں نے آپ کو پاک و صاف جنا آپ
کے ساتھ کسی قسم کی آلودگی نہیں تھی۔

فطرتی تقاضوں کے مطابق ولادت کے وقت بچے کے ساتھ آلودگی کا ہونا لازمی
امر ہے ماں کے پیٹ سے بچے کا پاک و صاف پیدا ہونا ناممکن ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ
نے اپنے حبیب ﷺ کو اس خصوصی اعزاز و اکرام سے نوازا کہ آپ کے جسم مبارک پر کسی قسم کی
آلودگی نہیں تھی۔

آپ ﷺ ختنہ شدہ پیدا ہوئے

☆ حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب
کے پاس میری بزرگی سے یہ
امر (بھی) ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا
اور کسی نے میری شرمگاہ نہیں دیکھی۔

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال من کرامتی علی ربی
انی ولدت مختونا ولم یر احد
سواتی. (البدایہ والنہدین ج 2 ص 247،

مواہب ج 1 ص 24)

آپ ﷺ ناف بریدہ پیدا ہوئے

☆ ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اس حال میں پیدا ہوئے
کہ آپ ناف بریدہ اور ختنہ کئے ہوئے
تھے۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مسرورا مختونا. (مدارج النبوة ج 1
ص 144، البدایہ والنہدین ج 2 ص 247،

مواہب ج 1 ص 24)

پیدا ہوتے ہی سجدہ ریزیاں

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب آپ کی ولادت ہوئی تو آپ اسی

وقت سجدہ ریز ہو گئے۔

جب آپ کی ولادت ہوئی اور میں نے
آپ کی طرف دیکھا تو آپ سجدے کی
حالت میں تھے دونوں شہادت کی انگلیاں
آسمان کی طرف اٹھی ہوئی تھیں اور آپ
پر تضرع و انکساری کی حالت طاری تھی۔

فوضعت محمد افنظرت الیہ
فاذا هو ساجد قدرفع اصبعیہ الی
السماء کالمتضرع المبتهل.

(مدارج النبوة ص 144، مواہب ج 1 ص
21، انوار محمدیہ ص 33، الخصائص الکبریٰ

ص 48)

☆ علامہ معین کاشفی فرماتے ہیں۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب آپ پیدا
ہوئے میں نے دیکھا کہ سر سجدہ میں رکھا
ہوا ہے۔

چوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
متولد شد نظر کردم سر بسجدہ
نہادہ بود.

(معارج النبوة رکن دوم ج 1 ص 48)

علامہ معین کاشفی آگے چل کر صفحہ 51 پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے

ہیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی پھوپھی ہیں فرماتی ہیں میں آپ ﷺ کی
دایہ تھی۔

☆ آپ کی ولادت کے وقت نور ظاہر ہوا جو چراغ کی روشنی پر غالب آ گیا۔

☆ آپ جب زمین پر تشریف لائے تو سجدہ فرمایا۔

☆ فصیح زبان میں لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ فرمایا۔

☆ میں نے آپ کو غسل دینا چاہا تو ہاتھ نے آواز دی کہ صفیہؓ تو تکلیف نہ کر ہم نے ان کو پاک و صاف پیدا کیا ہے۔

☆ وہ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ تھے۔

جب آپ سجدے میں تھے تو کچھ کلام فرمایا، فرماتی ہیں۔

امتی امتی کہتے ہوئے سرکار آئے

گوش بردھان اونہادم تاچہ گوید
شنیدم کہ می گفت امتی امتی۔
میں نے آپ کے منہ پر کان لگائے کہ کیا فرماتے ہیں میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے امتی امتی۔

لے کے دامن میں غم امت نادار آئے

امتی امتی کہتے ہوئے سرکار آئے

حضرت عبدالمطلبؓ کو خوشخبری

ولادت باسعادت کے وقت حضرت عبدالمطلبؓ گھر موجود نہ تھے وہ بیت اللہ

شریف کا طواف کرنے تشریف لے گئے تھے پوتے کی ولادت باسعادت کی خوشخبری ان کو حرم شریف ہی میں پہنچائی گئی۔

☆ البدایہ والنہایہ کے الفاظ ہیں۔

حضرت آمنہؓ نے جب حضور ﷺ کو جنم دیا تو

فلما وضعت بعثت الی

حضرت عبدالمطلبؓ کو خوشخبری دینے کیلئے بچی

عبدالمطلب جاریتھا۔ (البدایہ

کو بھیجا۔

والنہایہ ج 2 ص 246)

اچانک صبح کی پہلی کرن ہنستی ہوئی آئی
 مبارک باد کہہ کر یہ خبر دادا کو پہنچائی
 کہ رحمت نے تیری سوکھی ہوئی ڈالی ہری کردی
 تیری بیوہ بہو کی گود اپنے نور سے بھر دی
 ملا ہے آمنہؓ کو فیض باری سے یتیم ایسا
 نہیں بحر ہستی میں کوئی در یتیم ایسا

حضرت عبدالمطلبؓ نے عقیقہ کیا

☆ حافظ ابن کثیر و مشقی المتوفی 774ھ تحریر فرماتے ہیں۔

فلما كان اليوم السابع ذبح عنه ولادت باسعادت کے ساتویں روز
 ودعاه قريشا. حضرت عبدالمطلبؓ نے حضور ﷺ کا

(البدایہ والنہایہ ج 2 ص 247) عقیقہ کیا اور قریش کو کھانے کی دعوت دی۔

کھانا کھانے کے بعد قریش نے حضرت عبدالمطلبؓ سے پوچھا کہ جس بچے کی
 وجہ سے تو نے ہمارے لئے اتنا اہتمام کیا ہے بتائیے اس کا نام کیا رکھا ہے۔

قال سمیته محمد. حضرت عبدالمطلبؓ نے فرمایا میں نے

(البدایہ والنہایہ ج 2 ص 247) اس کا نام محمد رکھا ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ مدنی دور میں
 حضورؐ نے بکرے ذبح کر کے فقراء و مساکین کو کھلائے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضورؐ نے

اپنا عقیقہ کیا تھا۔

امام سیوطی اس دعوے کو رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا عقیدہ ان کے دادا حضرت عبدالمطلبؑ کر چکے تھے اور عقیدہ دوسری دفعہ نہیں ہوتا۔

والعقیدہ لاتعادمرۃ ثانیۃ۔
عقیدہ دوسری مرتبہ نہیں کیا جاتا۔

(الحاوی للفتاویٰ ج 1 ص 196)

بت اوندھے گر گئے

☆ مواہب اللدنیہ میں ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت کی رات تمام
بت اوندھے گر گئے۔

نکست الاصنام لمولده۔
(مواہب ج 1 ص 396)

ولادت شریفہ کے وقت تمام بت
اوندھے گر گئے۔

در وقت ولادت شریف بعان ہمہ
سرنگون افتادند۔ (مدارج
النبوۃ 144)

کسریٰ کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں

کسریٰ کا محل جو نہایت مضبوط تھا ولادت باسعادت کی رات اس میں دراڑیں
پڑ گئیں اور گنتی سے چودہ کنگرے گر گئے۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اب صرف چودہ حکمران
تحت نشین ہوں گے اور پھر سلطنت ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گی چنانچہ حضرت عثمان
ؓ کے دور میں لشکر اسلام نے کسریٰ کی سلطنت کو فتح کر لیا۔

بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا

بلاد فارس میں شہر ساوہ کے قریب ایک بحیرہ ساوہ تھا جس کا پانی کافی وسیع
وعریض علاقے پر پھیلا ہوا تھا جس کے ساحل پر ہر دو طرف نہایت شاندار مکان اور کنیہ
تھے مجوسی وہاں آگ کی پوجا کرتے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت کے وقت خشک ہو گیا۔

آتش کدہ فارس کی آگ بجھ گئی

فارس کے آتش کدہ کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے کبھی نہیں بجھی تھی، بجھ گئی۔

(البدایہ ج 2 ص 249)

شیاطین کو روک دیا گیا

حضور ﷺ کی شب ولادت سے شیاطین کیلئے آسمانی راہیں بند ہو گئیں اور آسمانی خبریں ان سے روک دی گئیں شہاب ثاقب نے ان پر ٹوٹنا شروع کر دیا۔

(نسیم الریاض ج 3 ص 279)

ولادت باسعادت کی رات ظاہر ہونے والے یہ انقلابات اور صدیوں سے قائم نظام باطل کو درہم برہم کر دینے والے یہ تغیرات اس بات کا اعلان تھے کہ اب باطل کی حکمرانی کے دن ختم ہونے والے ہیں حق آنے والا ہے۔

حضرت آمنہؓ نے اپنے نور نظر کو دیکھا۔

ثم نظرت الیہ فاذا بہ کالقمر لیلۃ
البدرو ریحہ یسطع کالمسک
الاذفر۔
فرماتی ہیں پھر میں نے آپ کو دیکھا آپ
کو چودھویں رات کے چاند کی طرح
پایا اور جسم مبارک سے کستوری کی
خوشبو آ رہی تھی۔

(مواہب ج 1 ص 22)

حضرت حلیمہ نے آپ ﷺ کو دیکھا

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نہیں حضور اکرم ﷺ کو دودھ پلانے کی سعادت نصیب ہوئی فرماتی ہیں۔

میں جب حضرت عبدالمطلب کے گھر پہنچی میں نے ان سے کہا وہ فرزند ارجمند کہاں ہے لائیے تاکہ میں اسے دیکھوں۔ حضرت عبدالمطلب مجھے حضرت آمنہؓ کے پاس لے گئے انہوں نے مجھے اہلاً و سہلاً کہا میرا ہاتھ پکڑ کر اس مکان میں لے گئیں جہاں حضور ﷺ آرام فرماتے تھے۔

آپ سفید صوف کے کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے آپ کے جسم مبارک کے نیچے سبز رنگ کا کپڑا تھا اور آپ سوئے ہوئے تھے جسم مبارک سے کستوری کی مانند خوشبو آ رہی تھی۔ فرماتی ہیں حضرت علامہ معین کاشفیؒ نے یوں نقل فرمایا ہے۔

چون روئے اور اباز کردم کود کھے
دیدم کہ چہرہ مبارکش
چون آفتاب در لمعان بود۔
(معارج) النبوه ج 1 ص 62 رکن دوم)

جب میں نے آپ کے چہرہ مبارک سے
پردہ اٹھایا (زندگی بھر میں پہلی دفعہ) ایسے
بچے کو دیکھا جس کا مبارک چہرہ سورج کی
طرح چمک رہا تھا۔

فرماتی ہیں جب میری نظر اس فرزند ارجمند پر پڑی میں ہزار دل و جان سے ان پر قربان ہو گئی آپ کے حسن و جمال کے سبب آپ کو بیدار کرنے سے ڈری میں آہستہ آہستہ آپ کے قریب ہو گئی پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینے مبارک پر رکھا۔

فتسم ضاحکا و فتح عینیہ
لینظر الی فخرج من عینیہ نور حتی
دخل خلال السماء وانا انظر فقبلتہ
بین عینیہ۔

آپ نے تبسم فرمایا۔ میری طرف دیکھنے
کیلئے آنکھیں کھولیں آپ کی آنکھوں
سے ایک نور نکلا یہاں تک کہ یہ نور آسمان
میں داخل ہوا اس وقت میں دیکھ رہی تھی

پس میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے
(مواہب ج 1 ص 28)

درمیان بوسہ دیا۔

اللهم صل وسلم علیہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ

حضرت حلیمہؓ کے خاوند نے آپ ﷺ کو دیکھا

حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں اب میں چاہتی تھی کہ جلد از جلد انہیں اپنے مکان پر لے جاؤں تاکہ میرا خاوند بھی ان کے دیدار سے سعادت حاصل کرے چنانچہ میں آپ کو اٹھا کر لائی۔

جب میرے خاوند کی نظر اس فرزند پر پڑی اور جمال محمدی ﷺ کو دیکھا اپنے احوال پر ضبط نہ کر سکا فی الفور اٹھا اور سجدہ شکر بجالایا اور کہا اے حلیمہ انسانوں میں اس سے زیادہ خوبصورت بچہ میں نے نہیں دیکھا۔

چوں نظر شوہرم بر این فرزند افتاد
و جمال محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم بدید ضبط احوال
خود نتوانست نمود فی الحال
بزخاست و سجدہ شکر بجا آورو
گفت اے حلیمہ من در میان جنس
انس خوب روئے ترا زین فرزند
ندیدہ ام. (معارج) النبوه ج 1 ص 63
رکن دوم)

چودھویں کا چاند

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے چہرہ انور کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

یتللو وجہہ تلالو القمر لیلۃ
البدر. (شامل ترمذی)
آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند
کی طرح چمکتا تھا۔

قارئین کرام! یہ ساری تشبیہات سمجھانے کے لئے ہیں ورنہ سورج، ہو یا چاند کسی
کا نور بھی آپ کے نور جیسا نہیں ہو سکتا۔

سورج بھی ان کے در کا ادنیٰ سا ہے سوالی
شمس و قمر سے بڑھ کر چہرہ حضور کا

☆ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وہذا التشبیہات الواردة فی حقہ
صلی اللہ علیہ وسلم انماہی علی
سبیل التقرب والتمثیل والافداتہ
اعلیٰ ومجدہ اغلیٰ۔
اور یہ تشبیہات جو آپ کے حق میں وارد
ہیں بر سبیل تقرب اور تمثیل ہیں ورنہ آپ
کی ذات اعلیٰ اور آپ کی عزت و شرافت
گراں ہے۔

(مواہب ج 1 ص 249)

آپ ﷺ سب سے حسین ہیں

☆ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

ان اللہ تعالیٰ ما بعث نبیا الا حسن
الصوت وحسن الوجه وکان
نبیکم احسنہم وجہا واحسنہم
صوتا۔ (رواہ الترمذی)
اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا جو
خوش آواز اور خوبصورت نہ ہو اور تمہارے
نبی ﷺ شکل و صورت اور آواز میں ان
سب سے احسن ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رشد و ہدایت کیلئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء
علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور ہر نبی کو اپنی امت سے خوبصورت اور خوش آواز پیدا فرمایا پھر
ان حسین و جمیل اور برگزیدہ ہستیوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل اور خوش الحان و خوش
آواز اپنے حبیب ﷺ کو پیدا فرمایا۔ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت حسان بن
ثابت فرماتے ہیں۔

واحسن منک لم ترقط عین

واجمل منک لم تلد النساء

آپ سے زیادہ خوبصورت آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ آپ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے جنا نہیں۔

خلقت مہرا من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

آپ ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کئے گئے۔ آپ ایسے پیدا کئے گئے جس طرح آپ کی مرضی تھی۔ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم

حرف کما تشاء سے ہوا منکشف خدا نے

جیسا تھا تیرا منشا و یا تجھے بنا یا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تیرے انداز یہ کہتے ہیں کہ خالق کو تیرے

سب حسینوں میں پسند آئی ہے صورت تیری

آپ ﷺ کی خلقت بے مثل ہے

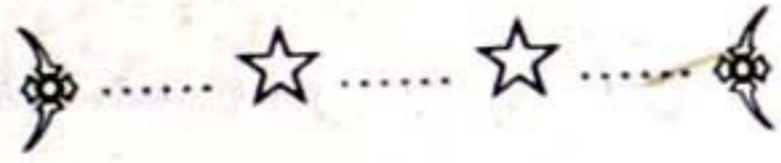
☆ حضرت احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی فرماتے ہیں۔

جان لو کہ حضور ﷺ کیساتھ کامل ایمان رکھنے کی شرائط سے ایک (شرط) یہ ہے کہ اس بات پر ایمان رکھے کہ اللہ جل شانہ نے آپ کے بدن شریف کی خلقت اس طرح پر کی کہ آپ سے پہلے اور بعد کسی آدمی کی خلقت آپ کے مثل ظاہر نہیں فرمائی۔

اعلم ان من تمام الايمان به صلي الله عليه وسلم الايمان بان الله تعالى جعل خلق بدنه الشريف على وجه لم يظهر قبله ولا بعده خلق آدمي مثله.

(مواہب اللدنیہ ج 1 ص 248)

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا کوئی آئینہ
نہ کسی کی نظر خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں



اس ذات بے مثال کو تشبیہ کس سے دوں
اک حسن بے مثال ہے صورت حضورؐ کی

ابھی تو حسن ظاہر بھی نہ تھا

قرطبی نے بعض علماء سے ذکر کیا ہے کہ
رسول اللہ ﷺ کا کامل حسن ہم پر ظاہر نہیں
ہوا۔ اگر آپ کا تمام حسن ہم پر ظاہر ہوتا
تو ہماری آنکھیں رسول اللہ ﷺ کی
رویت کی طاقت نہ رکھتیں۔

وقد حكي القرطبي في كتاب
الصلوة عن بعضهم انه لم يظهر لنا
تمام حسنه صلى الله عليه وسلم
لانه لو ظهر لنا تمام حسنه
لما طاقت اعيننا رويته صلى الله
عليه وسلم. (مواہب ص 249 ج 1)

تاریخ ولادت

مشہور اور مختار قول کے مطابق آپ 12 ربیع الاول عام الفیل بمطابق 22 اپریل

871ء کو پیدا ہوئے۔

ربیع الاول امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
خدا نے ناخدائی کی خود انسانی سفینے کی
کہ رحمت بن کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

یوم ولادت

آپ ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے

☆ حضرت ابوقنادہ سے روایت ہے کہ آپ سے سوموار کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

فیہ ولدت وفیہ انزل علی قیل
ولادته صلی اللہ علیہ وسلم یوم
الاثنين وانزل علیہ الوحی یوم
الاثنين وخرج من مکة مهاجرا یوم
الاثنين وقدم المدینہ یوم الاثنين
وتوفی یوم الاثنين.

فرمایا اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی کا نزول ہوا۔ یوں کہا گیا ہے کہ آپ سوموار کے دن پیدا ہوئے، سوموار کے دن وحی کا نزول ہوا، سوموار کے دن مکہ سے ہجرت فرما کر نکلے، سوموار ہی کے دن مدینہ شریف میں داخل ہوئے اور سوموار کے دن ہی خالق حقیقی سے جا ملے۔

(جمع الوسائل ج 1 ص 12)

☆ بعض روایات میں ان امور کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے۔

ورفع الحجر یوم الاثنين وكذا فتح
مکہ ونزول سورة المائدة یوم
الاثنين.

سوموار کے دن ہی آپ نے حجر اسود کو اٹھایا (اور دیوار کعبہ میں نصب فرمایا) ایسے ہی مکہ مکرمہ کی فتح سوموار کے دن ہوئی اور سورہ مائدہ کا نزول بھی سوموار کے دن ہوا۔

☆ علامہ معین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ حضرت دائی حلیمہ کے مکہ مکرمہ آمد کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں۔

روز دو شنبہ بود کہ بمکہ رسیدم. حضرت دائی حلیمہ فرماتی ہیں۔ سوموار
(معارض النبوة رکن دوم ج 1 ص 61) کا دن تھا جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے۔

دل افروز ساعت

رات کے آخری تہائی حصہ کا کچھ وقت باقی تھا صبح صادق 1 ہونے کو تھی فرشتے اپنے اشتیاق زیارت کا مظاہرہ کر رہے تھے ستارے 2 قدم بوسیوں کی تیاری میں تھے کہ نور مجسم ﷺ اس عالم دنیا میں جلوہ افروز ہوئے اور کائنات کو اپنی زیارت کا شرف بخشنے کا آغاز فرمایا۔ ولادت باسعادت کی اس سہانی گھڑی کو دعاؤں کی قبولیت کیلئے ساعت اجابت قرار دیا جا چکا تھا۔

☆ حضرت مولانا عبدالعزیز دباغ رحمہ اللہ تعالیٰ ابریز شریف ص 331 میں (اہل تصوف اقطاب و ابدال کی مجلس میں) تحریر فرماتے ہیں۔

”پس جو امر اللہ جل جلالہ کی طرف سے نازل ہوتا ہے اس کی طاقت تو آنحضرت ﷺ کے سوا کسی میں نہیں مگر وہ امر جب آنحضرت ﷺ کی طرف سے چلتا ہے تو اس کی برداشت بجز غوث کے دوسری کوئی ذات نہیں کر سکتی پھر غوث کی طرف سے وہ امر ساتوں اقطاب پر پھیلتا ہے اور ساتوں اقطاب سے تمام اہل مجلس پر۔ اس مجلس کا وقت وہی ساعت ہے جس میں آنحضرت ﷺ کی ولادت شریفہ ہوئی تھی یعنی رات کا آخری تہائی حصہ جو قبولیت دعا کا وقت ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ ”ہر شب ہمارا رب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے پس فرماتا ہے کوئی مجھ سے دعائے ننگے میں قبول کروں گا۔ الخ۔“ (ابریز شریف ترجمہ اردو ص 331)

1 ایک قول میں عین صبح صادق کے وقت اور ایک میں صبح صادق ہونے کے بعد متصل ولادت باسعادت ہونے کا ذکر آیا ہے۔

2 یرایت النجوم تدنو احترے ظننت انہا ستقع علی

قبولیت کی گھڑی

حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت جمعہ شریف کے دن ہوئی۔ جمعہ شریف کو ایک مبارک ساعت کے ساتھ خاص کیا گیا جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ شریف میں ایک ایسی ساعت ہے کوئی مسلمان بندہ اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے خیر کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ وہ خیر اس بندے کو عطا فرمادیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص 119)

☆ صاحب مواہب اللدنیہ فرماتے ہیں۔

فما بالک بالساعة التي ولد فيها سيد المرسلين. پس اس ساعت کا کیا حال ہوگا جس ساعت میں سید المرسلین پیدا کئے گئے۔

(مواہب ج 1 ص 26)

اقول وباللہ التوفیق! جمعہ شریف کا دن حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت کا دن ہے ہفتہ بھر کے سارے ایام میں صرف ایک جمعہ شریف کے دن کو ہی اس مبارک ساعت کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ سوموار کا دن وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حبیب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ہونا تو یوں تھا کہ سوموار کے دن کو بھی جمعہ شریف کی طرح دعا کی اجابت کیلئے اسی گھڑی کے ساتھ مخصوص کر دیا جاتا جس میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمتوں پر قربان اس کے حبیب ﷺ کی یہ شان کہ ہفتہ بھر کی ساری راتوں میں دعاؤں کی قبولیت کیلئے اس گھڑی کو قائم رکھا گیا جس میں سرکار دو جہاں ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

ماہ ربیع الاول میں ولادت باسعادت کی حکمت

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان علة الشهور عند الله اثنا عشر
شهر افي كتاب الله يوم خلق
السموت والارض منها اربعة
حرم. (توبہ 9، 36)

بے شک مہینوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے
نزدیک بارہ ماہ ہے کتاب الہی میں جس
روز سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا
فرمایا ان میں سے چار عزت والے ہیں۔

سال کے ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے رجب، ذیقعد، ذوالحجہ اور محرم حرمت
والے مہینے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے یہ چار مہینے حرمت والے شمار
ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ زمانہ جاہلیت میں بھی عرب ان کا احترام کرتے تھے یہاں ایک خیال
پیدا ہوتا ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت ان چار مہینوں میں سے کسی مہینے میں کیوں نہ
ہوئی۔ اس میں ایک حکمت تھی۔

آپ کی ولادت باسعادت اگر ان مہینوں میں ہوتی تو یہ وہم کیا جاسکتا تھا کہ
آپ کو ان مہینوں کی وجہ سے شرف حاصل ہوا حالانکہ اصل میں معاملہ یوں نہیں بلکہ حقیقت
حال یہ ہے کہ زمانے کو آپ سے شرف حاصل ہے۔ آپ کو زمان و مکان سے شرف حاصل
نہیں۔

☆ علامہ احمد بن محمد بن ابی بکر القسطلانی کیا خوب تحریر فرماتے ہیں۔

ولم یکن فی المحرم ولا فی رجب
ولا فی رمضان ولا غیرہا من
الاشهر ذوات الشرف لانه علیہ
السلام لا یتشرف بالزمان
وانما الزمان یتشرف بہ کالاماکن
فلو ولد من شهر من
الشهور المذكورة لتوهم انه
تشرف بہا فجعل اللہ تعالیٰ مولدہ
علیہ السلام فی غیرہا لیظہر
عنايتہ بہ و کرامتہ علیہ.

آپ کی ولادت باسعادت محرم، رجب
اور رمضان شریف وغیرہ مبارک
مہینوں میں نہیں ہوئی اس لئے کہ آپ کو
زمانے سے شرف نہیں بلکہ زمانے کو آپ
سے شرف حاصل ہے۔ اگر آپ ان
مہینوں میں سے کسی مہینے میں پیدا ہوتے
تویہ وہم کیا جاتا کہ ان مہینوں سے آپ
کو شرف حاصل ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے ان
مہینوں کے علاوہ دوسرے مہینے میں آپ
کی ولادت فرمائی تاکہ اللہ جل شانہ کی
عنايات جو آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کی
وہ کرامت (تکریم) جو اللہ کے نزدیک ہے
ظاہر ہو۔

(مواہب ج 1 ص 26)

شب میلاد شب قدر سے افضل ہے

شب قدر رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ہے۔ اس
رات میں ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینے سے افضل ہے لیکن شب
میلاد کے کیا کہنے جس میں تاجدار انبیاء رحمۃ للعالمین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف
لائے اور اس عالم دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔

☆ حضرت علامہ احمد بن محمد بن ابوبکر القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات تین وجوہ سے افضل ہے۔

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی رات

آپ کے ظہور کی رات ہے اور لیلة القدر وہ

رات ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی

ہے۔ مشرف کی ذات کے سبب جو شے

شرف پائے وہ شے اس شے سے افضل

(اشرف) ہوگی جو مشرف کی ذات کو عطا کی

جائے اس دعویٰ میں کوئی نزاع نہیں ہے اس

اعتبار سے آپ کی ولادت کی رات لیلة

القدر سے افضل ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ لیلة القدر کو اس سبب

سے بھی شرف حاصل ہے کہ اس رات میں

ملائکہ کا نزول ہوتا ہے اور ولادت کی رات کو

آپ کے ظہور کے سبب شرف حاصل ہوا

ہے۔ وہ ذات بابرکات جس کے سبب

ولادت کی رات کو شرف حاصل ہوا ہے وہ

ان (ملائکہ) سے افضل ہیں جس کے سبب

لیلة القدر کو شرف حاصل ہوا ہے (کہ وہ

ملائکہ ہیں) اور یہ وجہ اصح اور پسندیدہ

مذہب پر ہے۔ پس ولادت باسعادت کی

رات افضل ہوئی۔

احدها ان لیلة المولد لیلة ظہورہ

صلی اللہ علیہ وسلم ولیلة القدر

معطاة له وما شرف بظہور ذات

المشرف من اجلہ اشرف

مما شرف بسبب ما عطیہ ولانزاع

فی ذالک فكانت لیلة

المولد بهذا الاعتبار افضل.

(مواہب ج 1 ص 26-27)

ان لیلة القدر شرفت بنزول

الملئكة فیها ولیلة المولد شرفت

بظہورہ صلی اللہ علیہ وسلم فیها

ومن شرفت به. لیلة المولد افضل

ممن شرفت بهم لیلة القدر علی

الاصح المرتضی فتكون لیلة

المولد افضل.

(مواہب ج 1 ص 27)

تیسری وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں محمد مصطفیٰؐ کی امت پر اللہ کا فضل ہوا ہے اور آپؐ کی ولادت باسعادت کی رات میں تمام موجودات پر فضل الہی واقع ہوا ہے آپؐ وہ ذات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو تمام عالمین کیلئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اور آپؐ کی ولادت کے سبب اللہ تعالیٰ کی نعمت جمیع مخلوق پر عام ہوئی اس لئے آپؐ کی ولادت کی رات نفع میں اعم ہے اور لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

ان لیلۃ القدر وقع التفضل فیہا علی امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم و لیلۃ المولد الشریف وقع التفضل فیہا علی سائر الموجودات فهو الذی بعثہ اللہ عزوجل رحمة للعالمین فعمت بہ النعمة علی جمیع الخلائق فكانت لیلۃ المولد اعم نفعاً فكانت افضل.

(مواہب اللدنیہ ج 1 ص 27)

شب ولادت

ازل کے روز جس کی دھوم تھی وہ آج کی شب تھی
جو قسمت کے لئے مقوم تھی وہ آج کی شب تھی
مشیت ہی کو جو معلوم تھی وہ آج کی شب تھی
ارادے ہی میں جو مرقوم تھی وہ آج کی شب تھی

جائے ولادت

آپؐ کی جائے ولادت کا مکان صفا مروہ سے کچھ فاصلہ پر محلہ سوق اللیل میں واقع ہے۔ پہلے یہ مکان دوسرے مکانوں میں گھرا ہوا تھا۔ لیکن اب چونکہ سوق اللیل سمیت

محلہ بنی ہاشم کے تقریباً تمام مکانات گرا دیئے گئے ہیں۔ لہذا صفاء مروہ کی جانب سے نکلتے ہی یہ مکان سامنے نظر آتا ہے۔ یہ مکان مستطیل شکل میں ہے اب اس جگہ ایک پبلک لائبریری مکتبہ مکہ المکرمہ کے نام سے قائم ہے جو وزارت الحج والاوقاف کے زیر انتظام ہے۔ مکان کے صدر دروازے پر وزارت الحج والاوقاف کا بورڈ آویزاں ہے۔ جائے ولادت کا یہ مکان مکہ مکرمہ کے مقامات مقدسہ میں سے ہے کیونکہ اس جگہ کی خاک پاک کوسب سے پہلے حضور ﷺ کے جسد اقدس کو چھونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

☆ امام قطب الدین الحنفی حضور ﷺ کے اس جائے ولادت کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں۔

يستجاب الدعاء في مولد النبي
صلى الله عليه وسلم وهو موضع
مشهور يزاري الان. (تاريخ
القطبي)

حضور ﷺ کے مولد مبارک پر دعا کی
قبولیت ہوتی ہے۔ یہ مقام بہت مشہور
ہے اور آج تک اس کی زیارت کی جاتی
ہے۔

واما بنعمۃ ربک فحدث الحمد للہ بندہ ناچیز کو جب پہلی بار 1973ء میں حج کی سعادت نصیب ہوئی تو مولد النبی ﷺ کے اس مکان کے اندر حاضری نصیب ہوئی۔ صدیاں گزر جانے کے باوجود مجھ جیسے ناچیز انسان نے اس مکان میں رحمتوں کے نزول اور روحانی سکون کو محسوس کیا۔

تیسرا باب: رضاعت محمدی ﷺ

حلیمہؓ بھید کھلا نہیں

جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
 یہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے
 ہمیں دام غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے
 وہ نبی محمد مصطفیٰؐ کہ جو سوئے عرشِ علی گئے
 یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں یہ مقام چون و چرا نہیں
 تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری بکریاں جو چرا گئے
 کہیں حسن بن کے قبول میں کہیں رنگ بن کے وہ پھول میں
 کہیں نور بن کے رسول میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
 ہو درود تم پہ ہزار بار مرے رہنما مرے نا خدا
 مرا پار بیڑا لگا گئے مری ڈوبی کشتی ترا گئے
 (اکبر وارثی)

حضور ﷺ کو آپ کی والدہ ماجدہ نے تقریباً سات دنوں تک دودھ پلایا۔ پھر حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کچھ دن آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔ حضرت ثویبہ ابولہب کی کنیز تھیں۔ ابولہب نے آپ کو حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشخبری دینے پر آزاد کیا تھا۔

بعد ازاں یہ عظیم سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نصیب ہوئی کہ تقریباً دو سال تک دودھ پلانے کا شرف انہیں حاصل رہا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا خواب

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا جس روز سے نور محمدی ﷺ کی امانت دار ہوئیں۔ اسی روز سے ہدایات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ قدم قدم پہ رہنمائی کی جاتی تھی۔ حضور ﷺ کا اسم گرامی (محمد) رکھنا بھی بتا دیا گیا تھا یہاں تک کہ دودھ پلانے کیلئے دایہ کا انتخاب کرنے کیلئے بھی رہنمائی کی گئی۔

☆ علامہ معین کا شفی نقل فرماتے ہیں۔

پیش ازیس سہ شباً روز در واقعہ
دیدم شبے کہ بامن گفتند کہ
فرزند خود را بشیرداری از قبیلہ
بنی سعد کہ نسبت بابی ذویب
داشته باشد بسپار. (معارض
النبوة رکن دوص 63)

حضرت آمنہ ٹرماتی ہیں۔ (کہ حضرت
حلیمہ کے تشریف لانے سے) دو تین
رات پہلے مجھے خواب میں کہا گیا کہ اپنے
فرزند کو دودھ پلانے کیلئے قبیلہ بنی
سعد سے اس عورت کے سپرد کرنا جو ابی
ذویب سے نسبت رکھتی ہو۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حلیمہ بنت ابی ذویب ایک حلیم الطبع صابره و شاکرہ اور سعادت مند خاتون تھیں۔ بنو سعد قبیلہ سے تعلق تھا دستور کے مطابق اس قبیلے سے سات یا دس عورتیں مکہ مکرمہ جانے کیلئے تیار ہوئیں۔ تاکہ وہاں سے امیروں کے بچے لا کر پالیں اور پھر ان سے انعام حاصل کریں۔ چنانچہ حضرت حلیمہؓ بھی ان عورتوں کے ساتھ اسی غرض سے آئیں۔ حلیمہؓ کے ساتھ اس کا شیر خوار بچہ عبداللہ اور شوہر حارث بھی تھا۔ حلیمہؓ ان سب عورتوں سے زیادہ غریب تھیں۔ حضرت حلیمہؓ کی اونٹنی بھی ناتواں اور کمزور تھی۔ قبیلے کی عورتیں تیز رفتار سوار یوں پر سوار تھیں۔ ان تیز رفتار سوار یوں کا ساتھ دینا حضرت حلیمہؓ کی کمزور اونٹنی کے بس کا روگ نہیں تھا۔ اس لئے وہ قافلہ سے بہت پیچھے رہ گئیں۔ دوسری عورتوں نے پہلے پہنچ کر دولت مند گھرانوں کے بچوں کو حاصل کر لیا۔

حلیمہؓ قافلے بھر میں غریب اور سب سے کمتر تھی
 پھر اس کی اونٹنی بھی دہلی اور لاغر تھی
 بچاری قافلے کے پیچھے پیچھے چلتی آتی تھی
 حلیمہؓ چپ تھی کہ بچہ ساتھ تھا اور خشک چھاتی تھی
 حضرت عبدالمطلبؓ کیلئے بھی خواب میں رہنمائی کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کی
 رہنمائی کیلئے ان اشعار کا ذکر آیا ہے۔

ما ان له غیر الحلیمة مرضع

نعم الامینة هی علی الابرار

حلیمہؓ کے سوا کوئی ان کو دودھ پلانے والی نہیں۔ وہ ایک بہترین امینہ تھی جو ابرار کی نگہداشت کرنا چاہتی ہے۔

لا نسلمنہ الی سواہا انہ

امرو جاء من جبار

ہمارے حبیبؐ کو اس کے سوا کسی کے سپرد نہ کرو یہ اللہ کی طرف سے تمہارے لئے خاص حکم ہے

ہے

حضرت حلیمہؓ کی تشریف آوری کا انتظار

بنی سعد کی عورتیں حضرت حلیمہؓ سے پہلے مکہ مکرمہ کی گلی کو چوں میں پھیل گئیں۔ امیر گھرانے کے بچوں کو حاصل کیا۔ حضرت عبدالمطلبؓ کو جب ان عورتوں کی آمد کا علم ہوا گھر کے دروازے پر کھڑے گویا حضرت حلیمہؓ کی انتظار فرما رہے تھے۔ یہ عورتیں حضرت عبدالمطلبؓ کے گھر بھی آئیں۔ حضرت عبدالمطلبؓ پوتے کا نام لے کر اس کا یتیم ہونا بھی بتلاتے تو عورتیں یہ سن کر باہر سے واپس لوٹی رہیں۔ (کسی عورت کو حضور ﷺ کے دیکھنے کی نوبت نہ آئی) کیونکہ قدرت کی طرف سے ان کو رد کیا جا رہا تھا۔

☆ علامہ معین کا شفی نقل فرماتے ہیں۔

ہمہ گفتند کہ پدر نہ دارد و تمتع
وانتفاع از یتیم متوقع نیست.
(معارض النبوة ص 62 رکن دوم)
تمام عورتوں نے کہا کہ بچے کا باپ نہیں
یتیم کے پالنے سے نفع (انعام) حاصل
کرنے کی امید نہیں۔

حضرت عبدالمطلب نے دیکھا کہ تمام عورتیں گھر سے ہو کر چلی گئیں۔ وہ
کیوں نہیں آئی۔ جس کا انتظار ہے۔ اس پریشانی میں آواز دی۔

کہ (بنی سعد کی عورتوں میں) کوئی
ہے۔ جس نے ابھی تک دودھ پلانے
کیلئے بچہ نہ لیا ہو۔

ہج کس باشد از زنان شیردار کہ
رضیع نہ گرفته باشد۔

(معارض النبوة ص 61 رکن دوم)

☆ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔

میں حضرت عبدالمطلبؑ کے پاس گئی۔
حضرت عبدالمطلبؑ نے میری تعریف
پوچھی میں نے کہا کہ میں بنی سعد قبیلہ کی
عورت ہوں اور میرا نام حلیمہ ہے۔
مسکراتے ہوئے فرمانے لگے واہ واہ تم
میں دو چیزیں خوبصورت اور اچھی یکجا پائی

خود را بروی عرض کردم پرسید کہ
توجه کسی گفتم زنی ام از بنی سعد پر
سیل نام تو چیست گفتم حلیمہ تبسم
کرد گفت بخ بخ خلقان حستان
سعدو حلم۔

(معارض النبوة ص 62 رکن دوم)

جاتی ہیں سعادت اور حلم۔

کہا میں سعد یہ عورت ہوں بدویہ دایا
حلیمہ نام ہے میں نے کوئی بچہ نہیں پایا
ہنسی یہ سن کے عبدالمطلبؑ اور ہنس کے فرمایا
کہ ہاں اے نیک بی بی اے حلیمہ سعد یہ دایا
حلیمی اور سعادت خوبیاں دو پاس ہیں تیرے
انہیں دونوں کے باعث کام سارے اس ہیں تیرے

☆ حضرت عبدالمطلبؑ نے فرمایا۔

حلیمہؑ میرا ایک یتیم بچہ ہے۔ جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے میں نے دودھ پلانے کیلئے اس کا نام تمہارے بنی سعد کی عورتوں کو پیش کیا ہے مگر کسی نے قبول نہیں کیا۔ سب نے کہا کہ جس کا باپ نہیں۔ اس یتیم بچے کے پالنے سے نفع

گفت اے حلیمہ مرا کود کیست یتیم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نام۔ 1 اوبر جمیع زنان بنی سعد عرض کردم هیچکس قبول نہ کردہمہ گفتد پلندہ دار دو تمتع و انتفاع از یتیم متوقع نیست۔

(معارض النبوة ص 62 رکن دوم) (انعام) حاصل کرنے کی امید نہیں۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ تم اس یتیم بچے کو لے کر فائدہ اٹھاؤ گی۔ حلیمہؑ نے کہا آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے شوہر سے اجازت لے لوں۔ شوہر سے اجازت لیکر واپس آئی۔ حضرت عبدالمطلبؑ سے میں نے کہا وہ فرزند کہاں ہے۔ لائیے میں اسے دیکھوں۔ تو حضرت عبدالمطلبؑ مجھے حضرت آمنہؑ کے پاس لے گئے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے خوش آمدید کہا اور مجھے اس مکان میں لے گئیں جہاں حضور ﷺ آرام فرماتے تھے۔ آپ ﷺ سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور جسم مبارک کے نیچے سبز رنگ کا کپڑا تھا۔ آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے۔ جسم مبارک سے کستوری کی مانند خوشبو آ رہی تھی میں نے آپ ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا۔ بچے کو دیکھا کہ جس کا مبارک چہرہ سورج کی مانند چمک رہا تھا۔ میں آہستہ آپ کے قریب ہوئی اور اپنا ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر رکھا۔ آپ نے آنکھیں میری طرف دیکھنے کیلئے کھولیں۔

1 بعض حضرات نے اس مقام پر یوں تحریر کیا ہے کہ جو عورت حضور ﷺ کو دیکھتی اور پھر سنتی کہ حضور یتیم ہیں۔ قبول نہ کرتی جو عورت حضور کو

فخرج من عينيه نور حتى دخل
خلال السماء وانا انظر فقبلته بين
عينيه.

اس وقت آپ کی آنکھوں سے ایک نور نکلا۔
یہاں تک وہ نور آسمان میں داخل ہوا۔ اور میں
یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ پھر میں نے آپ کی
دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(مواہب ص 28 ج 1)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حلیمہ کیا تو نے ہمارے اس بچے کو دودھ
پلانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ حلیمہ فرماتی ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں حضرت عبدالمطلب نے
میرے لئے دعا کی۔ یا اللہ حلیمہ کو محمد ﷺ سے سعادت مند فرما۔

دیکھتی..... اور قبول نہ کرتی یہ عبارت دل کو بھانے والی نہیں کسی عورت کا حضور ﷺ کو دیکھنا
اور پھر قبول نہ کرنا۔ اس خیال است و محال است و جنون ذرا اس عورت (حلیمہ) سے
پوچھیں جس نے حضور ﷺ کو دیکھا۔ ویسے معارج النبوة کی مذکورہ بالا عبارت کی رو سے
(نام اور ابر جمع زنان بنی سعد عرض کردم) کسی عورت کیلئے حضور ﷺ کو دیکھنے کی نوبت ہی
نہیں آئی۔ کیونکہ حضرت عبدالمطلب آپ کا نام ہی پیش کرتے رہے۔ (عرض
علیہا رسول اللہ ای عرض علیہا اسمہ) اصل میں وہ حضرت حلیمہ کے انتظار میں
تھے کیونکہ والدہ ماجدہ اور حضرت عبدالمطلب کو یہ رہنمائی کر دی گئی تھی کہ آپ کو دودھ پلانے
کیلئے قبیلہ بنو سعد سے اس عورت کے سپرد کرنا۔ جس کی نسبت ابی ذویب سے ہو۔ پھر کسی
دوسری عورت کو آپ کے دکھلانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہذا ما عندی والعلم عند اللہ
علمہ اعلیٰ واتم.

عدل و انصاف مصطفیٰ ﷺ

حضرت حلیمہ عمرماتی ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کو گود میں لیا۔ اس سے قبل میری چھاتی خشک تھی۔ گود میں لیتے ہی دودھ چھاتی میں جوش مارنے لگا۔ میں نے دایاں پستان آپ کے منہ میں دیا۔ آپ نے دودھ پینا شروع کر دیا جب میں نے باایاں پستان ان کی طرف کیا تو رک گئے اور یہی معمول پورے دو سال تک قائم رکھا۔ یہ عدل و انصاف کی بات تھی۔ کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ کا ایک رضاعی بھائی بھی ہے۔ باایاں پستان ہمیشہ ان کیلئے چھوڑے رکھا۔

و ذالک من عدلہ لانہ علم ان لہ
شریکا فی الرضاۃ۔
یہ انصاف کی بات تھی۔ کیونکہ آپ جانتے
تھے کہ ان کا رضاعی بھائی بھی ہے۔

(خصائص کبریٰ ص 59 ج 1)

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بھی اپنا دایاں پستان ہمیشہ آپ ﷺ کیلئے محفوظ رکھتی۔ حضرت حلیمہ عمرماتی ہیں کہ اب میں چاہتی تھی کہ جلدی سے آپ کو اپنے مکان پر لے جاؤں تاکہ میرا شوہر بھی آپ کے دیدار سے شرف حاصل کرے۔ میں آپ کو گھرائی۔ جب میرے خاوند کی نظر آپ کے چہرہ اقدس پر پڑی جمال محمدی ﷺ کو دیکھا۔ اور کہا اے حلیمہ میں نے انسانوں میں ان سے بڑھ کر کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔ اللہم صل وسلم علیہ والہ قدر حسنہ و جمالہ حلیمہ کے شوہر حارث کہتے ہیں۔ میں نے اونٹنی کو دیکھا۔ جو ایک قطرہ بھی دودھ نہیں دیتی تھی۔ یکا یک اس کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ حارث کہتے ہیں۔ میں نے اتنا دودھ دوہا۔ کہ ہم دونوں نے خوب سیر ہو کر پیا۔

☆ حارث یوں بولے۔

والله انى لاراك قد اخذت نسمة
مباركة. (البدایة والنہایة ج 2 ص
255 شرح شفا ملا علی قاری حاشیہ نسیم الریاض
ص 276 ج 3 مواہب ج 1 ص 28)

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ ہم نے تین راتیں مکہ مکرمہ میں

گزاریں۔

حضرت حلیمہ سعدیہؓ کی واپسی

حضرت حلیمہؓ کے ساتھ آنیوالی خواتین نے آپ کا انتظار نہ کیا۔ وہ اس خیال میں
تھیں۔ کہ اس کی اونٹنی کمزور اور سست رفتار ہے۔ اسے ساتھ لیکر چلنا بڑا مشکل ہوگا۔

حضرت حلیمہؓ نے حضرت آمنہؓ سے اجازت لی انہیں الوداع کیا۔ حلیمہؓ کے شوہر
نے اونٹنی پر کجاوہ کسا اور دراز گوش کو تیار کیا۔ اور منزل کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت حلیمہؓ
فرماتی ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ہماری سواری نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے تین
سجدے کئے۔ حضور ﷺ کی برکت سے ہماری سواری میں تیز رفتاری آگئی۔ رفتار کیساتھ
اس کی ظاہری حالت بھی بدل گئی۔ اب وہ گوشت پوست سے آراستہ ہو گئی۔ تھوڑی ہی
دیر میں مجھ سے پہلے روانہ ہونے والی عورتوں کی سواریوں سے آگے نکل گئی۔ عورتیں
بولیں۔

اے بنت ابی ذویب کیا تیری یہ وہی
سواری ہے جس پر سوار ہو کر تو ہمارے
ساتھ آئی تھی۔

يابنت ابى ذویب اهداه تانك
التى خرجت عليهما معنا.

(البدایة والنہایة ج 2 ص 255 شرح
شفا ملا علی قاری حاشیہ نسیم الریاض ص
276 ج 3 مواہب ج 1 ص 28)

یکا یک ہمراہیوں کے پاس سے جس دم گزرتی تھی
تو ہر عورت تعجب کا وہیں اظہار کرتی تھی
ارے یہ اونٹنی پہلی ہی ہے یا اور ہے کوئی
نہیں پہلی کہاں ایمان سے کہنا اور ہے کوئی

☆ حضرت حلیمہؓ نے فرمایا۔

فاقول تالہ انہامی فتعجبنا منها و
یقلن ان لہا الشاناعظیما۔ (مواہب
ج 1 ص 28 البدایۃ والنہایہ ص 255
فرماتی ہیں میں نے کہا اللہ کی قسم یہ وہی سواری
ہے وہ عورتیں اس سواری سے تعجب کرتی تھیں
اور کہتی تھیں کہ البتہ اس سواری کی ضرور کوئی بڑی
شان ہے)

حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں۔ (طائف) بنو سعد میں قحط تھا۔ جب ہم قبیلہ بنی سعد کی
زمین پر پہنچ گئے۔ تو آپؐ کی برکت سے ہم نے تنگی اور نقصان کا منہ نہیں دیکھا۔ میری
بکریاں خوب پیٹ بھر کر اور دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں کیساتھ واپس گھر لوٹیں بنی
سعد کے لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تم اپنی بکریاں اس چراگاہ میں کیوں نہیں چراتے
جہاں حضرت حلیمہؓ کی بکریاں چرتی ہیں۔ وہ جواب دیتے کہ تمام مویشی ایک ہی چراگاہ میں
چرتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کے جانور خالی آتے بھلا چراگاہ میں کیا رکھا تھا۔ اصل میں وہ
آپؐ کی برکت کی وجہ تھی۔ ہم برابر خیر و برکت کا مشاہدہ کرتے رہے۔

(کذافی المواہب ج 1 ص 28)

یہاں پر قحط تھا ہر سونہ دانہ تھا نہ چارہ تھا
کہ اب تک مہنیہ نہ برسا تھا یہاں جس کا سہارا تھا

حلیمہ کی زمین کا حال سب لوگوں سے بدتر تھا
 نکمی تھی زمین اس کا زیادہ حصہ بخر تھا
 وہ لے آئی تھی لیکن گھر میں اس سامان رحمت کو
 مٹایا جس کی ذات پاک نے ہر ایک زحمت کو
 چرائی کے لئے ہر صبح اس کی بکریاں جاتیں
 خدا کے فضل سے سب سیر ہو کر پیٹ بھر آتیں

حضرت حلیمہؓ کا گھر روشن ہو گیا

☆ امام ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ سیدہ حلیمہ سعدیہ ٹھرایا کرتی تھیں۔

اذا ارضعته فی المنزل استغنی بہ
 من المصباح۔
 جن دنوں میں رسول خدا ﷺ کو دودھ پلایا
 کرتی ان دنوں مجھے گھر میں چراغ کی
 ضرورت نہیں ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھ سے حضرت خولہؓ نے پوچھا کہ کیا تم گھر میں رات کو آگ
 جلائے رکھتی ہو جس سے تمہارے گھر میں روشنی رہتی ہے میں نے جواباً کہا۔

لا واللہ ما اوقدت ناراً و لکنہ
 نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
 خدا کی قسم آگ نہیں جلاتی بلکہ یہ روشنی نور
 مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ہے۔
 (المیلاد النبوی)

☆ تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پٹی شامل محمدیہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت
 حلیمہؓ سے مروی ہے۔

ما کننا نحتاج الی السراج من یوم
 اخذناہ لان نور وجہہ کان نور من
 السراج فاذا احتجنا الی السراج
 فی مکان جنابہ فتورت الامکنۃ
 ببرکتہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
 جس دن سے ہم آپ ﷺ کو اپنے گھر لائے
 اس دن سے ہمیں گھر میں چراغ جلانے کی
 حاجت نہ رہی۔ کیونکہ آپ ﷺ کے چہرہ
 اقدس کا نور چراغ سے زیادہ منور تھا۔ جب
 کبھی ہمیں کسی جگہ چراغ کی ضرورت ہوتی
 ہم آپ کو اٹھا کر وہاں لے جاتے آپ ﷺ
 کی برکت سے تمام جگہ روشن ہو جاتی۔

طہارت و پاکیزگی

عام مشاہدے کی بات ہے کہ بچے بچپن میں بستر پر کبھی کپڑوں میں پاخانہ پیشاب کر دیتے ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے کبھی پاخانہ پیشاب کپڑوں میں نہ کیا۔ بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے۔ اس وقت آپ کو اٹھانے والے اٹھا کر جائے ضرورت میں پاخانہ پیشاب کرا لیتے۔ اور کبھی آپ کا ستر برہنہ نہ ہوا۔ اگر کپڑا اتفاقاً اٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے۔

آپ ﷺ کی نشوونما

آپ ﷺ کی نشوونما حیرت انگیز طور پر عام بچوں سے مختلف تھی امام عبد اللہ مروزی نے مفاخر میں ایک روایت بیان کی ہے۔ کہ جب رسول ﷺ دو ماہ کے ہوئے بچوں کے ساتھ ہر طرف ہاتھوں اور قدموں کے بل چلتے پھرتے تھے۔ اور جب تین ماہ کے ہوئے تو اٹھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ جب چار ماہ کے ہوئے دیوار کے ساتھ ہاتھ رکھ کر ہر طرف چلتے تھے پانچ مہینوں میں چلنے پھرنے کی پوری طاقت حاصل کر لی اور جب چھ ماہ کے ہوئے تیز چلنا شروع کر دیا۔ جب آٹھ ماہ کے ہوئے بولنا شروع کر دیا اور نو ماہ کی عمر میں فصیح کلام فرمانے لگے۔ (معارج النبوة ص 65)

آغاز گفتگو اور پہلا کلام

حضرت حلیمہ عظمیٰ ہیں کہ آپ ﷺ نے جو کلام سب سے اول زبان مبارک سے ادا فرمایا وہ یہ تھا لا الہ الا اللہ قدوس ساقدوس انامت العیون والرحمن لاتاخذہ سنة ولا نوم۔ (معارج النبوة ص 65 رکن دوم)

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ دو سال کے ہوئے اور میں نے آپ ﷺ کا دودھ چھڑایا تو اس وقت سب سے پہلا کلام یوں فرمایا۔

اللہ اکبر کبیراوالحمدلله کثیراوسبحان الله بکرة واصیلا. (مواہب

ص 29 ج 1)

بادلوں کا سایہ

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کو دور نہ جانے دیتی تھی۔ ایک بار مجھے خبر نہ ہوئی۔ آپ ﷺ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت مواشی کی طرف چلے گئے۔ حلیمہ فرماتی ہیں میں آپ کی تلاش میں نکلی یہاں تک کہ آپ کو بہن کے ساتھ پایا۔ میں نے شیماء کو کہا کہ اس گرمی میں ان کو ساتھ کیوں لائی ہو۔

فقالت اختہ یاامہ ما وجد اخی حرا
رایت غمامة تظل علیہ اذاوقف
وقفت واذا سارت .
(البدایہ والنہایہ ص 256 ج 2)

بہن نے کہا کہ اماں میرے بھائی کو گرمی محسوس تک نہیں ہوئی۔ میں نے ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا جو آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ جب آپ ٹھہر جاتے وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب آپ چلتے تو وہ بھی چلنے لگ جاتا۔

حضرت حلیمہ کی آرزو

آپ ﷺ کی عمر دو سال ہو گئی۔ حضرت حلیمہ نے آپ کا دودھ چھڑایا۔ اور سوچا کہ اب یہ امانت دستور کے مطابق حضرت آمنہؓ کو پہنچادی جائے۔ آخر ایک دن تیاری کی رخت سفر باندھا۔ مکہ مکرمہ حضرت آمنہؓ کے پاس پہنچی۔ حضرت آمنہؓ نے اپنے لخت

جگر کو دیکھا۔ خوش ہوئیں حضرت حلیمہؓ نے یوں عرض کیا کہ مکہ مکرمہ میں اس وقت وبا پھیلی ہوئی ہے۔ آپ مناسب سمجھیں تو مزید کچھ عرصہ کے لئے اپنے لخت جگر کو میرے پاس رہنے دیں۔ حضرت آمنہؓ رضامند ہو گئیں۔ حضرت حلیمہؓ کی دلی آرزو پوری ہو گئی۔ خوشی خوشی آپ کو اپنے ساتھ لے کر گھر لوٹ آئیں۔ ابھی تقریباً تین ماہ ہی گزرے تھے کہ شق صدر کا واقعہ رونما ہوا۔

شق صدر

شق صدر حضور ﷺ ایک دن اپنے رضاعی بھائی عبداللہ کے ساتھ بستی کے پیچھے بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ پھر رہے تھے کہ آپ کا بھائی دوڑتا ہوا گھر آیا۔ اور کہا کہ میرے قریشی بھائی کے پاس سفید کپڑوں میں ملبوس دو شخص آئے۔ انہوں نے آپ کو پہلو کے بل لٹا کر آپ کا پیٹ چاک کر دیا ہے۔ حضرت حلیمہؓ فرماتی ہی۔ یہ سن کر میں اور میرا خاوند دوڑتے ہوئے گئے ہم نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں ہم نے آپ کو گلے سے لگایا اور پوچھا بیٹا تجھے کیا ہوا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ دو شخص جو سفید کپڑوں میں ملبوس تھے۔ میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے پہلو کے بل لٹایا میرا پیٹ چاک کیا۔ اندر سے کوئی شے نکالی اور وہ باہر رکھ دی پھر میرے پیٹ کو پہلی حالت یعنی پھیر دیا۔ یہ شق صدر کا پہلا واقعہ ہے۔

شق صدر چار مرتبہ ہوا ایک وہ جس کا ذکر اوپر ہوا۔ دوسری مرتبہ دس سال کی عمر میں تیسری مرتبہ غار حرا میں چوتھی مرتبہ معراج شریف کے موقع پر۔ انسانی جسم کے اندر دل ایک ایسا عضو ہے جس کی حرکت پر انسانی زندگی کی بقاء کا دار و مدار ہے۔ حرکت قلب بند ہو جانے سے انسانی حیات کی بقا ممکن نہیں۔ لیکن یہ حضور ﷺ کی شان ہے کہ شق صدر کے موقع پر دل مبارک بدن سے باہر نکالا جاتا رہا۔ (فاتخرج قلبی۔ استخرج قلبی)

لیکن آپ ﷺ کی حیات طیبہ کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہوا۔ حتیٰ کہ کوئی بے ہوشی تک نہ آئی۔ شق صدر کے سارے عمل کو آپؐ اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے۔ ملائکہ کو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا طشت لانا۔ پھر طشت سے قلب مبارک میں ملائکہ کو ایمان و حکمت بھرتے دیکھنا یہ ساری چیزیں ہماری سمجھ سے بالا ہیں۔ ہم اس ایمان اور حکمت کی عظمتوں کو سوچ تک نہیں سکتے جنہیں آپؐ کے سینہ مبارک کے اندر بھرا جاتا رہا۔ اور بار بار شق صدر کے یہ واقعات ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی بہتر جانتے ہیں کہ اس ایمان و حکمت کی عظمتیں کتنی تھیں اور کیا تھیں اور یہ آپؐ کی خصائص سے ہیں۔

☆ حضرت حلیمہ ٹرماتی ہیں۔

شق صدر کے واقعہ کے بعد میرے خاوند نے مجھے کہا۔ حلیمہؓ مجھے ڈر ہے کہ ہمارے اس بیٹے کو آسیب کا اثر ہوا ہے قبل اس کے کہ بچے کو اور کوئی تکلیف پہنچے۔ بچے کو اپنی والدہ کے پاس چھوڑ آئیں۔ چنانچہ ہم آپؐ کو مکہ مکرمہ میں اپنی والدہ کے پاس لائے۔ حضرت آمنہؓ نے فرمایا۔ حلیمہؓ تو انہیں بڑے اصرار کے ساتھ لے گئی تھی کیا بات ہوئی۔ اتنی جلدی ان کو واپس کیسے لے آئی۔ بڑے اصرار کے بعد حضرت حلیمہؓ نے حقیقت کی وضاحت کی اور شق صدر کا واقعہ بلا کم و کاست بیان کر دیا۔

حضرت آمنہؓ نے فرمایا۔ حلیمہؓ میرے بیٹے کی بڑی شان ہے۔ اللہ کی قسم (میرے بیٹے پر) شیطان کا کوئی اثر نہیں۔

حضرت حلیمہؓ کی دوبارہ واپسی

حضرت حلیمہؓ نے رضاعی ماں ہونے کی حیثیت سے خدمت کا حق ادا کر دیا تھا۔ اور اپنی وسعت اور بساط کے مطابق آپؐ کی خوب خدمت کی تھی۔ حضرت آمنہؓ ان سے

بہت خوش تھیں۔ اس خدمت پر حضرت حلیمہ گو مال و دولت تحائف و ہدایا سے لاد دیا گیا۔

☆ خود حضرت حلیمہ کی زبانی۔

حلیمہ گفت مارا چنداں مال
و نعمت عبدالمطلب و آمنہ
ہریک جدا جدا ار زانی داشتند
کہ او صاف او در دہان نمے
گنجد. (معارج النبوة 72 رکن دوم)

فرماتی ہیں کہ حضرت عبدالمطلب اور
حضرت آمنہ نے الگ الگ مجھے اس قدر
مال و دولت دی کہ اس کی توصیف نہیں کی
جاسکتی۔

حضرت حلیمہ کی حضور ﷺ سے جدائی

حضرت حلیمہ کے گھر آپ کے طفیل انوار و برکات کی بارشیں تھیں۔ انوار و برکات
کے دو سال پلک جھپکنے میں گزر گئے تھے۔ حضرت حلیمہ کو آپ سے سچی محبت تھی اسی محبت کی
بناء پر مدت رضاعت ختم ہونے کے باوجود حضرت آمنہ سے بڑا اصرار کر کے دوبارہ آپ کو
اپنے ساتھ لے گئیں تھیں۔ حضرت حلیمہ کے لئے جدائی کے یہ لمحات ناقابل برداشت
تھے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔

محمد گو ہم نے ان کے دلا کے پاس چھوڑ دیا اگرچہ
بظاہر اس کے وصال سے دل اٹھا لیا لیکن
درحقیقت..... نکلندم دل زمہر لو لیکن جان بے
کندم۔

محمد ﷺ ابجد او گناشتیم اگرچہ
بصورت دل از وصالش برداشتیم
اما بحقیقت (معارج النبوة ص 73 رکن
دوم)

آخر آپ کی جدائی کا غم لے کر مکہ مکرمہ سے گھر کیلئے روانہ ہوئیں۔ حضرت آمنہ نے آپ کو دعاؤں
سے رخصت فرمایا۔

حضرت حلیمہؓ کی دربار رسالت میں تشریف آوری

☆ علامہ شہاب الدین الخفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حلیمہؓ کی تشریف آوری کا ذکر (بعثت سے قبل) یوں فرمایا ہے۔

حضرت حلیمہؓ ایک دفعہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ سے آپؐ کی شادی ہو چکی تھی۔ حضور ﷺ نے ان کو چالیس بکریاں عطا فرمائیں۔ اور ایک اونٹ بھی عطا فرمایا۔

حضرت ابی الطفیلؓ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ جعرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرما رہے تھے اچانک ایک عورت حضور ﷺ کی طرف آتی نظر آئی۔ جب وہ آپ کے قریب پہنچی۔ (تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے) آپ نے اپنی چادر بچھائی وہ عورت چادر پر بیٹھ گئی۔ (میں نے اس عورت کی اتنی تعظیم اور تکریم کو دیکھا) پس میں نے کہا (پوچھا) کہ یہ عورت کون ہے مجھے بتلایا گیا کہ آپ کی رضاعی ماں ہے۔

فاتہ صلی اللہ علیہ وسلم زمن خدیجہ فاعطاها ربیعین شاة و جملا۔

عن ابی الطفیل قال رایت النبی ﷺ یقسم لحمًا بالجعرانہ اذا قبلت امرأۃ حتی دنت الی النبی ﷺ فبسط لها ردأہ فجلست علیہ فقلت من ہی قالوا ہی امہ التی ارضعتہ۔

(رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ ص 420)

صاحب مرقاة فرماتے ہیں کہ یہ عورت حضرت حلیمہ تھیں۔ جو جنین کے موقع پر تشریف لائی تھیں۔

فقام الیہا وبسط ردائہ لہا فجلست علیہا۔
(مواہب ص 16 ج 2 ح 1 حاشیہ مشکوٰۃ ص 420)
آپ ﷺ ان کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی چادر بھی ان کیلئے بچھائی۔ حضرت حلیمہؓ چادر پر بیٹھیں۔ (حضور ﷺ کا اپنی چادر پر ان کو بٹھانا بہت بڑا اعزاز تھا۔) 1۔

حضور ﷺ کی چادر مبارک کی شان

حضور ﷺ ایک دفعہ اپنے کسی حجرہ میں تشریف لے گئے۔ صحابہ کرامؓ اس قدر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا شروع ہوئے کہ حجرہ شریف بھر گیا۔ حضرت جریر بن عبد اللہ تشریف لائے۔ اندر جگہ نہ دیکھی تو دہلیز پر بیٹھ گئے۔ حضور ﷺ نے حضرت جریر بن عبد اللہ کو دہلیز پر بیٹھا دیکھا تو آپ نے اپنی چادر مبارک لپیٹ کر ان کی طرف ڈالی۔ اور فرمایا کہ اس چادر پر بیٹھ جاؤ۔ حضرت جریر نے چادر مبارک کو لے کر آنکھوں سے لگایا۔ چادر مبارک کو بوسہ دیا۔ اور رونے لگے۔ اور پھر چادر مبارک تہہ کر کے آپ کی طرف واپس کی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں اس قابل نہیں کہ آپ کے کپڑے (چادر) پر بیٹھوں اللہ تعالیٰ آپ کا اکرام فرمائے جس طرح آپ نے میرا اکرام فرمایا۔ (مذاق العارفین ص 330)

(اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کو کتنی شان و عظمت سے سرفراز فرمایا کہ ان کو حضور ﷺ کی بابرکت چادر پر بیٹھنا نصیب ہوا) ذالک فضل اللہ یعطیہ من یشاء۔

دولت ایمان کا شرف

☆ حضرت علامہ خفاجی تحریر فرماتے ہیں۔

وذكر في الوفاء انها اسلمت هي وزوجها وبنتها. (نسيم الرياض ص 420)
 وفامیں ہے کہ حضرت حلیمہؓ اس کا شوہر اور
 اس کی بیٹی مشرف باسلام ہوئے۔

(37)

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے لطف و کرم اور اس کے حبیب ﷺ کے نقش پاء کے
 صدقہ خلقت سے رضاعت تک کے حالات و واقعات مختصر طور پر تحریر کیے گئے
 ہیں۔ اگلے صفحات پر آمد مصطفیٰ کے تذکرے محافل میلاد النبیؐ کی اہمیت و ضرورت اور ان کی
 شان و عظمت کے بارے میں تحریر کیا جاتا ہے۔

آمد مصطفیٰ ﷺ کے تذکرے

☆ قرآن پاک میں سے چند مقامات کا ذکر نبیل ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لقد جاءكم رسول من انفسكم
 عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم
 بالمؤمنين رءوف رحيم فان تولو
 افقل حسبى الله لا اله الا هو عليه
 توكلت وهو رب العرش العظيم.
 (پارہ 4 ع 6)

بیشک تشریف لایا ہے تمہارے پاس ایک
 برگزیدہ رسول تم میں سے گراں گزرتا ہے اس
 پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت ہی خواہشمند
 ہے تمہاری بھلائی کا مومنوں کے ساتھ بڑی
 مہربانی فرمانے والا بہت رحم فرمانیوالا ہے
 (اے حبیب) پھر اگر منہ موڑ لیں تو آپ
 فرمادیں کافی ہے مجھے اللہ نہیں کوئی معبود بجز
 اس کے اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی
 عرش عظیم کا مالک ہے۔

کم کی ضمیر کا مرجع بعض نے اہل العرب کو قرار دیا ہے لیکن صحیح قول یہی ہے جو علامہ قرطبی نے زجاج سے نقل کیا ہے۔ ہی مخاطبة لجميع العالم۔ سارے جہاں کو خطاب ہے کیونکہ حضور سب انسانوں کے رسول بن کر تشریف لائے ہیں۔ رسول میں تنوین تعظیم کی ہے عنت کہتے ہیں مشقت و شدت کو یہاں مایا تو مصدر یہ ہے یا موصولہ یعنی ہر وہ چیز جس سے اے اولاد آدم! تمہیں تکلیف پہنچتی ہو وہ حضور کے قلب رحیم پر بھی گراں گذرتی ہے اور ہر وہ چیز جس سے تمہارا بھلا ہو اس کے حضور بہت خواہشمند ہیں۔ امت کے ساتھ اس کے آقا کا جو رشتہ محبت و الفت ہے اس کا بیان ان پاکیزہ الفاظ سے زیادہ بلغ پیرایہ میں ادا کرنا ممکن نہیں۔ عزیز علیہ ان تدخلوا النار و حریص علیکم ان تدخلوا الجنة۔ جب سارے نوع انسانی کے ساتھ اس نبی اکرم کا یہ رشتہ ہے تو اپنے ان غلاموں پر آپ کا سحاب جو دو کرم کس طرح برستا ہوگا۔ اس کا اظہار ان کلمات سے فرمایا روف مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا معنی ہے البالغ فی الرافة و الشفقة و قال الحسين بن فضل لم یجمع الله لاحد من الانبياء اسمین من اسمائه الا للنبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد العزیز بن یحییٰ عزیز علیہ ما عنتم ای لایہمہ الا شانک۔ ”روف کا معنی ہے بے حد مہربانی اور شفقت فرمانیوالا حسین بن فضل نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنے دوناموں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی میں جمع نہیں فرمایا۔ عبد العزیز بن یحییٰ فرماتے ہیں عزیز علیہ الخ کا مفہوم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمہاری فلاح و بہبود کے سوا کوئی چیز اہمیت نہیں رکھتی۔ اگر بے سمجھ اس رسول کی تعظیم کو تسلیم نہ کریں اور ان کی اطاعت کو فرض نہ جانیں تو اے محبوب تمہیں کیا تیرا نگہبان وہ اللہ ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ (ضیاء القرآن)

سرچشمہ رشد و ہدایت کی آمد

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی
و دین الحق لیظہرہ علی الدین
کلہ۔

(اللہ) وہی تو ہے جس نے اپنے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا
تاکہ دین اسلام کو کل دینوں پر غالب

(الصف آیت نمبر 9) کرے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ساری دنیا کی ہدایت کیلئے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تاکہ
اس کے لائے ہوئے دین کا غلبہ ہو۔ سارا کفر و شرک اگر اپنی قوتوں کو یکجا کر لے
، اکٹھا کر لے تب بھی وہ شمع حق کے پروانوں کو ہراساں نہیں کر سکتا۔ (الان حزب اللہ
ہم الغالبون)

سراج منیر کی آمد

یا ایہا النبی انار سلنک شاہدا
ومبشرا ونذیرا و داعی الی اللہ
بإذنه و سراجا منیرا۔ (پارہ
نمبر 22/2)

اے نبی تحقیق ہم نے آپ کو گواہ کر کے
بھیجا ہے اور خوشخبری دینے والا اور بلانے
والا اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے اور
چراغ روشن۔

انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں سے عہد لیتے ہوئے آپ کے تذکرے
اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کیلئے انبیاء علیہم السلام سے
اور پھر انبیاء علیہم السلام نے اپنی امتوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے عہد اور میثاق لئے۔ (سبحان
اللہ ما کر مک)

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(یاد کرو) جب عہد لیا اللہ نے نبیوں سے کہ جو میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر آئے تمہارے پاس رسول، تصدیق کرتا ہو اس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو ضرور تم اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا اور پھر فرمایا کیا تم نے اس پر اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء نے عرض کیا کہ ہم ایمان لائے فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

واذا اخذ الله ميثاق النبيين لما آتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال ء اقررتم واخذتم على ذلكم اصري قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين.

(سورہ آل عمران تک الرسل)

حضرت سیدنا علی اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی سے یہ پختہ وعدہ لیا کہ اگر اس کی موجودگی میں سرور عالم و عالمیاں محمد رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوں تو اس نبی پر لازم ہے کہ وہ حضور کی رسالت پر ایمان لا کر آپ کی امت میں شمولیت کا شرف حاصل کرے اور ہر طرح حضور کے دین کی تائید و نصرت کرے اور تمام انبیاء نے یہی عہد اپنی اپنی امتوں سے لیا۔ السید الحق محمود الالوسی صاحب روح المعانی تحریر فرماتے ہیں۔ ومن هذا ذهب العارفون الى انه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم هو النبي المطلق والرسول الحقيقي والمشرع الاستفلاحي وان من سواه من الانبياء عليهم الصلوة والسلام في حكم التبعية له صلى الله عليه وسلم۔ یعنی اسی لیے عارفین نے فرمایا ہے کہ نبی مطلق رسول حقیقی اور مستقل شریعت کے

لانے والے حضور نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اور جملہ دیگر انبیاء حضور علیہ السلام کے تابع ہیں۔ (روح المعانی)

شب معراج تمام انبیاء کرام کا بیت المقدس میں مجتمع ہو کر حضور فخر کائنات کی امامت میں حضور کی شریعت کے مطابق نماز ادا کرنا اسی بلند مرتبہ عہد کی عملی توثیق تھی اور امام الانبیاء والمرسلین کی عظمت شان اور جلالت قدر کا صحیح اندازہ قیامت کے روز ہوگا جب ساری مخلوق خوف خدا سے لرزہ بر اندام ہوگی اور مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء لواحد ہاتھ میں لیے مقام محمود پر فائز ہوں گے۔ اللهم صلی علی حبیبک و صلیک صاحب لواء الحمد والمقام المحمود وبارک وسلم۔ (ضیاء القرآن)

دعا خلیل علیہ السلام میں آپ ﷺ کا تذکرہ

☆ قرآن کریم میں ہے۔

ربنا وبعث فیہم رسولا منہم یتلوا
علیہم ایتک ویعلمہم الکتب
والحکمة ویزکیہم انک انت
العزیز الحکیم۔

(بقرہ آیت نمبر 129)

اے ہمارے رب! بھیج ان میں ایک برگزیدہ
رسول انہیں میں سے تاکہ پڑھ کر سنائے انہیں
تیری آیتیں اور سکھائے انہیں یہ کتاب
اور دانائی کی باتیں اور پاک و صاف کر دے
انہیں بے شک تو ہی ہے بہت زبردست
(اور) حکمت والا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے موقع پر اپنے
لئے اور اپنی اولاد کیلئے دعائے مانگنے کے بعد اللہ تعالیٰ جل شانہ سے ایک جلیل القدر رسول کی بعثت
کیلئے یہ دعا فرمائی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس دعا کا مصداق کون ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

☆ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

انادعوة ابراهيم .
میں اپنے باپ ابراہیمؑ السلام کی دعا
ہوں۔ (سبحان اللہ ما کر مک)

بشارت عیسیٰ علیہ السلام میں آپ ﷺ کا تذکرہ

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذ قال عيسى ابن مريم يني
اسرائيل اني رسول الله اليكم
مصدق لما بين يدي من التوراة
ومبشر برسول ياتي من بعدى
اسمه احمد .

اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰؑ فرزند مریم نے
اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا
رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں
تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور
خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو

(الصف آیت نمبر 6) تشریف لایگا میرے بعد اس کا نام نامی

احمد ہوگا۔

تشریح: تمام انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کو حضور ﷺ کی آمد کی خوشخبری سناتے
رہے۔ لیکن جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی آمد کی خوشخبری دی وہ کسی
اور نبی سے منقول نہیں۔ اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور ﷺ کے سوا کوئی
دوسرا نبی آیا نہیں تھا۔

احسان عظیم کا ذکر کرتے ہوئے آپ ﷺ کا تذکرہ

حضور ﷺ کی آمد کو مومنوں کیلئے خصوصی طور پر احسان عظیم قرار دیا گیا۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر
جب اس نے بھیجا ان میں ایک رسول انہیں
میں سے پڑھتا ہے ان پر اللہ کی آیتیں
اور پاک کرتا ہے انہیں اور سکھاتا ہے انہیں
قرآن اور سنت اگرچہ وہ اس سے پہلے
یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

لقد من الله على المؤمنين اذ بعث
فيهم رسولا من انفسهم
يتلو عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم
الكتب والحكمة وان كانوا من
قبل لفي ضلل مبين.

(پارہ 7)

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے
موقع پر جو دعائیں مانگیں تھیں ان دعاؤں میں انہی صفات سے موصوف رسول اللہ ﷺ کی
بعثت کیلئے بھی عرض کیا گیا تھا۔ قرآن پاک کی اس آیت کریمہ میں بتایا جا رہا ہے کہ وہ
دعا قبول ہوگئی۔

نیز ایمان والوں کو آگاہ کیا گیا کہ ایسے جلیل القدر رسول ﷺ کی آمد تمہارے
لئے رب تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ غور فرمائیں کوئی تو ایسی بات تھی کوئی تو ایسا راز تھا کہ آپ
کی آمد کو احسان عظیم قرار دیا۔

ولادت باسعادت کا ذکر جمیل

حضور ﷺ نے ولادت باسعادت کا ذکر جمیل خود فرمایا۔

☆ حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے گویا کہ حضرت
عباسؓ نے دشمنوں کا کوئی طعن سن رکھا تھا۔ نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا میں کون ہوں
صحابہ نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب

ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا مجھ کو بہترین خلقت میں پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ بنا دیئے مجھ کو ان کے بہترین فرقہ میں کیا پھر ان کو قبائل میں تقسیم کر دیا مجھ کو بہترین قبیلہ میں کر دیا۔ پھر ان کے گھرانے بنائے مجھ کو بہترین گھرانے میں پیدا کیا۔ میں بہترین ذات کا اور بہترین حسب والا ہوں۔ (ترمذی شریف)

☆ حضرت وائلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو چن لیا۔ کنانہ سے قریش کو چن لیا اور قریش سے بنو ہاشم کو چننا۔ اور بنو ہاشم میں مجھ کو چن لیا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) حضرت ترمذی کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی اولاد سے اسماعیل کو چن لیا اور اسماعیل کی اولاد سے بنو کنانہ کو چن لیا۔

☆ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں بنی آدم کے بہترین طبقوں میں پیدا کیا گیا ہوں ایک صدی کے بعد دوسری صدی گذرتی گئی۔ یہاں تک کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا۔ جس میں پیدا ہوا۔ (بخاری شریف)

☆ حضرت عراباض بن ساریہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کے ہاں میں خاتم النبیین لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ میں تم کو اپنے امر کی ابتداء بتلاتا ہوں کہ حضرت ابراہیم کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں کہ جب میں پیدا ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک نور ان سے نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (رواہ احمد)

صحابہ کرامؓ اور ذکر انبیاءؑ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آپ باہر سے تشریف لائے ان کے نزدیک ہوئے سنا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے ہیں ایک کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرا کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے کلام کیا۔ ایک کہہ رہا ہے عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں ایک نے کہا کہ آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے جن لیا۔ رسول اللہ ﷺ ان پر نکلے اور فرمایا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے اور تم تعجب کا اظہار کر رہے تھے کہ ابراہیمؑ خلیل ہیں یہ درست ہے اور موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کر نیوالے ہیں یہ بھی درست ہے اور عیسیٰؑ روح اللہ ہیں یہ بھی ٹھیک ہے اور آدمؑ کو اللہ نے جن لیا۔ خبردار میں اللہ کا حبیب ہوں اور فخر سے نہیں کہتا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور فخر سے نہیں کہتا آدمؑ اور دوسرے نبی اس کے نیچے ہونگے۔ میں پہلا سفارش کر نیوالا ہوں اور پہلا ہوں جس کی سفارش قبول کی گئی ہے۔ اور فخر سے نہیں کہتا اور میں پہلا ہوں جو جنت کے حلقے ہلاؤں گا۔ میرے لیے وہ کھولا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس میں داخل فرمائے گا میرے ساتھ فقراء مومن ہوں گے اور کوئی فخر نہیں ہے میں اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین ہوں کوئی فخر نہیں ہے۔ (ترمذی)

صاحب مرقاۃ اس حدیث پاک کی تشریح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ

حضور ﷺ نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کے مقام اور مرتبہ کی تصدیق فرمائی۔

ثم نبه على انه افضلهم واكملهم
وجامع لما كانوا متفرقا فيهم.
آخر میں آپ نے متنبہ فرمایا کہ وہ ان
سب سے افضل اور اکمل ہیں اور وہ مقام
جو ان سب (انبیاء) کو عطا ہوئے وہ ان
سب کے جامع ہیں۔

(مشکوٰۃ حاشیہ ص 513)

صحابہ کرامؓ نے اپنی مجلس میں ذکر انبیاء علیہم السلام کا اہتمام فرمایا۔ حضور ﷺ تشریف لائے۔ ذکر انبیاء فرمایا صحابہ کرام جن کمالات کے ذکر خیر سے انبیاء علیہم السلام کو خراج عقیدت پیش کر چکے تھے۔ حضور نے ان کی تصدیق فرمائی۔ اور آخر میں اپنا ذکر خیر بھی فرمایا۔

صاحب لولاک..... فضل عظیم

☆ حضرت سلمانؓ کی حدیث پاک میں جس کی روایت ابن عساکر سے ہے۔ یوں ارشاد ہے
قال هبط جبرائيل على النبي
عليه السلام فقال ان ربك يقول ان
كنت اتخذت ابراهيم خليلا فقد
اتخذت حبيبا وما خلقت خلقا
اكرم على منك ولقد خلقت
الدنيا واهلها لا عرفهم كرامتك
ومنزلتك ولولاك ما خلقت
الدنيا.

(مواہب ص 12، ج 1)

حضرت جبرائیلؑ رسول اللہ ﷺ کے پاس نازل ہوئے۔ اور عرض کیا کہ تحقیق آپ کا رب فرماتا ہے کہ اگر میں نے ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا تھا۔ تحقیق آپ کو میں نے اپنا حبیب اختیار کیا ہے اور میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی کہ وہ میرے نزدیک آپ سے زیادہ مکرم ہو میں نے اہل دنیا کو اس واسطے پیدا کیا ہے تاکہ آپ کی وہ کرامت اور منزلت جو میرے نزدیک ہے ان کو اس کی معرفت کراؤں۔ اے محمد ﷺ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا (سبحان اللہ ما اکرمت)

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزم محشر کا کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانیوالی ہے
تشریح: اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک جو علیٰ کل شئی قدیر ہے۔ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ
علیہ وسلم کو کتنی شان و عظمت قدر و منزلت سے نوازا ہوگا۔ در اس حالیکہ مخلوق کو اپنے محبوب کی کرامت
و منزلت کی معرفت کرانی ہو (دکھانی ہو)۔

☆ قرآن پاک میں ہے۔

و کان فضل اللہ علیک عظیما۔ اور آپ پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فضل عظیم
ہے۔

☆ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں۔

حارت العقول فی تقدیر فضلہ حضور پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا جو فضل عظیم
علیہ و خرسۃ اللسن دون ہے عقلیں اس کا اندازہ کرنے اور زبانیں
وصف یحیط بذالک۔ اسے بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

(الشفاء ص 135، ج 1)

☆ علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وما یكون عنده تعالیٰ عظیمًا کیف اور جو فضل اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ہو اس
یعلمہ سواہ۔ (نسیم الریاض کی عظمت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کون جان سکتا
ص 8، ج 2) ہے۔

محفل میلاد اور اس کی شان و عظمت

آؤ مشتاقان محفل، محفل میلاد میں رحمتیں بجد ہیں نازل محفل میلاد میں
 عطر ملنا، بانٹنا شیرینی، سلگانا بخور ہیں یہ امت کے مشاغل محفل میلاد میں
 ذکر حق، نعت پیمبر، اجتماع مومنین جمع ہیں یہ سب فضائل محفل میلاد میں
 گھر میں جب دھوپ آگئی گویا کہ سورج آگیا خود بدولت خود ہیں شامل محفل میلاد میں
 قاری میلاد جب اٹھ کر لگے پڑھنے سلام سب اٹھے محفل کی محفل محفل میلاد میں
 حیف اس پر جب کھڑے سب ہوں تو وہ بیٹھا ہے ہو کے پابند سلاسل محفل میلاد میں

کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں آداب سے

سر کے بل آتے ہیں بیدل محفل میلاد میں



میلاد نبی کی ہر محفل عنوان عبادت ہوتی ہے ہر اہل محبت کو حاصل عرفان کی دولت ہوتی ہے
 محبوب خدا یہ کون ہوا؟ معراج کا دولہا کون بنا یہ کون جہاں میں آتا ہے یہ کس کی ولادت ہوتی ہے
 اس واسطے حضرت کا سایہ اترانہ زمیں پر اے ہمد سائے کند میں پر پڑنے سے تو بین جلالت ہوتی ہے
 جینا بھی تہلے سائے میں مرنا بھی تہلے سائے میں سرکار تمہارے سائے کی ہر لمحہ ضرورت ہوتی ہے
 دیکھے تو کوئی سمجھے تو کوئی آئے تو کوئی اس محفل میں اس محفل اقدس کی شرکت اسرار حقیقت ہوتی ہے
 چلتی ہے شفاعت کی آندھی میدان قیامت میں جسم بخشش کی نہ ہو امید جسے اس کی بھی شفاعت ہوتی ہے

تورات میں پڑھ، قرآن میں پڑھ ایمان کے سب اوراق میں پڑھ

محمود نبی کی اے محمود اس شان سے مدحت ہوتی ہے

صحابہ کرامؓ اور محافل میلاد

☆ حضرت عامر انصاریؓ اور محفل میلاد۔

عن ابی الدرداء مريم مع النبي ﷺ
الى بيت عامر انصاري و كان يعلم
وقائع ولاوته عليه السلام لابنائہ
وعشيرته ويقول هذا اليوم
هذا اليوم فقال عليه
الصلوة والسلام ان الله فتح لك
ابواب الرحمة وملئكتهم
يستغفرون لك من فعل فعلك
نجي نجاتك. (تنوير)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورؐ
کے ہمراہ حضرت عامر انصاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے وہ
اپنے گھر میں اپنی قوم اور اپنے بچوں
کو حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے
واقعات کی تعلیم دے رہے تھے اور کہتے
تھے کہ آج کا دن، آج کا دن حضورؐ نے
فرمایا: اللہ نے تیرے واسطے رحمت کے
دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور ملائکہ
تیرے واسطے دعا، مغفرت کرتے ہیں اور
(فرمایا جو شخص بھی) تیرے اس کام جیسا
کام کریگا وہ یہی نجات پائیگا۔ (تنویر)

حضرت عامر انصاریؓ اپنے گھر میں محفل میلاد کا انعقاد کر کے اپنی قوم اور اپنی
اولاد کو ولادت باسعادت کے واقعات کی تعلیم دے رہے تھے عام معمول کی طرح مجمع
کو ولادت باسعادت کے واقعات صرف سنا ہی نہیں رہے تھے بلکہ ان کو تعلیم دے رہے
تھے۔ تعلیم کے معنی سکھلانے یا دکرانے کے ہیں۔

☆ قرآن پاک میں ہے۔

وعلم آدم الاسماء كلها.

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو سارے نام

سکھلائے۔

حضرت آدمؑ نے ان اسماء کو یاد رکھا تعلیم کے معنی سکھلانے کے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ صحابہ کرام کے نزدیک ولادت باسعادت اور اس موقع پر رونما ہونے والے خارق عادت واقعات کی بڑی اہمیت تھی۔

حضرت عامرؓ کی تعلیم دے رہے تھے۔ اور اس عمل پر ان کو کتنا اعزاز نصیب ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تیرے واسطے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور ملائکہ تیرے واسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور فرمایا (جو شخص بھی تا انقراض عالم) تیرے اس کام جیسا کام کریگا وہ یہی نجات پائیگا۔

حضرت ابن عباسؓ اور محفل میلاد

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے گھر میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے واقعات اپنی قوم کے سامنے بیان فرما رہے تھے اور وہ خوش ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد و ثناء کرتے تھے۔ اور درود پاک پڑھتے تھے۔ اچانک حضور ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ (سبحان اللہ)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادته ﷺ لقوم فیستبشرون ویحمدون اللہ ویصلون علیہ اذ جاء النبی ﷺ قال حلت لکم شفاعتی۔

(تنویر)

گھر میں محفل میلاد

حضرت عامر انصاری اور عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے گھروں میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے واقعات اپنی قوم کے سامنے بیان فرمائے۔ ثابت ہوا کہ گھر میں محفل میلاد کا انعقاد کرنا باعث ثواب اور حضور ﷺ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ نیز محفل میلاد میں ولادت باسعادت کے خارق عادت واقعات کا بیان کرنا خوشی کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد و ثناء کرنا صلوة و سلام پڑھنا صحابہ کرامؓ کی سنت ہے۔ الحمد للہ آج تک یہ معمول اسی طرح سے قائم ہے۔ آج بھی محافل میلاد کا انعقاد کر کے انہی معمولات کو ادا کیا جاتا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

حضرت عباسؓ اور محفل میلاد

حضرت حزیم ابن عوسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب میں ہجرت کر کے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت غزوہ تبوک سے مدینہ شریف واپس تشریف لائے تھے۔ تو حضرت عباسؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی مدح کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کہو اللہ تعالیٰ تمہارا منہ سالم رکھے۔ حضرت عباسؓ نے ایک قصیدہ پڑھا۔ حاکم اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ جب حضور ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے مسجد میں داخل ہوئے اور مجلس عام میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے اجازت مانگی آپ نے دعا کرتے ہوئے انہیں اجازت فرمائی۔ انہوں نے قصیدہ کی صورت میں اشعار پڑھے۔ ان میں سے چند اشعار یہ ہیں۔

من قبلها طبت فی الظلال و فی

مستودع حیث یخصف الورق

آپ پیدائش سے پہلے پاک تھے جنت کے درختوں کے سایہ میں اور پشت آدم میں جبکہ آدم و حوا اپنے ستر چھپانے کیلئے پتے لپیٹتے تھے۔

تشریح: حضرت آدم اور حوا علیہما السلام نے جب شجر ممنوعہ سے پھل کھا لیا تھا جس سے جنت کا لباس اتر گیا۔ تو دونوں نے درختوں کے پتوں سے بدن کو ڈھانکا۔ اس وقت بھی آپ مستودع میں موجود تھے۔ ثم هبت البلاد لا بشر انت ولا مضغة ولا علق
پھر آپ زمین پر اترے (صلب آدم میں) اس وقت نہ آپ بشر تھے نہ گوشت کے ٹکڑے اور نہ خون جما ہوا۔

تشریح: شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ہمیشہ جو ہر وے نور بود، آپ ﷺ کے جسم اطہر کا جوہر نور تھا) زمین پر نزول کے وقت آپ نہ بشر تھے نہ گوشت پوست اور نہ جما ہوا خون کیونکہ یہ سارے حالات جنین کے ہیں۔ ہبوط الی الارض کے وقت ان کا انتقاء واضح ہے۔

منتقل من صلب الی رحم اذا مضیٰ عالم بدأ طبق
آپ ﷺ کے جسم اطہر کا جوہر ایک صلب سے دوسرے رحم تک منتقل ہوتا رہا۔ جب ایک عالم گذر جاتا تو دوسرا شروع ہو جاتا۔

وردت نار الخلیل مکتما فی صلبہ انت کیف یحترق
آپ وارد ہوئے نار خلیل میں پوشیدہ کیونکہ آپ کا جوہر ابراہیم علیہ السلام کی صلب میں مخفی تھا۔ تو وہ کیسے جلتے۔ (چنانچہ آگ گلزار ہو گئی)

زمین چمک گئی

وانت لما ولدت اشرققت الارض. وضاءت بنورک الافق
فخن فی ذالک الضیاء وفی. النور والسبل الرشاد نخترق

جب آپ پیدا ہوئے زمین چمک گئی اور آفاق روشن ہو گئے
 اب ہم اسی روشنی اور نور میں ہیں اور ہدایت کے راستوں پر چل رہے ہیں
 قارئین کرام! حضور ﷺ نے حضرت عباسؓ کو اس عمل خیر کی صرف اجازت ہی
 نہیں فرمائی بلکہ آپ ﷺ نے مجلس میں تشریف رکھتے ہوئے خود بھی ان اشعار کو سماعت
 فرمایا۔ اسی کا نام دین ہے۔ ماثبت من النبی ﷺ قولاً او فعلاً او تقریراً

مسجد میں محفل میلاد

حاکم اور طبرانی کی روایت کے مطابق حضور ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس
 تشریف لائے تو سب سے پہلے مسجد میں داخل ہوئے اور مجلس عام میں تشریف
 فرما ہوئے۔ حضرت عباسؓ نے مدح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے دعا کرتے
 ہوئے اجازت فرمائی۔ حضرت عباسؓ نے آپ ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کی تعریف
 میں مجلس عام میں مسجد میں اشعار پڑھے۔ ہر شعر میں ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا۔ معلوم
 ہوا کہ ولادت باسعادت کے خارق عادت واقعات کا بیان کرنا۔ حضور ﷺ کی حیات طیبہ
 کے زمانہ سے چلا آ رہا ہے۔

حضرت حسانؓ اور ذکر ولادت

مداح رسول کی شان

حضرت حسان بن ثابتؓ دربار رسالت کے شاعر اور مداح رسول تھے۔ حضرت
 عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ مسجد نبوی میں ان کیلئے ممبر رکھتے چادر بچھاتے پھر
 حضرت حسانؓ آپ ﷺ کے فضائل بیان فرماتے۔

☆ حضور ﷺ نے حضرت حسانؓ کیلئے یوں دعا فرمائی۔

اللهم ایدہ بروح القدس۔ اے اللہ حضرت حسان کی مدد جبرائیلؑ سے
(متفق علیہ) فرما۔

☆ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں ہے۔

وایدناہ بروح القدس۔ اور مدد فرمائی ہم نے ان کی پاکیزہ روح
(بقرہ آیت ۲۵۳-۳۶) سے (حضرت جبرائیلؑ سے)

☆ سورۃ مائدہ میں ہے۔

اذا ید تک بروح القدس۔ جب مدد کی میں نے تیری روح پاک سے
(جبرائیلؑ سے) حضرت عیسیٰؑ کی تائید
(مائدہ آیت نمبر ۱۰)

کیلئے ہم نے روح القدس (جبرائیلؑ) کو
مقرر کیا حضرت عیسیٰؑ جہاں تشریف لے
جاتے حضرت جبرائیلؑ ان کے ساتھ
رہتے۔

حضور ﷺ نے اپنے صحابی حضرت حسانؓ (مداح رسولؐ) کیلئے یہ دعا فرمائی۔ کہ اے

اللہ حضرت حسانؓ کی مدد جبرائیلؑ علیہ السلام سے فرما۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپؐ کی اس
دعا کو منظور بھی فرمایا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت حسانؓ سے فرمایا۔ روح

القدس (جبرائیلؑ) ہمیشہ تیری مدد کرتے رہیں گے۔ جب تک تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ
کی طرف سے (قریش کی ہجو کا) جواب دیتا رہیگا (تعریف کرتا رہیگا) (مسلم شریف)

حضرت حسانؓ کیا خوب فرماتے ہیں۔

خلقت مبرامن کل عیب کانک قد خلقت کما تشاء

(اللہ کے حبیبؐ) آپؐ ہر عیب سے پاک و صاف پیدا کیے گئے گویا کہ اللہ تعالیٰ

نے آپؐ کو اس طرح پیدا فرمایا جس طرح آپؐ کی مرہی تھی۔

واحسن منك لم ترقط عين واجمل منك لم تلد النساء

آپؐ سے زیادہ حسین و جمیل کسی آنکھ نے دیکھا نہیں۔ اور آپؐ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جنا نہیں۔ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔

فان ابی ووالدتی و عرضی لعرض محمد منکم و قاء

میرے ماں باپ اور میری آبرو محمد ﷺ کی آبرو بچانے کیلئے قربان ہیں۔

حضرت کعب بن زبیرؓ نے حضور ﷺ کی مدح کرتے ہوئے قصیدہ پڑھا۔ جب حضرت کعبؓ اس

شعر پر پہنچے۔

ان الرسول لنور يستضاء به مهند من سیوف اللہ مسلول

تو آپ ﷺ نے ان کو اپنی چادر مبارک عطا فرمائی۔ اس مبارک چادر کو حاصل

کرنے کیلئے حضرت معاویہؓ نے دس ہزار درہم کی پیشکش کی۔ مگر حضرت کعبؓ نے کہا کہ

رسول اللہ ﷺ کی چادر کیلئے میں اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ حضرت کعبؓ کی وفات

کے بعد حضرت معاویہؓ نے ان کے ورثاء سے وہ چادر بیس ہزار درہم میں لے لی۔ اسی چادر

کو خلفاءِ عیدین میں پہنتے تھے۔

حضرت امام بوسیریؒ اور ذکر ولادت

(قصیدہ بردہ شریف میں ذکر ولادت)

امام شرف الدین بوسیری (متوفی ۶۹۲ھ) اپنے قصیدہ بردہ کا سبب تصنیف یوں

بیان فرماتے ہیں۔

”میں نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں بہت سے قصیدے لکھے جن میں سے

بعضے وزیرین الدین یعقوب بن زبیر کی درخواست پر تصنیف ہوئے۔ بعد ازاں ایسا اتفاق

ہوا کہ میں مرض فالج میں مبتلا ہو گیا۔ اور اس سے میرا نصف بدن بے کار ہو گیا۔ میرے جی

میں آیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں ایک اور قصیدہ لکھوں۔ چنانچہ میں نے یہ

قصیدہ بردہ تیار کیا اور بتوسل حضور اکرم ﷺ بارگاہ باری تعالیٰ میں اپنی عافیت کیلئے دعا کی

۔ میں نے اس قصیدے کو بار بار پڑھا اور آنحضرت ﷺ کے توسل سے دعا کی

اور سو گیا۔ (اب دیکھئے احمد مختار کی مسیحائی اور محمد عربی کی چارہ فرمائی) خواب میں زیارت

ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست شفا میرے مفلوج حصہ پر پھیرا۔ اور اپنی

چادر (بردہ) مبارک مجھ پر ڈال دی۔ آنکھ کھلی تو میں نے اپنے تئیں تندرست و قومی پایا میں

نے اس قصیدے کا ذکر کسی سے نہ کیا تھا۔ مگر جب میں صبح کو گھر سے نکلا تو راستے میں ایک

درویش نے مجھ سے کہا کہ وہ قصیدہ مجھے عنایت فرمائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی مدح

میں لکھا ہے۔ میں نے کہا آپ کونسا قصیدہ طلب فرماتے ہیں؟ وہ بولے کہ جو تم نے بحالت

مرض لکھا ہے۔ اور اس کا مطلع بھی بتا دیا اور یہ بھی فرمایا کہ خدا کی قسم! رات کو یہی قصیدہ میں

نے دربار نبوی میں سنا ہے۔ جب یہ پڑھا جا رہا تھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو سن

کر یوں جھوم رہے تھے جیسا کہ باد نسیم کے جھونکے سے میوہ دار درخت کی شاخیں جھومتی

ہیں۔ حضور انور نے ان کو پسند فرمایا اور پڑھنے والے پر ایک چادر ڈال دی۔ یہ سن کر میں نے اپنا خواب بیان کیا اور یہ قصیدہ اس درویش کو دے دیا۔ اس نے لوگوں سے ذکر دیا اور یہ خواب مشہور ہو گیا۔ (سیرت رسول عربی)

قصیدہ بردہ شریف کے چوتھے فصل کے سارے اشعار میں حضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور اس موقع پر ظاہر ہونیوالے خارق عادت واقعات کا ذکر ہے۔ پہلا شعر یوں ہے۔

ابان مولدہ عن طیب عصرہ یاطیب مبتداء منہ و مختتم

آپ ﷺ کے زمان ولادت نے آپ کے عصر کی پاکیزگی اور خوبی کو ظاہر کر دیا۔ کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی۔

حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت خارق عادت واقعات امور غریبہ کے ظہور نے آپ ﷺ کی عصر کی عمدگی اور پاکیزگی کی حقیقت کو واضح کیا۔

میلاد النبی ﷺ

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی مخلوق کی رشد و ہدایت کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ مخلوق کیلئے ان کی تشریف آوری ایک نعمت عظمیٰ ہوتی ہے۔ ان کی ذات مخلوق کیلئے امن و سلامتی کا پیغام ہوتی ہے۔ پیدائش، وفات اور حشر کے دن ایک عام انسان کیلئے بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔ عام انسانوں کیلئے ان تینوں موقعوں پر وحشت کا امکان ہوتا ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس اکرام سے نوازتے ہیں کہ ان تینوں موقعوں پر ان کو سلامتی عطا فرماتے ہیں۔

☆ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے یوم ولادت پر اللہ تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔
 و سلام علیہ یوم ولد و یوم یموت اور سلامتی ہو ان پر جس روز وہ پیدا ہوئے۔
 و یوم یبعث حیا. (پارہ 16 ع 4)
 اور جس روز انتقال کریں گے اور جس روز
 انہیں اٹھایا جائے گا زندہ کر کے۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔
 و السلام علی یوم ولدت و یوم
 اموت و یوم ابعث اور سلامتی ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا
 اور جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے
 حیا. (پارہ 16 ع 5)
 اٹھایا جائے گا زندہ کر کے۔

ان ہر دو آیات کی روشنی میں یہ بات اچھی طرح واضح ہو گئی۔ کہ انبیاء علیہم السلام
 کی ولادت باسعادت کا دن اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خصوصی رحمتوں کا دن ہوتا ہے۔ سلامتی
 کا دن ہوتا ہے۔

☆ حضور ﷺ جمعہ شریف کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔
 و فیہ خلق ادم۔ جمعہ شریف کے دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا
 گیا

جب یہ مقام دوسرے انبیاء علیہم السلام کی ولادت باسعادت ہونے والے ایام کو
 حاصل ہے تو حبیب خدا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت والے دن کو کتنا مقام
 حاصل ہوگا۔

یوم ولادت کی عظمت

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے سو مواری کے دن روزہ رکھنے کے
 بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ اس دن میں پیدا ہوا اور مجھ پر وحی نازل ہوئی۔ (مسلم
 شریف)

خوشی کا اظہار

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل اور اس کی رحمتوں کے حصول پر خوشی کا اظہار کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں۔

قل بفضل اللہ وبرحمته فبذلك
فليفرحوا هو خير مما يجمعون.
آپ فرمادیں کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت
کے باعث اس پر خوشی مناؤ۔ یہ خوشی منانا ان
چیزوں سے بہتر ہے جنہیں وہ جمع کر رہے
(پارہ 11 ع 11)

ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب حضور ﷺ مکہ سے ہجرت فرما
مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے ان سے فرمایا
کہ تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ دن مقدس و مبارک ہے کہ اس دن
اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی تھی۔ اور ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے
ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

فنحن احق بموسى منكم فصامه
وامر بصيامه.
فرمایا کہ ہم موسیٰ کی فتح کا دن منانے میں تم
سے زیادہ حقدار ہیں۔ پس حضور نے خود بھی
روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم
(متفق علیہ)

فرمایا۔

حضرت ابن عباسؓ نے ایک دن قرآن پاک کی آیت ”اليوم اكملت لكم
دينكم“ الایہ پڑھی آپ کے پاس ایک یہودی موجود تھا۔ اس نے کہا۔ اگر یہ آیت ہم
یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس کے نزول کے دن کو عید مناتے۔ حضرت ابن عباسؓ نے

فرمایا جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن ہماری دو عیدیں تھیں۔ جمعہ شریف کا دن اور عرفہ کا دن۔ (مشکوٰۃ شریف ص 121)

یہودی کا مقصد یہ تھا کہ یہ آیت ایسی عظیم الشان ہے کہ اگر ہم پر نازل ہوتی۔ تو ہم اس کے نزول کے دن کو یوم عید قرار دیتے۔ اس کے جواب میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ کہ ہمارے یہاں اس دن دو عیدیں تھیں معلوم ہوا کہ پہلی امتوں میں بھی شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ جس دن ان کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے کوئی نعمت میسر آتی تو اس دن کو خوشی کا دن مناتی تھیں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

اے اللہ ہم سب کے پالنے والے اتار ہم پر خوان آسمان سے بن جائے ہم سب کیلئے خوشی کا دن (یعنی) ہمارے اگلوں کیلئے بھی اور پچھلوں کیلئے بھی اور (ہو جائے) ایک نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہمیں اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

ربنا انزل علینا مائدة (1) من السماء
تكون لنا عيدا اولنا و آخرنا و اية
منك و ارزقنا و انت خير الرازقين.
(پارہ 7 ع 5)

مائدہ (1) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے اور آپ کی رسالت پر یقین ہے۔ آپ آسمان سے ہمارے لئے کھانا نازل ہونے کی دعا فرمادیں۔ تاکہ روٹی کی فکر سے ہمیں نجات ملے اور ہم اطمینان سے اطاعت اور فرمانبرداری کر سکیں۔ حضرت عیسیٰ نے دعا فرمائی۔ آپ کی دعا کے بعد

دیکھے حضرت عیسیٰ نے خوان اترنے کے دن کواگلوں اور پچھلوں کیلئے عید کا دن قرار

دیا۔

پیر محمد کرم شاہ الازہری تفسیر ضیاء القرآن میں اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کرتے

ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

عید مطلق خوشی اور سرور کے دن کو کہتے ہیں لا ولسا و اخرنا سے مراد یہ ہے کہ

جو اس ماندہ کے نزول سے پہلے ایمان لائے اور جو بعد میں ایمان لائیں گے۔ یہ سب کیلئے

فرحت و شادمانی کا دن ہوگا۔

حضرت صدر الافاضل مراد آبادی قدس سرہ نے یہاں خوب لکھا ہے۔ فرماتے

ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو۔ اس روز کو عید منانا

اور خوشیاں منانا عبادتیں کرنا شکر الہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لئے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الہی بجالانا اور

اظہار فرح و سرور کرنا مستحسن ہے اور مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ (ضیاء القرآن ج اول

ص 523)

آسمان سے ایک خوان نازل ہونا شروع ہوا۔ جس کے گرد بادل کے دو ٹکڑے ہوتے

تھے۔ خوان حضرت عیسیٰ کے سامنے آ کر ٹھہر جاتا۔ حضرت عیسیٰ بسم اللہ خیر الرازقین

کہہ کر سرپوش ہٹاتے۔ خوان میں گوشت، روٹی، سبزی سرکہ اور پھل وغیرہ موجود ہوتے

تھے۔ سب لوگ اس سے سیر ہو کر کھاتے تھے بہت دنوں تک یہ خوان نازل ہوتا رہا۔ صبح کے

وقت اترتا اور زوال کے وقت واپس چلا جاتا (سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے رسول کی

دعا کا کیا اثر تھا۔)

اظہار خوشی پر ثواب جزیل

☆ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

یثاب علیہا صاحبہا لہما فیہ من
تعظیم قدر النبی ﷺ
واظہار الفرح والاستبشار لمولده
الشریف ﷺ (حسن المقصد)
محفل میلاد کرنے والا ثواب پاتا ہے اس
لیے کہ اس میں حضور ﷺ کی تعظیم ہے
اور ولادت باسعادت پر خوشی اور مسرت
کا اظہار ہے۔

☆ علامہ صدر الدین بن عمر شافعی کیا خوب فرماتے ہیں۔

ویثاب الانسان بحسب قصدہ فی
اظہار السرور والفرح
بمولد النبی ﷺ.
میلاد شریف کے موقع پر ہر انسان کو اپنی
نیت کے مطابق خوشی کا اظہار کرنے پر
ثواب دیا جاتا ہے۔

عید میلاد پر خوشی منانے کا فائدہ

ابولہب کی ایک لونڈی تھی جس کا نام ثویبہ تھا۔ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی
ثویبہ ابولہب کے پاس گئی۔ اور کہا کہ آپ کو مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائی کے گھر بیٹا
عطا فرمایا ہے۔ اپنے بھتیجے (محمد) کی ولادت کی خوشی میں ابولہب نے ہاتھ کی دو انگلیوں سے
اشارہ کرتے ہوئے ثویبہ کو آ زاد کر دیا۔ ابولہب مر گیا۔

ہزار ہا لوگ اس سے کھاتے مگر کھانے میں کمی نہ ہوتی تھی۔ نزول ماندہ کی ایک شرط یہ
تھی کہ کوئی شخص دوسرے وقت کیلئے بچا کر نہ رکھے۔ لوگوں نے خیانت شروع کر دی اور ماندہ
سے بچا کر رکھنا شروع کر دیا۔ وہ لوگ نافرمانی سے باز نہ آئے۔ آخر ماندہ کا نزول روک دیا گیا۔

تو حضرت عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے تقریباً ایک سال بعد اس کو خواب میں برے حال میں دیکھا۔ اس نے مجھے کہا کہ مرنے کے بعد مجھے آرام نصیب نہیں ہوا۔ بڑے عذاب میں گرفتار ہوں۔ لیکن ہر سوموار کو میرے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔

☆ حضرت عباسؓ اس کی وجہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

ان النبی ﷺ ولد یوم الاثنین
و کانت ثویبة بثمرت ابالہب
بمولدہ فاعتقہا۔

کہ سوموار کے دن حضورؐ کی ولادت ہوئی
تھی اور ثویبہ نے ابولہب کو حضورؐ کی
ولادت کی خوشخبری سنائی تھی اور اس نے
اس خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا۔

(فتح الباری ص 149 ج 9)

☆ علامہ قسطلانی ابن الجزریؒ کا قول نقل کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

قال ابن الجزری فاذا کان هذا
ابولہب الکافر الذی نزل القرآن
بذمہ جوزی فی النار بفرحہ لیلۃ
مولد النبی ﷺ بہ فما حال
المسلم الموحد من امته علیہ
السلام الذی یسر بمولده ویبذل
ما تصل الیہ قدرته فی محبته
ﷺ لعمری انما یكون جزاؤہ من
اللہ الکریم ان یدخلہ بفضله
العمیم جنات النعیم۔

حضرت ابن جزریؒ فرماتے ہیں۔ جب
ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے۔ جس کے
بارے میں قرآن پاک میں مذمت نازل
ہوئی۔ باوجود اس کے حضورؐ کی ولادت
کی خوشی میں پیر کی رات اس کے عذاب میں
تخفیف کر دی جاتی ہے۔ تو اس موحد امتی کا
کیا حال ہوگا جو آپ ﷺ کی میلاد پر خوشی و
مسرت کا اظہار کرے اور اپنی وسعت کے
مطابق آپ کی محبت کی وجہ سے خرچ کرے
مجھے اپنی عمر کی قسم بے شک اس کی جزاء رب
کریم ضرور دے گا اور اپنے فضل و کرم سے اسے
جنت کی نعمتوں میں داخل کریگا۔

محافل میلاد انبیا صلی اللہ علیہ وسلم مفسرین و محدثین کرام کی نظر میں

☆ علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں تحریر فرماتے ہیں۔

ومن تعظیمہ عمل المولد اذ لم یکن فیہ منکر اقال الامام السیوطی قدس سرہ یتحب الاظهار الشکر لمولده علیہ السلام. (روح البیان ص 661 ج 5)

میلاد شریف کرنا بھی حضور کی ایک تعظیم ہے جب وہ منکرات سے خالی ہو امام سیوطی فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔

☆ علامہ اسماعیل حقی فرماتے ہیں۔

وقد استخرج له الحافظ ابن حجر اصلا من السنة وكذا الحافظ السیوطی ورد علی انكار هافی قوله ان عمل المولد بدعة مذمومة

حافظ ابن حجر اور حافظ سیوطی نے میلاد شریف کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور ان لوگوں کا رد کیا ہے۔ جو میلاد شریف کو بدعت سیئہ ۱ کہہ کر منع کرتے ہیں۔

۱ (روح البیان ص 661 ج 5)

۱ بدعت سیئہ: وہ بدعت ہے جو سنت کے مخالف ہو شرعی دلائل اس کی تائید نہ کرتے ہوں۔ اور نہ ہی کسی شرعی مصلحت پر مشتمل ہو امام غزالی فرماتے ہیں۔ ہر نوا ایجاد بدعت کی ممانعت نہیں بلکہ اس بدعت کی ہے۔ جس کے مقابل کوئی سنت قائم ہو اور باوجود کسی امر شریعت کے موجود رہنے کے اس امر کو دور کر دے۔

بلکہ بعض احوال میں جب اسباب بدل جاویں بدعت کا ایجاد واجب ہو جاتا ہے۔ (مذاق العارفین ص 5 ج 2)

☆ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

مستحب ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت کا شکر
مجمع کر کے اور کھانا کھلا کر اور اس کے مثل
دیگر اعمال قرب اور اظہار سرور سے بجا
لا دیں۔

يستحب لنا اظهار الشكر لمولده
ﷺ بالا اجتماع والاطعام
ونحو ذلك من وجوه القربات
والمسرات. (حسن المقصد)

☆ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

بہتر ہے کہ میلاد شریف کی محافل مہینے کے
کل دنوں میں اور راتوں میں کی جائیں۔

بل يحسن في ايام الشهر كلها
ولياليه. (مورد الروي)

☆ محدث امام ابن جوزی فرماتے ہیں۔

ہمیشہ مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ مصر شام یمن غرض
شرق سے غرب تک تمام بلاد عرب کے
باشندے میلاد انبی ﷺ کی محفلیں منعقد
کرتے چلے آئے ہیں۔

لا زال اهل الحرمين الشريفين
والمصر والشام وسائر بلاد العرب
من المشرق والمغرب يحتفلون
بمجلس مولد النبي ﷺ.
(المولد النبوي 58)

☆ امام سخاوی فرماتے ہیں۔

دنیا کے کونے کونے اور مختلف ممالک میں
بسنے والے تمام اہل اسلام ہمیشہ سے ربیع
الاول کے مہینے میں میلاد کی یاد مناتے
ہیں۔

لا زال اهل الاسلام في سائر
الاقطار والمدن الكبار يحتفلون
في شهر مولد ﷺ. (سبل الہدی
ج 1 ص 439)

☆ امام قسطلانی فرماتے ہیں۔

لازال اهل السلام يحتفلون بشهر مولده عليه السلام. (مواہب اللدنیہ ج 1 ص 27)

ہمیشہ سے اہل اسلام حضور کی ولادت باسعادت کے مہینے میں محافل میلاد کا اہتمام کرتے آئے ہیں

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

لا يزال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده ويعملون الولائم الى اخره.

ہمیشہ مسلمانوں کا یہ دستور ہے کہ ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں صدقات و خیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں

(ماثبت من السنۃ ج 1 ص 102)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں۔ میں ہر سال حضور ﷺ کے میلاد کے موقع پر کھانے کا اہتمام کرتا تھا۔ لیکن ایک سال (بوجہ عسرت) کھانے کا اہتمام نہ کر سکا۔ مگر میں نے کچھ بھنے ہوئے چنے لیکر میلاد کی خوشی میں لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے سامنے وہی چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ خوش و خرم تشریف فرما ہیں۔ (الدر الثمین ص 40)

حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں۔

فقیر کا مشروب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہے۔ بلکہ برکات کا ذریعہ سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف اور لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ ص 9)

محفل میلاد النبی ﷺ کی ظاہری و باطنی برکات

☆ علامہ احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی فرماتے ہیں۔

مما اجر ب من خواصه انه امان فی
ذالک العام وبشری عاجله بنیل
البغیہ والمرام فرحم اللہ امرأ
اتخذ لیالی شهر مولده المبارک
اعیاد الیکون اشد علة من فی قلبه
مرض. (مواہب اللدنیہ ج 1 ص 27)

میلاد النبی ﷺ کی مجرب چیزوں میں (خواص) سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد شریف منایا جائے وہ سال امن سے گزرتا ہے۔ نیز یہ عمل نیک مقاصد اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس شخص پر رحم فرمائے۔ جس نے حضور ﷺ کی ولادت کے مبارک مہینہ کی راتوں کو بطور عید منایا۔ اور ان لوگوں کی شدت مرض میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغض رسالت مآب کے سبب سے لا دوا) بیماری ہے۔

مکہ معظمہ میں محفل میلاد رحمت الہی اور ملائکہ کا نزول

حضرت شاہ ولی اللہ فیوض الحرمین میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں مکہ معظمہ میں مولد النبی کے مقام پر بارہویں ربیع الاول کو مجلس میں حاضر ہوا جس میں لوگ درود پاک پڑھ رہے تھے اور ولادت شریف کے موقع پر رونما ہونیوالے خارق عادت واقعات کا ذکر بھی کیا جا رہا تھا۔ جن کا مشاہدہ آپ کی بعثت سے قبل ہوا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل سے انوار بلند ہوئے میں نے ان انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسی مجلس میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور انوار تھے رحمت الہی کے۔ (فیوض الحرمین ص 80 تاریخ حبیب الہ ص 6)

محافل میلاد اور محبت رسول ﷺ

محافل میلاد محبت رسول ﷺ پیدا کرنے کا خاص ذریعہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اتنے تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (متفق علیہ)

حضور ﷺ کی محبت پر ایمان کا دار و مدار ہے۔ آپ ﷺ کی محبت ایمان کی روح

ہے۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہوا اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محبت رسول کی علامت کثرت ذکر

قاضی عیاض فرماتے ہیں۔ ومن علامات محبة النبي ﷺ كثرة ذكره.
(شفاء شریف)

حضور ﷺ سے محبت کی علامات میں ایک علامت آپ کا ذکر جمیل کثرت سے کرنا بھی ہے۔ من احب شيئاً اكثر ذكره جو شخص کسی سے محبت رکھتا ہے تو کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے۔

کثرت ذکر کا اہتمام

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب ﷺ کا ذکر جمیل کثرت سے کرانے کے اہتمام فرمادئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ورفعنالك ذكرك۔ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

حدیث پاک

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے مجھ سے کہا کہ تحقیق میرا رب اور تمہارا رب تجھ سے فرماتا ہے۔ (اے میرے حبیب) تم جانتے ہو کہ میں نے تیرا ذکر کیسے بلند کیا۔ پس میں نے کہا اللہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا میرا ذکر نہیں کیا جاتا مگر تمہارا ذکر میرے ہمراہ کیا جاتا ہے۔ (ابویعلیٰ ابن حیان) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بلندی ذکر ہے کہ اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، خطبوں میں ہر جگہ آپ کا ذکر مبارک ہے۔ حدیث قدسی میں بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں۔

میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے محبوب) میرے ذکر کیساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا۔ پس جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔ (شفاء شریف ص 12 ج 1)

☆ ملا علی قاریؒ اس بارے میں کیا خوب فرماتے ہیں۔

ولامقام فوق ہذا فی المرتبہ۔ اس سے بڑھ کر مرتبہ میں کوئی مقام نہیں

(شرح شفاء) ہو سکتا۔ (جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب

کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا)

درود پاک پڑھنے کا حکم

درود پاک پڑھنے کا حکم بھی گویا بلندی ذکر اور کثرت ذکر کا ایک خصوصی اہتمام

ہے۔ جس کی مختصر تشریح یوں ہے۔

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان اللہ وملتکھ یصلون علی النبی
یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ
وسلمو تسلیما۔
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود
بھیجتے ہیں اس نبی کریم پر اے ایمان والو تم
بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور سلام عرض
کیا کرو۔ (القرآن)

ذکر رسول

حضور فرماتے ہیں۔ جو شخص میرا ذکر کرے اسے چاہیے کہ مجھ پر درود
پڑھے۔ (ابو یعلیٰ)

درود پاک میں دوام

علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کی آیت کریمہ: ان اللہ
وملئکتھ یصلون علی النبی الی آخرہ۔ یہ جملہ اسمیہ ہے اور اس کی خبر مضارع سے
ہے یہ فعل کے دوام اور استمرار مع التجدد پر دال ہے۔ لہذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ
جل شانہ اور اس کے کثیر تعداد فرشتوں کے دور دہیجے میں دوام ہے۔

سجود ملائکہ اور درود ملائکہ میں نمایاں فرق

علامہ شہاب الدین الخفاجی فرماتے ہیں۔ ملائکہ کے درود پاک پڑھنے میں
استمرار اور دوام ہے اور یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو آپ کے سوا کسی دوسرے نبی کیلئے نہیں
پایا جاتا۔ ملائکہ سے درود پاک پڑھنے کا اعزاز آدم علیہ السلام کیلئے ملائکہ کے سجود سے بڑھ کر
ہے۔ اس لئے کہ آدم علیہ السلام کیلئے تعظیم کا سجدہ ہوا اور ختم ہو گیا۔ لیکن حضور کی ذات اقدس
پر درود پاک پڑھنے کا سلسلہ دوام سے جاری ہے۔ (نسیم الریاض)

عبادات میں درود پاک کا امتیازی مقام

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ نبی کریمؐ پر درود پاک پڑھنا ساری عبادات میں افضل ہے کیونکہ درود پاک بھیجنے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے ملائکہ شریک ہیں۔ حالانکہ دیگر عبادات میں ایسا نہیں (تفسیر قرطبی)

احسان عظیم

علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے مومن بندوں پر احسان فرمایا کہ ان کو بھی اپنے حبیبؐ پر درود پاک پڑھنے کا حکم فرمایا تاکہ ایمان والوں کو زیادہ سے زیادہ فضل و شرف حاصل ہو سکے۔ (شامی)

درود پاک کثرت سے پڑھنے کی عظمت

حضرت عامرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دوران خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے ملائکہ اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (اس کیلئے مغفرت اور رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں) اب تمہاری مرضی ہے کہ مجھ پر کم درود پڑھو یا زیادہ۔ (شفاء، القول البدیع) و هذا فی الحقیقة حث له علی الاکثار۔ حقیقت میں یہ حکم درود پاک کثرت سے پڑھنے پر آمادہ کرنے کیلئے ہے۔

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپؐ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں۔ آپؐ فرمائیں کہ میں اس کام کیلئے کتنا وقت مقرر کر لوں۔ حضورؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا چوتھائی وقت۔ حضورؐ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر اس سے بھی زیادہ پڑھیں تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف

وقت۔ فرمایا جتنا تم چاہو، اگر اس سے بھی زیادہ کر لو تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی تو فرمایا جتنا تم چاہو اگر اس سے بھی زیادہ وقت کر لو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں اپنا سارا وقت حضور پر درود پڑھتا رہوں گا۔ حضور نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تب یہ درود تیرے رنج و الم کو دور کرنے کیلئے کافی ہے۔ اور تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ترمذی شریف)

درود پاک پڑھنے میں گنتی کی اہمیت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتے ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند فرماتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف) حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص صبح (اور پھر) شام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (طبرانی)

علامہ سخاویؒ نقل فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر دس بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور جو شخص مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور جو محبت اور شوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھا وہ (اتنے تک) نہیں مرے گا جب تک وہ جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے گا۔ (القول البدیع)

درود پاک کے فضائل کا سلسلہ

☆ علامہ شہاب الدین الخفاجی تحریر فرماتے ہیں۔

والاحادیث فی فضل
الصلوة کثیرة لاتحصی. (نسیم)
درود پاک کی فضیلت میں وارد احادیث
کثیر تعداد میں ہیں جن کا احاطہ کرنا ممکن
الریاض) نہیں۔

درود پاک کے فضائل کا سلسلہ الحمد للہ کافی وسیع ہے جس کا احاطہ کرنا واقعی ممکن نہیں اس مقام پر صرف اتنا تحریر کرنا مقصود تھا کہ درود پاک کا پڑھنا ذکر رسولؐ کرنا ہے۔ لہذا جتنا ممکن ہو درود پاک پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ اسی طرح حضورؐ کا ذکر جمیل کرنے کیلئے منعقد کی جانے والی مجالس محافل میلاد النبیؐ کے فضائل سن کر ایمان قوی ہوتا ہے اور آپؐ کی محبت بڑھتی ہے۔ لہذا ایسی محافل میں شرکت کرنا ضروری ہے۔

تحدیث نعمت

محافل میلاد کی عظمتوں کا ذکر ہو چکا لیکن یاد رکھیں حضور ﷺ کا ذکر جمیل صرف ماہ ربیع الاول میں محافل میلاد تک محدود نہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ زندگی بھر آپ ﷺ کی ذات اقدس کا چرچا کرتا رہے۔ قرآن پاک سے مزید دو حوالے تحریر کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو

الذین بدلوا نعمت اللہ کفرا۔

کفر سے بدل دیا۔

☆ حضرت ابن عباسؓ اس آیت کریمہ کی تفسیریوں بیان فرماتے ہیں۔

عن ابن عباسؓ الذین بدلوا نعمة الله
كفراً قال هم والله كفار قریش قال
عمر وهم قریش ومحمد صلی الله
علیه وسلم نعمة الله.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے
روایت ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے بدل
دیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر سے فرمایا ابن
عباسؓ نے خدا کی قسم وہ کفار قریش ہیں۔
اور عمر ابن دینارؓ نے فرمایا کہ وہ (بدلنے
والے) قریش ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت
حضرت محمد ﷺ ہیں۔

(بخاری ج 2 ص 566)

حدیث پاک

التحدث بنعمة الله شكروا ترکه كفر. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بیان کرنا شکر اور
اس کا ترک کرنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے احسانات اور اس کی نعمتوں کا چرچا کرنا شرعاً محمود
ہے۔ حضورؐ کی ذات اقدس بلاشبہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ لہذا اس
نعمت عظمیٰ کا چرچا کرنا لوگوں میں آپ ﷺ کی عظمتوں کو کھول کھول کر بیان کرنا اس نعمت عظمیٰ کا
شکر ادا کرنا ہے۔

حضور ﷺ کی ثناء خوانی فرض ہے۔ علامہ قسطلانیؒ کی زبانی

☆ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين.
نہیں بھیجا ہم نے آپ ﷺ کو مگر سراپا
رحمت بنا کر سارے جہانوں کیلئے۔

(پارہ نمبر 17 ع 76)

☆ علامہ قسطلانی کیا خوب فرماتے ہیں۔

(دنیا میں) کوئی ہستی بھی ایسی نہیں جس کے ساتھ حضور ﷺ کے انعامات شامل نہ ہوں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رحمة للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ لہذا آپ کی ثناء خوانی ہر ایک پر فرض ہے اور اس کے بغیر اسلام کی تکمیل ممکن نہیں۔

لا ینفک احد من انعام رسول اللہ ﷺ لان اللہ بعثہ رحمة للعالمین فالثناء علیہ فرض علیہم لایتم الاسلام الا بہ! (مواہب ص 355 ج 1)

۔ جو منکر ہے ان کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو

کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

اقول وباللہ التوفیق۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ ﷺ کو رحمة للعالمین

بنا کر مبعوث فرمایا، مخلوق کیساتھ آپ ﷺ کی رحمت کا سلسلہ اتنا وسیع ہے کہ کائنات میں کوئی

شئی بھی ایسی نہیں جس کے شامل حال حضور ﷺ کی رحمت نہ ہو میں کہتا ہوں رحمت دو عالم

ﷺ کی رحمت کے حصول کا سلسلہ تو ہر شئی کیلئے اس کے وجود میں آنے کے بعد

کا ہے۔ آپ ﷺ صاحب لولاک بھی ہیں۔ ہر شئی وجود میں آنے کیلئے آپ ﷺ کی

خلقت کی مرہون منت ہے۔

☆ حدیث قدسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں۔

(اے محبوب) اگر آپ کو پیدانہ کیا جاتا تو

لولاک لما خلقت الافلاک

کائنات کی کوئی شئی پیدانہ ہوتی۔

لہذا ہم پر لازم ہے کہ ہم فخر کائنات صاحب لولاک جناب رحمة اللعلمین ﷺ کی ثناء خوانی کرتے ہوئے آپ ﷺ کو ہدیہ تشکر پیش کریں۔ آپ ﷺ کی یاد میں محافل کا انعقاد کریں۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ اور سنت پر عمل پیرا ہوں۔ درود پاک کثرت سے پڑھیں۔

نبی الرحمتہ کے وسیلہ سے دعا

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مخلوق کے ساتھ اپنے حبیب ﷺ کی رحمت کا سلسلہ اتنا وسیع فرما رکھا ہے کہ خود آپ ﷺ نے اسی وسیلہ سے دعائے مانگنے کا طریقہ سکھلایا۔ دوسرے واقعہ میں یہی طریقہ ایک صحابیؓ نے سکھلایا۔ یہی عمل آج تک امت میں جاری ہے۔

(۱) حضرت عثمان بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت بخشے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تو چاہے، میں دعا کر دیتا ہوں۔ اور اگر چاہے تو صبر کر۔ صبر تیرے واسطے اچھا ہے اس نے عرض کیا کہ خدا سے دعا فرمائیے۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے یوں دعا کرنا۔

اللهم انى اسئلك واتوجه اليك
بنبيك محمد نبي الرحمة يا
محمد انى توجهت بك الى ربي
فى حاجتى هذه لتقضى لى اللهم
فشفعه فى.

يا اللہ! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا
ہوں۔ اور تیرے نبی نبی الرحمتہ کا وسیلہ
پیش کرتا ہوں یا محمد! میں نے اپنے
پروردگار کی بارگاہ میں آپ کا وسیلہ پیش
کیا ہے۔ اپنی اس ضرورت میں تاکہ وہ
پوری ہو۔ یا اللہ! تو میرے حق میں حضور
کی شفاعت قبول فرما۔

اس حدیث کو ترمذی و نسائی نے روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا ہذا حدیث حسن صحیح
غریب۔ امام بیہقی و طبرانی نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ مگر امام بیہقی نے اتنا اور کہا ہے
کہ اس نابینا نے ایسا ہی کیا اور بینا ہو گیا۔ (وفاء الوفاء، ص 420 ج 2)

(۲) ایک شخص کسی حاجت کیلئے حضرت عثمان بن عفانؓ کے پاس آیا کرتا تھا۔ مگر وہ
اس کی طرف متوجہ نہ ہو سکتے اور اس کی حاجت پر غور نہ فرماتے۔ وہ شخص ایک روز حضرت
عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے شکایت کی۔ حضرت ابن حنیف نے اس سے کہا کہ
وضو کر کے مسجد میں جا۔ اور دو رکعت پڑھ کر یوں دعا کر۔ اللہم انی اسئلك واتوجه
الیك بنیك محمد بنی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربك ان
تقضى حاجتى. (یہاں اپنی حاجت کا نام لینا) اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ حضرت عثمان
بن عفانؓ کے دروازے پر حاضر ہوا۔ دربان آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا۔ حضرت
عثمان غنیؓ نے اسے اپنے برابر فرش پر بٹھایا۔ اور دریافت حال کر کے اس کے حاجت پوری
کردی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اتنے دنوں میں اس وقت تم نے اپنا مطلب بیان کیوں نہ کیا۔
آئندہ جو حاجت تمہیں پیش آیا کرے ہمارے پاس آ کر بتا دیا کرو۔ وہ وہاں سے رخصت
ہو کر ابن حنیف سے ملا اور ان کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے ایسی اچھی دعا بتائی۔ ابن حنیف
نے کہا کہ میں نے اپنی طرف سے نہیں بتائی۔ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
حاضر تھا۔ ایک نابینا نے اپنی بینائی کے جاتے رہنے کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا، اگر تم
چاہو میں دعا کر دیتا ہوں یا صبر کرو۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے بہت دشواری ہے
کوئی میرا عصا پکڑنے والا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو گانہ ادا کر کے یہ دعا پڑھنا، اللہم
انی اسئلك واتوجه الیک بنیك محمد الخ. ابن حنیف کا بیان ہے کہ ہم ابھی
بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ شخص آیا۔ گویا اس کو کوئی تکلیف ہی نہ ہوئی تھی۔ (وفاء الوفاء

ص 420 ج 2)

امت مسلمہ کا عمل

اللهم انى اسالك واتوجه اليك بنبيك محمد نبى

الرحمة. (الى آخره) اس دعا کو پڑھنے کا عمل آج تک امت مسلمہ میں جاری ہے۔

(۱) علامہ نبہانی ^{رحمۃ اللہ علیہ} نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص عبد الملک بن سعید کے پاس آیا اس

شخص کا پیٹ ٹولا اور کہا کہ تجھے لا علاج بیماری ہے۔ یہ سن کر وہ شخص لوٹ

آیا۔ مندرجہ بالا دعا پڑھ کر اپنی صحت اور عافیت کیلئے دعا کی دعا کے بعد پھر

عبد الملک کے پاس گیا۔ عبد الملک نے اس کا پیٹ ٹولا تو کہا اب آپ

تو تندرست ہیں۔ اب تجھے کوئی بیماری نہیں (حجۃ اللہ علی العالمین)

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضور رحمتہ العالمین ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کے وسیلہ سے دعا کو قبول فرمایا اور

سائل کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائی۔

(۲) علامہ الشیخ حسن بن عمار المتونی 1069ھ نے کسی حاجت کے پیش آنے کے

وقت دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھنے کے بعد اسی دعا کو پڑھنے کیلئے کہا ہے۔ ہاں

البتہ علامہ موصوف نے ربی کی جگہ ربک تحریر فرمایا ہے۔ (مراتی الفلاح، ص 77)

(۳) عملیات مجربہ خاندان عزیز یہ حصہ دوم میں صفحہ سات آٹھ پر نماز دعا الحاجت کے

عنوان سے نماز کے بعد اسی دعا کو پڑھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز اس نابینا کی

آمد کا ذکر بھی ہے۔ جس کو حضور ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے یہ دعا سکھلائی تھی۔

آخری گزارش

میلا دالنبی ﷺ کے نام سے منعقد ہونیوالی محافل، جلسے، اجتماعات، بلاشبہ تبلیغ دین کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ان اجتماعات کو غنیمت سمجھیں۔ ان اجتماعات میں شرکت فرماویں۔ علماء کرام لوگوں کو حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ہونیوالے خارق عادت واقعات سے آگاہ فرمادیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سیرت طیبہ کے ہر پہلو اخلاق و آداب، عبادات و معاملات وغیرہ سے لوگوں کو روشناس فرمائیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائیں۔ اسی میں ہم سب کی کامیابی ہے۔ فتنہ و فساد کے اس دور میں آپ ﷺ کی ایک سنت کو زندہ کرنا اس پر عمل پیرا ہونا سوشہیدوں کے ثواب کا موجب ہے۔ ارشاد گرامی ہے۔ ”من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید“ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہم سب کو آپ ﷺ کی سچی محبت اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

دعا کی درخواست

آخر میں آپ سے دعا کی درخواست کرتے ہوئے گریہ وزاری سے عجز و نیاز سے عاجزی و انکساری سے رحمۃ اللعالمین کے وسیلہ سے آپ ﷺ کی ارشاد کردہ اسی دعا اللهم انی اسالک واتوجه الیک بنیک محمد نبی الرحمة یا محمد ﷺ انی توجہت بک الی ربک فی حاجتی ہذاہ لتقضى لی اللهم فشفعه فی (مراقی الفلاح، ص 77) سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ میری اس سعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اپنے حبیب ﷺ کی خوشنودی کا باعث بنائے۔ اور مسلمانوں کیلئے نافع اور مفید فرمائے۔ آمین ثم آمین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

احقر العباد

رضا محمد شاہ ہاشمی خطیب جامع مسجد سنٹرل جیل میانوالی

ساکن وانڈھی آرائیاں والی میانوالی

شمال و فضائل نبویؐ پر مشتمل چہل احادیث

حضور ﷺ کے شمال و فضائل پر مشتمل امور دینیہ کے بارے میں علامہ محدث عبدالرؤف المناوی المتوفی ۱۰۳۱ھ کی کتاب کنوز الحقائق سے انتخاب کردہ چالیس احادیث مبارکہ حدیث پاک: حضرت علی اور عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے: حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص میری امت کے فائدہ کیلئے دینی امور کے بارے میں چالیس احادیث یاد کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو فقہاء اور علماء کے زمرہ سے اٹھائیگا۔

اس بشارت کو سن کر بزرگان دین نے جدا جدا طریقہ سے چالیس چالیس حدیثیں جمع کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ان سب کو فقہاء اور علماء کے زمرہ میں محشور فرمائے آمین۔ اسی طمع سے میں نے بھی چالیس احادیث مبارکہ جمع کی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ایمان والوں کو اس سے نفع عطا فرمائے اور اپنے محبوب ﷺ کی خوشنودی کا باعث بنائے۔ حضور ﷺ کی امت کے فقہاء اور علماء سے ناچیز (خادم العلماء) کا حشر فرمائے اور کتاب ہذا کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین!

وما ذالك على الله بعزیز

(۱) كنت اول الناس في الخلق و آخرهم في البعث. (كنوز الحقائق)
حضور ﷺ نے فرمایا میں خلقت میں لوگوں سے اول اور بعثت میں آخری (رسول) ہوں۔

(۲) كان وجهه مثل الشمس والقمر و كان مستديراً.
حضور ﷺ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح چمکتا تھا اور گول تھا۔

(۳) کان اذا سر استنار وجهه كانه قطعة قمر.
 حضور ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ اس طرح چمکتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔

(۴) کان يرى بالليل في الظلمة كما يرى بالنهار.
 حضور ﷺ اندھیری رات میں روز روشن کی طرح دیکھتے تھے۔

(۵) اعدلو اصفو فكم فاني اراكم من خلفي.
 حضور ﷺ نے فرمایا اپنی صفیں درست رکھا کرو کیونکہ میں اپنے پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔

(۶) ان علمي بعد موتي كعلمي بالحياة.
 میرا علم موت کے بعد ایسا ہے جیسا زندگی میں ہے۔

(۷) كان لا يطيل الموعظة يوم الجمعة.
 حضور ﷺ جمعہ کے دن وعظ کو طول نہیں دیتے تھے۔

(۸) كان اذا بمكة صلى بعد الجمعة ستا.
 حضور ﷺ جب مکہ مکرمہ میں تھے تو جمعہ کے بعد چھ رکعت پڑھتے تھے۔

(۹) كان اذا استجد ثوباً لبسه يوم الجمعة.
 حضور ﷺ جب نیا کپڑا بنواتے تو اسے جمعہ کے دن پہنتے۔

(۱۰) كان اذا لبس قميصاً بدأ بميامنه.
 حضور ﷺ جب کرتہ پہنتے تو اپنی دائیں طرف سے شروع کرتے۔

(۱۱) كان اذا ختم القرآن يقرأ من اول القرآن خمس آيات.
 رسول اللہ ﷺ جب قرآن پاک ختم کرتے تو اول قرآن سے پانچ آیات پڑھتے۔

- (۱۲) کان اذا ختم جمع اہلہ و دعا.
حضور ﷺ جب قرآن پاک کا ختم کرتے تو اپنے اہل کو بلا تے اور دعا مانگتے۔
- (۱۳) کان اذا دعا فرغ یدہ مسح وجہہ بہما.
حضور ﷺ جب دعا مانگتے ہاتھ اٹھاتے پھر ان کو چہرہ پر پھیر لیتے۔
- (۱۴) کان اذا مشی لم یلتفت.
حضور ﷺ جب چلتے تو ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے۔
- (۱۵) کان اذا دخل المرفق لبس خداء و غطی راسہ.
حضور ﷺ جب بیت الخلاء کو جاتے جوتی پہنتے اور سر کو ڈھانپ لیتے۔
- (۱۶) کان یتوضأ لکل صلوة طاهراً او غیر طاهر.
حضور ﷺ ہر نماز کیلئے وضو کیا کرتے تھے چاہے با وضو ہوتے یا بغیر وضو۔
- (۱۷) کان یحب التیامن فی الوضوء والانتعال.
حضور ﷺ دائیں طرف سے ابتداء کرنے کو وضو اور جوتا پہننے میں پسند فرماتے۔
- (۱۸) کان اذا توضأ حرک خاتمہ.
حضور ﷺ جب وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو ہلا دیتے۔
- (۱۹) کان اذا توضأ خلل اصابعہ ولحیتہ.
حضور ﷺ جب وضو کرتے تو اپنی انگلیوں اور داڑھی کا خلال کرتے۔
- (۲۰) کان اذا توضأ اخذ کفا فنضح بہ فرجہ.
حضور ﷺ جب وضو کر لیتے تو چلو پانی لیکر اپنی شرمگاہ پر چھڑک دیتے۔
- (۲۱) کان اذا توضأ شرب فضل وضوئہ قائماً.
حضور ﷺ جب وضو کرتے تو وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا کرتے۔

- (۲۲) کان اذا شرب تنفس ثلاثاً.
 حضور ﷺ جب پانی پیتے تو تین دفعہ سانس لیا کرتے۔
- (۲۳) کان لا يتوضأ بعد الغسل.
 حضور ﷺ غسل کرنے کے بعد وضو نہ کرتے۔
- (۲۴) کان يغتسل يوم الفطر ويوم الاضحى.
 حضور ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔
- (۲۵) کان اذا خرج يوم العيد من طريق رجع من غيره.
 حضور ﷺ عید کے روز ایک راستے سے نکلتے اور دوسرے راستے سے واپس لوٹتے۔
- (۲۶) کان اذا زوج او تزوج نشر تمراً.
 حضور ﷺ جب نکاح کرتے یا کراتے تو کھجوریں پھینکا کرتے تھے۔
- (۲۷) کان يعجبه النظر الى الخضرة والماء الجاري.
 حضور ﷺ کو سبزہ اور جاری پانی کا دیکھنا مرغوب تھا۔
- (۲۸) کان كثير العرق.
 آپ ﷺ کو پسینہ زیادہ آتا تھا۔
- (۲۹) کان يكثر تسريح لحيته.
 آپ ﷺ داڑھی کو بہت کنگھی کیا کرتے تھے۔
- (۳۰) کان يكتحل وهو صائم.
 حضور ﷺ روزہ کی حالت میں سرمہ لگاتے تھے۔

- (۳۱) کان یستاک وھو صائم۔
حضور ﷺ روزہ کی حالت میں مسواک کیا کرتے تھے۔
- (۳۲) کان یکثر من اکل الدباء۔
حضور ﷺ کدو زیادہ کھایا کرتے تھے۔
- (۳۳) کان لاینخل له الدقیق۔
آپ ﷺ کیلئے آٹا نہیں چھانا جاتا تھا۔
- (۳۴) کان اذا اکل طعاماً لعق اصابعه۔
آپ ﷺ جب کھانا کھا لیتے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتے۔
- (۳۵) ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والآخرہ۔
کوئی نبی بیمار نہیں ہوتا مگر اسے دنیا یا آخرت میں رہنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔
- (۳۶) لایقبض النبی الا فی احب الامکنۃ الیہ۔
نبی کی روح اس جگہ قبض کی جاتی ہے جو اس کے نزدیک سب جگہوں سے زیادہ
محبوب ہو۔
- (۳۷) انا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر۔
میں وہ ہوں کہ جس کیلئے سب سے پہلے زمین کھلے گی اور اس میں فخر نہیں کر رہا۔
- (۳۸) انا اول من یوذن له فی السجود۔
قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔
- (۳۹) انا اول شفیع یوم القیامۃ۔
قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرونگا۔

(۴۰) انا اول من يدخل الجنة يوم القيامة.

قیامت کے دن سب سے پہلے میں جنت میں داخل ہوں گا۔

☆ انا ابو القاسم اللہ يعطى وانا اقسم۔

میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

☆ اهل الجنة يدعون باسمائهم الا آدم فانه يكنى ابامحمد.

تمام اہل جنت اپنے ناموں سے بلائے جائیں گے مگر حضرت آدم علیہ السلام کو ابو محمد سے بلایا جائیگا۔

☆ اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منهم امتى.

اہل جنت کی ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی ان میں سے اسی (۸۰) میری امت کی ہوں گی۔

صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

نہایت ہی قابل توجہ فقہی مسائل

☆ پاخانہ پیشاب کرنے کیلئے بیت الخلاء میں ننگے سر داخل نہ ہوں۔ (مراتی الفلاح)

☆ قضائے حاجت کیلئے قبلہ شریف کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔

☆ اگر کوئی شخص بھول کر قبلہ رخ بیٹھ جائے اگر قضائے حاجت کے دوران یاد آ جائے تو پھر جائے۔

- ☆ پاخانہ اور پیشاب کرانے کیلئے چھوٹے بچے کو بھی قبلہ رخ نہ بٹھائیں۔
- ☆ مسجد کی قبلہ والی دیوار کا بیت الخلاء حمام اور وضو کی جگہ کی طرف ہونا مکروہ ہے۔
(اور اسی طرح مسجد کی قبلہ والی دیوار کیساتھ بیت الخلاء حمام اور وضو کی جگہ بنانا مکروہ ہے۔) (فتاویٰ سراجیہ)
- ☆ سوتے جاگتے وقت قبلہ شریف کی طرف پاؤں لمبے کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح قرآن پاک اور فقہ کی کتابوں کی طرف بھی پاؤں لمبے کرنا مکروہ ہے۔ (فتح القدیر)
- ☆ جان بوجھ کر سستی اور کاہلی کرتے ہوئے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (قاضی خان)
- ☆ نماز باجماعت پڑھنے کیلئے جو لوگ تکبیر کے وقت مسجد میں موجود ہوں بیٹھے رہیں جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے تو اٹھیں اور یہی حکم امام کیلئے بھی ہے۔ (عالمگیری)
- ☆ اقامت کہنے کے وقت اگر کوئی شخص آیا تو اس کو کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ بیٹھ جائے جب مکبر حی علی الفلاح پر پہنچے تو اس وقت کھڑا ہو۔ (عالمگیری، شرح وقایہ، مراقی الفلاح)
- ☆ امام اور منفرد کیلئے ہر رکعت کی ابتدا میں بسم اللہ شریف کا پڑھنا سنت ہے۔ (مراقی الفلاح)
- ☆ عیدین کی تکبیرات کہتے وقت امام صاحب ہر تکبیر کہنے کے بعد تین مرتبہ تکبیر کہنے کی مقدار سکوت کرے۔ (مراقی الفلاح)
- ☆ نابالغ بچے کی امامت میں نماز تراویح اور نوافل پڑھنا جائز نہیں۔ (قاضی خان)

☆ امام کے ساتھ کچھ تراویح پڑھی ہوں یا بالکل نہ پڑھی ہوں۔ ہاں البتہ فرض پڑھ لئے ہوں تو تراویح پڑھ سکتے ہیں۔ و تراویح پڑھ کر بقایا تراویح پڑھیں۔

☆ پہلی رکعت سے دوسری رکعت کو قرأت زیادہ کر کے لمبا کرنا مکروہ ہے۔ (مراتی الفلاح، قاضی خان)

☆ نماز میں چھوٹی سورتیں پڑھنے کی صورت میں اگر وقفہ کرنا ہو تو کم از کم دو سورتوں کا وقفہ کریں۔ ایک سورۃ کا وقفہ کرنا مکروہ ہے۔ (مراتی الفلاح)

☆ نماز میں قرأت کرنے کیلئے ترتیب کا خیال رکھیں ترتیب کو چھوڑ کر قرأت کرنے سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ قریش اور دوسری رکعت سورۃ فیل یا اس سے پیچھے قرأت کرنے سے نماز مکروہ ہوگی۔ (مراتی الفلاح)

☆ سجدہ کی حالت میں ایک پاؤں کا زمین سے اٹھانا مکروہ اور دونوں پاؤں کا اٹھانا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ (قاضی خان)

☆ اذان کی طرح اقامت اور نچے کے کان میں اذان کہنے کیلئے حی علی الصلاۃ کے وقت دائیں طرف اور حی علی الفلاح کہنے کے وقت بائیں طرف التفات کیا جائے۔ (ردالمحتار)

☆ عورت کو سر کے بال کٹوانا جائز اور گناہ ہے۔ ایسی عورت پر لعنت آئی ہے۔ شوہر نے بال کٹوانے کیلئے کہا ہو تب بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

☆ عورت نے عورت کے منہ یا رخسار کو بوقت ملاقات یا بوقت رخصت بوسہ دیا یہ مکروہ ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

☆ نماز تراویح وقت کی سنت ہیں۔ روزہ کی سنت نہیں۔ اگر آدمی مجبوری اور معذوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن تراویح پڑھ سکتا ہے۔ تو اسے تراویح پڑھنی ہوں گی۔ (مراتی الفلاح)

☆ ماہ شوال کے روزے متفرق رکھنا بہتر ہے۔ (قاضی خان)

☆ دعائے ننگے کیلئے ہاتھ سینے تک اٹھائے جائیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان فاصلہ رکھا جائے۔ اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ (شامی)

☆ ایک آدمی کا صدقۃ الفطر ایک مسکین سے زائد مساکین کو دینے میں فقہاء کا اختلاف ہے اکثر فقہاء نے ایک آدمی کا صدقۃ الفطر ایک مسکین کو دینا ضروری لکھا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی کا صدقۃ الفطر دو مسکینوں یا اس سے زیادہ مساکین پر تقسیم کرنا جائز نہیں۔ ہاں البتہ ایک سے زیادہ آدمیوں کا صدقۃ الفطر ایک مسکین کو دینا جائز ہے۔ (عالمگیری)

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم.
صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

احقر العباد

رضا محمد شاہ ہاشمی وانڈھی آرائی نوالی، میانوالی

نعت رسول مقبول ﷺ

خاک سورج سے اندھیروں کا ازالہ ہوگا
آپ آئیں تو میرے گھر میں اجالا ہوگا

حشر میں اس کو بھی کملی میں چھپالیں گے حضورؐ
جس گنہگار کو ہر ایک نے ٹالا ہوگا

عشق سرکار کی اک شمع جلا لودل میں
بعد مرنے کے لحد میں بھی اجالا ہوگا

حشر میں ہوگا وہ سرکار کے جھنڈے تلے
جس کے عیبوں کو زمانے نے اچھالا ہوگا

صلہ نعت نبی پائے گا جس دن خالد
وہ کرم دیکھنا تم دیکھنے والا ہوگا

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و علی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

وَأَسْنِ بِرَبِّكَ لَمْ يَرْطِبْهُ عَيْنِي

وَأَجْعَلُ بِرَبِّكَ لَمْ يَدِرِ النَّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَانَكَ وَخُلِقْتَ كَمَا نَشَاءُ



9. مرکز الاویس، دربار مارکیٹ لاہور

Ph: 042-7324948
Mob: 0300-4205906

مکتبہ جمال کرم